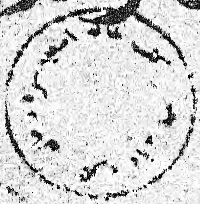
هو الکریم

رسالہ

منشور الاسلام



تصنیف

جناب منصف محمد بدیع الدین عرف محمد مدار صاحب تامریال

باہتمام

شیخ نور الدین بن جیوا خان صاحب تاجر کتب

و مالک مطبع حیدری و صفدری

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

مطبع صفدری بمبئی

هو الکریم

رسالۂ منشور الاسلام

حسب فرمایش جناب فیضمآب معلی القاب منصف محمد بخش [illegible] المعروف

به محمد مدار صاحب تامر ال

باهتمام

شیخ نور الدین ابن المرحوم جیوا خانصاحب تاجر کتب

و مالک مطبع حیدری و صفدری

در مطبع صفدری بمبئی طبع شد

سنه ۱۳۱۱ ه



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شکر ہی خدای وحدہٗ لاشریک لہٗ کا کہ جسنے اپنے فضل و کرم سے افضل الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اس دنیا مین پیدا کیا اور انکی ہدایت فیض درجت سے نیک و بد کی تمیز و شرک و کفر کی بدی ظاہر و باہر فرمایا اللّٰہم صل وسلم علیہ منصف مسکین خوا **محمد بدیع الدین** تامریال معروف بہ محمد مدار خلف عبدالرحمن صاحب تامریال نور اللہ مرقدہٗ التماس کرتا ہی کہ عیسوی صاحبان مذمت واہانت مین دین محمدی کی ہندوستانی اور اردوی زبان مین کتب تالیف و تصنیف کرکے اور طبع کرکے شہرت دیتے آتے ہین جنکو مطالعہ سے دل اہل اسلام کا خستہ اور جگر پارہ پارہ ہوتا ہے یہہ بھی وقت کی خوبی ہے بنقول شخصی کہ اونٹ چڑہے کتا کاٹے دین اسلام کی کتب سے اور مسائل سے ناواقف ہین سو مسلمان صاحبان جب ان کتب کو مطالعہ کرتے ہین تب طرح طرح کا خیال دلمین لاتے ہین بلکہ انکا ایمان ڈوان ڈول ہوتا ہے لہذا اس خیر خواہ اہل اسلام نے اپنے فرزند دلبند وکیل محمد عظیم الدین و محمد ارتضا علی و سالار محمد مسعود اور چند دوستان ارجمند کی خواہش کے موافق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی صداقت اور قرآن مجید اللہ سبحانہ کا کلام مقدس ہونیکی حجت دلایل منقول و معقول کے ساتھ کتابت و محرری برادرم محمد فضل اللہ صاحب کے قصبہ ترناولی مین اپنی زبان خاص کہ تاملی ہے ۱۳۰۹ھ ہجری مین یہ رسالہ تحریر کیا اور نام اوسکا **منشور الاسلام** رکھا یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمہ اور بارہ فصل کے **التماس** اس رسالے کے ناظرین باتمکین اور معتقدین رسول رب العالمین کی خدمت فیض آگین مین التماس مؤلف کی یہی ہے کہ جن دیندار صاحبونکو اسلام کی ح[illegible] اور عیسوی ملت کی ضلالت معلوم کرلینیکا ذوق و شوق ہو از راہ کرم اس رسالےکو تمام و کمال مطالعہ فرماوین اور حظ وا[illegible] اور دعا کی پیروی نہونیکے یا درازی کلام کے باعث مطالعہ سے چشم پوشی نکرین خذ ما صفا دع ما کدر اس[illegible]

کا حوصلہ مجھ مین نہ تہا باوجودیکہ تالیف ہونا اسکا مجھ سے ایک معجزہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا **مقدمہ** اکثر لوگ غیرون کا
عیب ڈہوندہتے ہین لیکن عیب اپنا اور اپنے مذہب و ملت کا نہین دیکھتے اور نہین سنتے بقول شخصے کہ جھنگا مچھلی کو کہتا ہے کہ تیرے
پیٹ مین نجاست ہے مگر یہ نہین جانتا کہ اپنا سر گوہ سے بھرا ہوا ہے اس بابت مین قول عیسیٰ علیہ السلام کا اچھا نظر آیا یعنے متی باب ۷ پہلا ورس
عیب گیری نہ کرو تاکہ تمہاری عیب گیری نہ کی جاوے (۲) ورس جو عیب گیری تم کروگے ویسی ہی تمہاری عیب گیری کی جائیگی اور جس
پیمانے سے تم پیمایش کرتے ہو اسی سے تمہارے واسطے پیمایش کی جائیگی **بیت** دہن خویش بدشنام میالا صائب ✽ کین زر قلب
بہر کس کہ دہی باز دہد ✽ **فیصلہ حق پرستان** اہل اسلام کا دعویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہ ہے برخلاف
انکے عیسوی صاحبان کہتے ہین کہ باپ رب ہے بیٹا رب ہے روح القدس رب ہے نہ اسطرح کہ رب تین ہون بلکہ رب ایک ہی ہے انتہا
اس مباحثہ مین حق کسکے جانب ہے سو جاننا حق پرستون پر واجب بلکہ فرض ہے لہذا ہم نے ان ہر دو اقوام کے **اظہارات**
اور کتب کو بغور تمام ملاحظہ و دریافت کرنیسے صاف پایا گیا کہ اہل اسلام کا دعویٰ اور عقیدہ حق و صحیح ہے کیونکہ اہل اسلام مین
بہت فرقے ہوئے ہین وے سب کے سب اس بات پر متفق ہین کہ خداوند تعالیٰ ذات واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین اس امر مین
انمین سے کسی ایک کو کچھ شک و شبہہ نہین اور انکے کتب عقائد اور قرآن مجید انکے دعوی کے ثبوت پر گواہ عادل ہین انتہا
جیسا کہ اہل اسلام مین کئی فرقے ہوئے ویسا ہی عیسویون مین بھی بہت سے فرقے ہوئے ہین لیکن عیسیٰ کی الوہیت کے بابمین
انمین بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ باپ رب ہے بیٹا رب ہے روح القدس رب ہے انتہا اس بابت مین ایریس جو اسکندریہ
کے قسیسون سے بڑا عالم و فاضل تہا وہ اور اُسکے معتقدان اور فرقہ ابیونی اور فرقہ ارتمن اور فرقہ اریوکس اور ساسی
نی اور کرنتھیون اور نکلائیون اور تہیوڈوٹس اور یونی تیرین عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کرتے ہین اور عیسیٰ کو آدمی و
مخلوق جانتے ہین اور مصنف کتاب **حل الاشکال** کا جو بڑا عالم و عیسوی تہا اُس کتاب مین لکھا ہے کہ عالمان اور
فاضلان انگلش و جرمن کے اور چند طالب علم عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کئے ہین انتہا۔ اور مقدونین اور فرقہ کیتونی اور کلنزیدی
اور آرجن اور مرتوسیہ او مرپاپائیٹ اور اکثر مغربی عیسویون نے انکار روح القدس کا کئے ہین اور اسکو تثلیث سے خارج کرکے
عوض اسکے مریم کو داخل کئے ہین چنانچہ وہ کیفیت سیل کیا ہے سو ترجمہ قرآن کے مقدمے کے اندر بیان کیا ہے سوا اسکے
انکے دعوی کے ثبوت پر کوئی دلیل عقلی و نقلی نہین ہے یا عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائے کرکے سمجھنے کو کوئی برہان قاطع بھی
اور بیٹا اور روح القدس رب ہین کرکے توریت و انجیل مین مرقوم بھی نہین ان سب حالات اور اختلافات
سے صاف پایا جاتا ہے کہ دعوی و عقیدہ اہل اسلام کا صحیح و راست ہے اور عقیدہ عیسویون کا جھوٹا و باطل ہے
اب ہم فیصلہ کرتے ہین کہ وے اپنی عقیدہ باطلہ کو ترک کرین مسلمان بنین

فصل اول عیسیٰ علیہ السلام کے اور حواریونکے بیان مین

اے عیسوی صاحبو عیسیٰ ع خدا کے نبی تھے سو سچ ہے لیکن انہون محض بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے تھے نہ دوسری اقوام کے واسطے اور نہ دنیا مین ہر کہین اپنی ملت کی دعوت کرنیکے لئے مامور تھے چنانچہ متی باب پہلا ورس پہلا اسنے یعنی عیسیٰ ع نے اپنے بارہ شاگردونکو پاس بلا کے انہین قدرت بخشی کہ ناپاک روحکو نکالین اور ہر طرح بیماری اور دکہہ درد کو دور کرین ۵ ورس - ان بارونکو یسوع نے فرماکے بہیجا کہ غیر قومونکی طرف نہ جانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل نہونا - ۶ - بلکہ پہلے اسرائیل کے گہر کے کہوئے ہوئے بہیڑونکی پاس جاؤ ۱۵ باب ۲۴ ورس اسنے یعنی عیسیٰ نے جواب مین کہا مین اسرائیل کے گہر کے کہوئے ہوئے بہیڑون کے سوا اور کسی پاس نہین بہیجا گیا تہا - مذکور ورسون سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ محض بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے نہ غیر اقوام کے واسطے باوجود اسکے بنی اسرائیل کے سوا غیر اقوام مثل اہل اسلام و ہنود وغیرہ کو عیسائیان جو ملت مسیحی کی دعوت کرتے ہین صرف بیجا اور خلاف مسیح کے حکم کا ہے اس بحث مین عیسائی کہتے ہین کہ متی ۲۸ باب ۱۹ ورس مسیح آسمانپر عروج کرتے وقت حواریونکو فرمائے تم جاکر سب قومونکو شاگرد کرو اور انہین باپ بیٹے و روح القدس کے نام سے بپتسمہ یعنی غوطہ دو انتہا - ایسا جو وہ ورس صریح جہوٹا ہے معتقدان عقیدۂ تثلیث نے اپنے عقیدہ کے ثبوت کے واسطے ایجاد کرکے ملحق کر دئے ہین اگر باپ بیٹا روح القدس کے نام سے غوطہ دلانے کے عیسیٰ ع فرمائے سو سچ ہوتا تو یہ الفاظ دوسرے کسی ایک انجیل مین بالضرور مذکور ہونے ویسا تو نہین ہوئے مگر انجیل مارک ۱۶ باب ۱۵ وین ورس مین یون ہے کہ اسنے یعنی عیسیٰ ع نے انہین کہا کہ تم تمام دنیا مین جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو انتہا - ایا اس انجیل کا سوراغ اور پتا ہی ظاہر نہین اور انجیل لوقا ۲۴ باب ۴۷ ورس قول مسیح کا یون ہے کہ یروسلیم سے لیکے ساری قومون مین توبہ اور گناہونکی معافی کی منادی اسکے یعنی عیسیٰ ع کے نام سے کیجائے انتہا - اب دیکہو ان تینون انجیلون کے ورسون کا مضمون باہم دیگر کسقدر مختلف ہے ایک دوسرے کے ساتھ علاقہ رکہتا نہین عیسیٰ ع تینتیس برس تک زندہ تھے اس اپنی زندگی و حیاتی مین ویسا فرمائے ہوتے تو البتہ اعتبار کے قابل ہوتا ویسا تو فرمائے نہین مصلوب ہوکے قبر سے نکلے بعد اسطرح بولکے آسمان پر چلا گئے کرکے حواریان اپنے بنائے ہوئے انجیلون مین لکہے ہین سو صرف تہمت ہے اس کیفیت کی خبر سوائے حواریون کے دوسرا کوئی دیتا نہین اگر عیسیٰ ع ویسا فرمائے ہوتے تو اپنی تمام قوم کو جمع کرکے سبہون نے سنے سے کیا فرمائے دیسا نہین کئے انکا مصلوب ہونا یا قبر سے باہر آنا ہرگز ثابت نہین ہوتا اسکے دلایل اس رسالہ کی فصل ہشتم مین مرقوم ہین سو عقیدہ ہم وہ ہم کے جواب مین ہم لکہینگے - سوائے اسکے دا... جو بڑا عالم ... پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے اور نزول روح القدس کے سب کلیسا نے غلطی کی ہے نہ صرف عوا...

اور حواریون نے بھی جو غیر اسرائیلیون کو دعوت ملت مسیحی کی طرف کی - یہ کیفیت کتاب اغلاط نامہ وارد ذہن ہے - اب ہم یہان سے تہوڑا احوال حضرات حواریون کا جو اناجیل نویسان وغیرہ ہین بیان کرتے ہین وہ بھی قابل غور ہے - پطرس حواری یہ صاحب ابتدا مین یہودی اور ماہی گیر تھے بعد عیسائی ہوئے اور سردار حواریون کے تھے ان کے حق مین عیسیٰؑ یون فرماتے ہین متی ١٦ باب ٢٣ ورس پر اسنے یعنی عیسیٰ نے پھر کے پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو - تو میرے لیے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتونکا نہین بلکہ انسان کی باتونکا خیال رکھتا ہے انتہا - انجیل یوحنا - ٢١ باب ١٨ ورس مین تجھہ سے سچ سچ کہتا ہون کہ جبتک کہ تو جوان تہا تو آپ اپنی کمر باندہتا تہا اور جہان کہین چہتا جاتا تہا - پر جب تو بوڑہا ہوگا اپنے ہاتون کو پہیلائیگا - اور دوسرا تیری کمر باندہیگا اور وہان جہان تو نا چاہیئے تجھے لے جائیگا انتہا - اس عبارت سے صاف پایا جاتا ہے کہ اوس نے غیرون کے مال پہ دست درازی کریگا - اور بڑائی پیدا کریگا اور لوگون کی بولا بولی پر عمل کریگا آخر الامر قول عیسیٰؑ کا صادق آیا چنانچہ اعمال رسول ٥ باب پہلے ورس سے دسوین ورس تک کا خلاصہ یہہ ہے کہ ایک شخص حنانیان نامی اور اوسکی عورت صفیرہ نے اپنا ملک و مال فروخت کیے اور وہ شخص اسکی قیمت مین سے کچہہ ایک رکہہ لیکے باقی کو رسولان یعنے حواریون کے پاؤن پاس لا رکہا تب پطرس نے اوسکو دہمکی دیکے کہا کہ کیون تو نے زمین کی قیمت مین سے کچہہ رکہہ لیا پس تو نے آدمیون سے نہین بلکہ خدا سے جہوٹ بولا - وے باتین سنتے ہی اسنے گر کے مر گیا - اس ماجرے سے اسکی عورت بیخبر تہی وہ بہی پطرس پاس آئی - پطرس نے اس سے کہا کیا زمین اتنے ہی پر فروخت کی - اوس نے بولی ہو - پس پطرس نے غصے سے کہا کہ دیکھہ تیرے شوہر کو گاڑے ہوئے لوگ حاضر ہین تجھے بہی باہر لیجائینگے - یہ سنتے ہی اوس نے بہی گھبرا کے مرگئے انتہا - افسوس صد افسوس یہ کیا بڑا ظلم ہے کہ خدا واسطے وہ شخص حاضر کیا سو مبلغ لیکر دعا دینے کے بدلے پطرس نے ان ہر دو زن کو ایسی دہمکی دی اور خوف خدا نہ لایا کہ وے دونون مر گئے انکا مال حضرت پطرس نے غبن کر لیے - اور بہی اُن کے حق مین عیسیٰؑ فرماتے ہین - انجیل مرقس یعنی مارک ١٤ باب ٣٠ ورس یسوع نے اُس سے کہا مین تجھہ سے سچ کہتا ہون کہ آج اسی رات کو مرغ کی دوبار بانگ دینے کے آگے تو تین بار میرا انکار کریگا - آخر الامر ویسا ہی ہوا - اور جہوٹ بولا اور قسم بہی کہائی اور اسی باب کے ٣٢ ورس سے چالیسوین ورس تک کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس اور یوحنا عیسیٰؑ کی نافرمانی کر کے سو رہے [illegible] ورس مین بعد تہوڑی کیفیت کے یون لکہا ہے کہ عیسیٰؑ کے پکڑنے کو ایک بڑی بہیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیکے آ پہنچی [illegible] ہے یعنی پطرس وغیرہ اس سے یعنے عیسیٰؑ کو چہوڑ کر بہاگ گئے ٥٣ تب یسوع کو پکڑ کے سردار کاہن پاس لیگئے [illegible] دور سے اُسکے پیچھے سردار کاہن کے دالان کے اندر تک ہو لیا ٦٦ ورس جب پطرس نیچے کے دالان مین [illegible] ہن کے لونڈیون مین سے ایک وہان آئی ٦٧ پطرس کو آگ تاپتے دیکہکر اسکی طرف نظر کر کے کہنے لگی تو بہی

یسوع ناصری کے ساتھ تہا۔ ۶۸ اس نے یہ کہکے انکار کیا کہ مین اسے نہین جانتا اور نہین سمجہتا۔ کہ تو کیا کہتی ہے اور باہر کی صحن مین
گیا اور مرغ نے بانگ دی۔ ۶۹ پہر وہ لونڈی اسے دیکہکر اُن سے جو وہان کہڑے تہے کہنے لگی تو انہین مین سے ایک ہے۔ ۷۰ اس نے
پہر انکار کیا اور تہوڑی دیر پیچہے اُنہون نے جو وہان کہڑے تہے پطرس کو کہا۔ سچ سچ تو انہین مین سے ہے کیونکہ تو جلیلی اور تیری بولی
ایسی ہی ہے۔ ۷۱ پہر وہ لعنت کرنے اور قسم کہانے لگا اور کہا مین اس شخص کو جسکا نام تم ذکر کرتے ہو نہین جانتا تہا۔ اے صاحبو سردار
حوارین حضرت پطرس کا یہ حال ہو تو دوسری حواری صاحبونکا حال کیا ہوگا سو سمجہ لو۔ تاہم تہوڑا احوال انکا یہان سے ہم لکہتے ہین
دوم یہودا اسکریوطی ہے۔ اس نے عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک ہے جس کے حق مین عیسیٰ یون بشارت دی تہی کہ روز
باز پرس کی تم بارہون نے میری ساتہ بارہ تخت پر بیٹہ کر عدالت کروگی۔ متی ۱۹ باب ۲۹ ورس انتہا۔ دیکہو اسی حواری کا حال یہ
ہوا یعنے متی ۲۶ باب ۱۴ ورس تب ان بارہون مین سے ایک نے جس کا نام یہودا اسکریوطی تہا سردار کاہنون پاس جاکر کہا ۱۵
جو مین اسے یعنے یسوع کو تمہین پکڑا دون تو مجہے کیا دوگے تب انہون نے تیس۳۰ روپیے کا اقرار کیا۔ ۲۷ باب ۳ ورس تب یہودا جسنے
اسے یعنے عیسیٰ کو پکڑا دیا تہا الخ ۵ تب وہ روپیہ ہیکل مین پہینک کر چلا گیا اور جاکر آپکو پہانسی دی۔ سیوم حضرت یوحنا
انہون نے حضرت عیسیٰ کی نافرمانی کرکے دو بار سو گئے تہے سو حال بالا مذکور ہو چکا ہے۔ سوا اُسکے عیسیٰ دشمنون کے ہاتہ مین گرفتار
ہونیکے وقت یوحنا انکو چہوڑ کر بہاگ گئے اور باقی کے حواریان بہی آپکے سات کے فرار ہو گئے مرحبا صد مرحبا عیسیٰ نے اپنے حواریون کے
حق مین یون بہی فرمایا ہے متی ۱۷ باب ۲۰ ورس یسوع ان سے یعنے حواریون سے کہا اپنی بے ایمانی کے سبب وہ کام نہوا۔
اور تم سے سچ کہتا ہون اگر تمہین رائی کے دانے برابر ایمان ہو تو اگر تم اس پہاڑ سے کہو یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا
جائیگا اور تمہارے نزدیک کوئی کام محال نہوگا انتہا۔ مرقس ۱۶ باب ۱۴ ورس آخر اس نے یعنے عیسیٰ نے اُن گیارہ کو جب
وے کہانے بیٹہے تہے دکہائی دئیے اور انکی بے ایمانی اور سخت دلی کے سبب ملامت کی الخ۔ اب ہم انکی علماء کبار کی چند روایات کتاب خلاصہ
نامے سے وارڈ صاحب کے جو رسالہ اعجاز محمدی مین مذکور ہین تحریر کرتی ہین کہ مسٹر فلک الزام غلطی اور جہالت کا پطرس حواری پر لگاتا تہا
اور ڈاکٹر کری صاحب اپنی کتاب مباحثے مین جو فادر گیم صاحب سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کی غلطی
ایمانیین کی ہے اور جان کالون کہتا ہے کہ پطرس نے کلیسا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسویکو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسویکو
روک دیا اور دوانی نگر صاحب نے جو بڑا عالم و فاضل فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے اور نزول روح القدس کے
سب کلیسا نے غلطی کی ہے صرف عوام ہی نہین بلکہ خاص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی۔ جو غیر اسرائیلیونکو دعوت ملت مسیح کی طرف کی۔
اور پطرس نے اور بہی غلطے رسوم مین کی ہے اور یہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئے ہین۔ ماعدا ولیم میور صاحب اپنی تاریخ
اردو کلیسا کی باب اول کی دفعہ تیرہ۱۳ مین لکہا ہے کہ مسیح کے حواریون اور شاگردون نے انکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہ
سمجہا تہا اور اُن کا دل جہانی و دنیوی نعمتون اور فائدون کی امیدین لگاتا تہا۔ عیسیٰ کے گرفتار ہوتی ہی وے سب بہاگ گئے اور [illegible]
[illegible] کلیسا اور سب حواریان خصوصاً پولس نے غلطیان کی ہین اور سیکنڈی [illegible] صاحب نے حواریون پر خصوصاً پولس پر الزام غلطی [illegible]

اور پولوس بھی بڑا جھوٹا اور دہریا اور وقتیہ تھا اسکے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہین کیونکہ اوس نے خود قبول کیا ہی کہ مین یہودیون مین یہودی سا بنا اور شریعت والون مین بے شریعت سا تھا تاکہ انکو نفع مین پاؤن - پھر کہتا ہی کہ میرے جھوٹ کی سبب خدا کی سچائی زیادہ ظاہر ہوئی تو مجھ پر کیون گناہ گار کیطرح حکم ہوتا ہی - اول قرنتیون ۹ باب ۲۰ درس اور رومیان ۳ باب ۷ و ۸ درس اور فرقہ نزاری بھی اسکو کہتے ہین کہ وہ بت پرست اور مکار تھا - ایسا ہی روایات مرقوم الصدر کی ملاحظہ سے احوال حضرات حواریون کا خوب ظاہر ہوتا ہی وے سب معلوم کرکے تنبیہ پادری ویری صاحب نے اپنے رسالہ تحقیق الواقعات الانجیل مین یون لکھا ہی کہ حواریان انجیل نویس ہین صادق الاعتقاد اور کامل الایمان اور نیک رویہ تھے اور سے جو کچھ کہ بچشم خود دیکھتے تھے سوانا جیل مین لکھے ہین اور سناستی باتین بغیر تحقیق کے نہین لکھے ہین انتہا - یہ اعتقاد پادری صاحب کا کلیتہً صحیح نہین - اسمین ... ق و کذب کا احتمال ہی - ہم بالا بیان کئے ہین سو علمائے کبار کے اقوال کو بغور ملاحظہ کرنے سے حواری صاحبون کا حسن ردیئہ اور حال روشن ہو جائیگا - حاجت اعادہ کی نہین تاہم واسطے تشفی پادری صاحب کے یہان ہم دو قول علمائے مسیح کی لکھتے ہین - دیکھو ہارن جو بڑا عالم مفسر تھا اپنی تفسیر کے چوتھے جلد کی دوم حصہ کی دوم باب مین لکھا ہی کہ پرانے سے پرانے قدما مسیح نے اپنے وقت کی گپونکو سچ سمجھ کر لکھ دیا - اور ان لوگون نے جو بعد انکے ہوئے ادب کرکے اُنکے لکھے ہوئے کو قبول کر لیا - یہ جھوٹے سچے روایتین ایک لکھنے والے سے دوسرے لکھنے والے تک پہنچے بعد گذرنے مدت دراز کی صحت اُسکی متعذر ہوئی انتہا - اور ولیم میور اپنے اردو تاریخ کے دوسرے باب کی پہلے حصہ کی چھٹوین دفعہ مین لکھا ہی کہ مسیحونکو پچھلے زمانیکی فکر تھوڑی تھی اور وے اپنے کلیسا کی حال کی کچھ کتاب و یادداشت نہ رکھتے تھے انتہا - اب دلائل مذکورات سے پادری صاحبکی بندش برباد ہوگئی انکا اعتقاد باطل ٹھہرا **بیت**

اے ہنرہا نہادہ برکف دست ❊ عیبہا را گرفتہ زیر بغل - اُسی تحقیق الواقعات الانجیل مین ایک جاے پر یون لکھا ہی کہ وہ جو اہل اسلام کہتے ہین کہ پطرس نے مسیح کی گرفتاری کی بعد جھوٹ بولا اور جھوٹی قسم بھی کھائی کہ مین مسیح کو جانتا نہین - یہ فعل اوسکی دغابازی پر دلالت کرتا ہی یہ اعتراض مسلمانونکا بیجا ہے - کیونکہ اپنی جان بچانے کیواسطے جھوٹ کہا اور قسم کھایا - اگر اہل اسلام اس جھوٹ کی سبب سے اسکو دغاباز اور بے ایمان سمجھتے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ وے لوگ جو شمشیر کے خوف سے اپنا آبائی دین و ایمان ترک کرکے دین اسلام کو اختیار کر لئے ہین بے ایمان ہوتے ہین یا نہین انتہا پادری صاحب موصوف کا یہ سوال در وہ جواب مہمل ہی - کیونکہ جو شخص کہ اپنے پیغمبر برحق کی مشکل کیوقت مدد و اعانت نہ کرے اسکو دشمنون کی ہات سے پکڑا دیکر گریز کرے اور تین بار جھوٹ بول کر اپنے پیغمبر کا انکار کرے - اور قسم کھا کی لعنت بھی ... یقیناً دغاباز ہی - اور قابل طعن و تشنیع کی ہے - اسطور سے گنہ مین مرتکب ہوا سو پطرس کے بچاؤ کیلئے پادری صاحب جان بچانیکا بیان کرتے ہین سو قابل اقبال کی نہین بقول شخصی کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان اُس کا ... پطرس کو جان بچانا منظور ہوتا تو ویسی خطرناک جاے پر نہ جاتا اگر نادانی سے گیا ہوتا تو لازم یہ تھا کہ اول

باجود دروغ کہا معاذ وہان سی گریز کری۔ ویسا بھی نہین کیا عمداً وقصداً جھوٹ بولنے پر مستعد ہوکی پہر دوبار جھوٹ بولا اور قسم کہایا اور لعنت بھی بہیجا اور عیسیٰؑ جو اسکو اطلاع کیے تہے کہ دوبار مرغ بانگ دیتے تک تو تین بار جھوٹ بولیگا انتہا۔ اسکو بھی خاطر مین نہ لایا جو شخص کہ اسقدر دروغ گوئی پر اصرار کری اسکو دغاباز نہ کہین تو پہر کیا کہین پطرس جو اس ناشایستہ فعل سے توبہ کی سو آپ کی مقبول ہو عیسیٰؑ کو گرفتار کروایا سو یہود اکا توبہ بہی منظور کرلینا واجب ہے۔ پہر کس لئے اس پر لعن وطعن کرتے ہو اب باقی رہا پادری صاحبکا یہ سوال کہ شمشیر کی خوف سی جان بچانیکے لئے جو لوگ کہ اپنا آبائی ایمان ترک کرکے اسلام قبولے ہین ان کو بھی بے ایمان بولنا لازم ہوتا ہے انتہا اس سوال سی معلوم ہوتا ہی کہ پادری صاحب بسبب تعصب کی اپنی عقل دور اندیش کو چھوڑکر مرتکب اس سوال کی ہوئے ہین وگرنہ یہ سوال نہ کرتے ع بہین عقل ودانش بباید گریست۔ پادری صاحبکو اب تک ایمان کیا چیز ہی سو خبر نہین شرک کو آپنے ایمان سمجھ گیا ہے واہ واہ عجیب فہیم وخر ست ہی نہ اپنی کی خبر نہ غیر کی۔ ایصاحب جان لیجیے کہ خدا کو واحد ویگانہ ولاشریک جاننا اور اسکے رسول کو نبی برحق سمجھنا ایمان صادق ہی اور بت پرستی کرنا اور مخلوق کو خالق ماننا۔ اور خالق کو صاحب ولد بولنا شرک وکفر ہی نہ ایمان جو لوگ کہ ویسی شرک مین گرفتار تھی شمشیر کی خوف سی اپنی آبائی شرک وکفر کو ترک کرکے اللہ کی واحدانیت پر اور رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لاوی وی بیشک ایماندار ہین اور مومن ہین نہ بے ایمان کیونکہ وی اولاً مشرک تھی ہرگز ایمان رکھتے نہ تھی پہر ایمان ترک کرنیکا کیا ذکر ہے۔ انکو ایمان سی چھوڑانے کہنا جہل مرکب ہی۔ طفل مکتب بھی ویسا نہ کہیگا۔ ای صاحبو ہم چہتے تہے کہ اسی قدر بیان پر اپنی گفت وگو کو موقوف کرین چونکہ اس رسالہ مین درضمن بیان پطرس کی دو اتہام جرم وخطا کی قرآن مجید پر اور نبی صلعم پر درج ومذکور ہین لہذا اسکا رد بھی لکہنا واجب ہے اپہلا اتہام۔ پادری صاحب کہتی ہین کہ بالا مرقوم ہین سو لوگون کو آبای ایمان سی چھوڑانیوالی چیز قرآن شریف ہی پہ مصداق اس آیہ کی۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔ یعنی ای نبی جہاد کر کافرون سے اور منافقون سی اور سختی کر اوپر انہون کی انتہا۔ جواب سکا یہ ہی کہ وہ اعتراض پادری صاحبکا نپٹ مہمل ہے اسلئے کہ قرآن نی ان لوگونکو شرک سی چھوڑاکر ایمان دار بنایا ہرگز بے ایمان نکیا۔ جہاد جو ہی فرمان آلہی ہی بجالانا اسکا مومن پر فرض ہی جو شخص کہ اس سی انکار کریگا عنقریب ہوگا۔ اگر پادری صاحب کتب تورات سی خوب واقف ہوتی تو ہرگز ویسا نہ کہتے **بیت** ؎ بے حکم شرع آب خوردن خطاست ؎ اگر خون بہ فتوی بریزی رواست۔ جہاد کی صداقت پر کتب تورات کی اکثر فقری دلالت کرتی ہین دیکھو کتاب استثنا ۲۰ باب پہلا درس قول خدا کا یون ہی جب تو جنگ کے لئے اپنی دشمنو نکا سامنا کریگا اور دیکہے کہ انہون کی گہوڑی اور گاڑیان اور لوگ تجھ سی زیادہ ہین تو تو ان سے خوف نکر کیونکہ خداوند تیرا خدا تجھے مصر کی سرزمین سی چھوڑالایا۔ تیرے ساتھ ہے ۱۲ درس اور اگر وہ تجھ سے صلح نکری بلکہ تجھ سے جنگ کرے ... محاصرہ کر ۱۳ درس جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ مین کردیوی تو تو وہان کی ہر ایک مرد کو تلوار کی دہار سی قتل کر ۱۴ مگر ... لڑکون اور مواشی کو اور جو کچھہ اس شہر مین ہو اس کا سارا لوٹ اپنے لئے لا اور تو اپنی دشمنون کی اس لوٹ کو جو خداوند ...

دی ہی کہا یوں اسی کتاب کا ۱۲ باب ۱۰ ورس جب تو لڑائی کے لئے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا انکو تیرے ہاتھون مین گرفتار کرے اور تو انہین اسیر کر لاوے ۱۱ ورس ان اسیرون مین خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اُس سے چاہے تو اُسے اپنی جورو بنالے انتہا۔ کتاب یرمیا ۴۸ باب ۱۰ ورس لعنتی وہ ہو جو خدا کا کام دغا کر ساتھ کرے اور لعنتی وہ ہو جو اپنی تلوار کو خونریزی سے باز رکہے انتہا۔ اے پادری صاحب یہ سب ورس احکام الٰہی ہین اور جہاد کرنے پر حکم کرتے ہین اور جہاد سے انکار کرنیوالے کو لعنتی بتاتے ہین ان دلائل منقولہ سے پادری صاحب کا اعتراض ہیچ و پوچ ٹہرا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ انبیاء سلف مثل یوشع بن نونؑ اور داؤدؑ اور موسیٰؑ وغیرہ بموجب فرمان الٰہی کے دشمنون سے اکثر جہاد کئے ہین، چنانچہ اسکا ذکر کتب توریت مین مفصل مذکور ہے۔ ای صاحب تم جہاد کو گناہ ٹہراتے ہو تو ان کتب تورات کو کہ جن مین احکام جہاد کے مرقوم ہین قایم کرنے کیلئے آیا ہوں کہکے اقرار کئے سو عیسیٰؑ کو اور انکے اجداد داؤد وغیرہ انبیاء کو بہی گناہگار و بے ایمان بولنا لازم آتا ہے جہاد کے احکام کا احوال اس رسالے کے فصل دہم ۷ سوال کے جواب مین مفصل مرقوم ہوگا دیکہلو۔ دوسرا اتہام یہ ہے کہ پطرس نے جان بچانیکے لئے جہوٹی قسم کہائی تو بہ بہی کی ہے اہل اسلام اُسکو بے ایمان اور دغاباز کہتے ہین اب ہم پوچہتے ہین کہ تمہارے نبی بیوجہ قسم کہائی اور اس سے پہر گئے۔ اور توبہ بہی نہ کی۔ پس انکے حق مین کیا کہا جاے مصداق اس کلام کا سورہ تحریم کی یہ آیت ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنے تحقیق مقرر کر دیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے کہولنا قسم تمہاری کا اور اللہ دوست ہے تمہارا اور وہ ہے جاننے والا حکمت والا انتہا۔

جواب یہ ہے اے پادری صاحب حقیقت ہر ایک کلام کی خوب سمجہکر گفتگو کرنا اعظم کمالات انسانی ہے۔ ناسمجہکر دل مین آیا سو بکنا گوز شتر ہے نہ آسمان پر نہ زمین پر۔ اب سنو کہ نبی صلعم ایک بی بی کے یہان شہد کہایا کرتے تہے اتفاقاً فرمائے کہ وہان شہد نہ کہاونگا یہ فرمودہ ہرگز قسم کی قبیل سے نہین ہے چنانچہ سیل صاحب اپنی ترجمہ قرآنی مین تحت اس آیت کے لکہے ہین کہ وہ فرمودہ آنحضرت کا قسم کی قبیل سے نہین ہے انتہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ آیہ کریمہ اسلئے نازل کیا تا کہ لوگ خبردار ہو جائین اس بات سے کہ قسم کہا کے پہر توڑنا اوسکا جایز ہے۔ یہ حکم عین احسان ہے کل بنی آدم پر کیونکہ لوگون مین یہ عادت جاری ہے کہ ایک اپنی عورت کو کہدیتا ہے قسم ہے کہ تیرے ہاتھ کا کہانا نہ کہاونگا۔ یا بچہ کو کہدیتا ہے کہ قسم ہے کہ تجہے سبق نہ دونگا پہر اوس عورت کے ہاتھ کا کہانا کہاتا ہے اور اس بچے کو سبق دیتا ہے اس قسم کو اسقدر جہوٹی قسم قرار دینا انصاف نہین کیونکہ اس مین اسقدر جرم نہین جیسا کہ پطرس کی قسم مین ہے اگر اسنے صرف قسم ہی کہایا ہوتا تو مضایقہ نہین تہا اسکو اہل اسلام کہتے ہین کہ اوسنے ہر دفعہ تین بار جہوٹ بولا اور قسم بہی کہایا اور اپنے پر لعنت بہی بہیجا اسلئے اسکو دغاباز بولنا پڑا لعنت مین اور اُس قسم مین آسمان اور زمین کا فرق ہے یہ ناسمجہکر جی مین آیا سو کہدینا حماقت ہے ع

کر حفظ مراتب کئی زندیقی۔ داؤدؑ جو اجداد سے عیسیٰؑ کے تہی خدا کی قسم کہا کے خلاف اسکا کئے سو پادری صاحبکے مطالعہ کے لئے ہم بیان مجملاً لکہتے ہین۔ کتاب اول صموئیل ۲۴ باب ۲۱ و ۲۲ درس اور کتاب دوم صموئیل ۲۱ باب ۷ و ۸ و ۹ درس داؤدؑ طالوت یعنی ساول سے خدا کی قسم کہا کے کہتے ہین کہ مین تیری اولاد کو قتل نکرونگا بر خلاف اسکے ساول کی اولاد کو جبعونیہ کی حوالہ کر کے پہانسی دے انتہا۔ ہمارے نبی صلعم تو ویسا نہین کئے ای پادری صاحب باتم عیسیٰؑ کے دادا کو حقیقی کیا سمجہتے ہو سو کہو اور بہی اسی رسالے مین یون لکہا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے حواریون پر وحی بہیجا تہا چنانچہ سورہ مائدہ کے پندرہوین رکوع مین وارد ہے اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ ترجمہ وحی بہیجا ہم نے طرف حواریونکے انتہا ای پادری صاحب یہ خیال تمہارا غلط ہے وہ آیت یون ہے۔ وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ج اور جسوقت الہام بہیجا مین نے طرف حواریونکی یہ کہ ایمان لاؤ ساتہ میرے اور ساتہ پیغمبر میرے کی۔ اگر پادری صاحب اس کلام کے شان نزول سے وقفیت رکہتے تو ہرگز یہ معنی نہ کرتے۔ دیکہو موضح قرآن جو تحت اللفظ ہے اسمین اس آیت کی معنی یون مرقوم ہے کہ ڈالدیا اللہ نے حواریون کے دلمین کہ یقین لاؤ میرے رسول پر مقصود اس آیت سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی نازل کرنیسے نبی صلعم کو خبر اس بات کی دی ہے کہ مین نے حواریون کو رسول پر ایمان لانیکی توفیق عطا فرمائی تہی فقط۔ وہ مطلب نہین ہے جو پادری صاحب سمجہتے ہین کہ اللہ نے طرف حواریون کی وحی نازل کی اگر وہ سچ ہو تو بتلا دو وہ کونسی وحی ہے جو حواریونکی طرف بہیجی گئی تہی۔ ہم خوب جانتے ہین پادری صاحبان اصل معنی کو کتب مقدسہ کی چہوڑ کر اپنے مقصد کے موافق ایک معنی ٹہراکے اسکو اپنے دعوی کی دلیل گردانتے ہین انکے حق مین طعن و تشنیع کرنا ہمارا لائق نہین کیونکہ انکا کسب و پیشہ یہی ہے کہ جہوٹ سچ بولکر لوگون کو دل کو پہیر کر ملت مسیحی مین ملانا۔ اس کام کیواسطے وے بڑی بڑی درماہہ پاتے ہین اور اسکام مین سعی و کوشش کرنا انپر واجب ہے اور اسمین عزت و شان ہے اور اعلی مراتب و انعامات حاصل ہوتے ہین اور وے یہ سب محنت و مشقت شکم پروری کیواسطے کرتے ہین نہ خدا کیواسطے۔ این ہمہ شغل از برای اکل۔ بہلا بتاؤ کہ کونسا پادری بے مشاہرہ کے شہر بشہر و دہ بدہ پہرتا ہے ای پادری صاحب قسم کہا کے کہولدینے والے پر او قرآن پر تم طعن کرتے ہو ایہم پوچہتے ہین کہ عیسیٰؑ قسم کہا کی فرمائے سو ۸ کا سو نکا خلاف اکثر بار کیونہین متی ۲۴ باب ۲۹ سے ۳۵ درس تک قول عیسیٰؑ کا یون ہے کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ قیامت کا دن آئے تک اس زمانے کے لوگ جیتے رہینگے انتہا و ویسا تو نہ رہے لہذا قسم انکی جہوٹی ہوتی ہے کیونکہ لفظ سچ کا یہین قسم ہے اسمین اور قسم مین سوائے نام کے دوسرا کچہہ فرق نہین یہ بات عقلمندون پر خوب روشن ہے اب عیسیٰؑ کو تم گنہگار کہنا ضرور پڑا۔ کیونکہ توبہ بہی نہین کئے ٭٭

فصل دوہم



جاننے کہ کتب توریت مین اور انجیل مین ایسی فقرات و رجملے بہت سے وارد ہین کہ ایک دوسرے سے اختلاف اور مخالفت رکھتے ہین اور باہم جھگڑتے ہین ان مین سے چند بطور نمونہ کے دو قسم پر لکھے جاتے ہین **قسم** اول فقرات مین توریت کے۔ پہلا اختلاف کتاب خروج ۳۴ باب سے ۷ ورس مین تھوڑے بیان کے بعد یون لکھا ہے وہ یعنے خدا ہر حال معاف نکریگا بلکہ باپون کے گناہ کا بدلہ اون کے فرزندون سے اور فرزندون کے فرزندون سے تیسری اور چوتھی پشت تک لیگا۔ برخلاف اسکے کتاب حزقیل ۱۸ باب ۲۰ ورس وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی۔ بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہین اٹھاویگا۔ نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھاویگا صادق کی صداقت اسی پر ہوگی۔ اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑیگی۔ اور کتاب استثناء ۲۴ باب ۱۶ ورس اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جائین۔ نہ باپ دادونکے بدلے اولاد قتل کیا جائین۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا۔ دوسرا اختلاف۔ امثال پند سلیمان ۱۵ باب ۳ ورس خداوند کی آنکھین سب مکانون مین کیا برے کیا بھلے دیکھنے والیان ہین۔ برخلاف اسکے۔ کتاب پیدائش ۳ باب ۹ ورس تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہان ہے تیسرا اختلاف۔ کتاب خروج ۲۰ باب ۴ ورس تو اپنے لئے تراش کی مورتین اور کسی چیز کی صورتین جو آسمان کے اوپر یا پانی مین یا زمین کے نیچے ہین مت بنائیو برخلاف اوسکے اوسی کتاب کے ۲۵ باب ۱۸ ورس مین ہے کہ تو سونے کے دو کروبی بنائیو۔ انہین گھڑکر اس کفارہ کی سرپوش کی دونو طرفونمین بنائیو انتہا۔ اسطرح کے مختلف فقرات توریت مین بہت آئے ہین انکا بیان درازی کلام جانکے واگذاشت کیا **قسم** دوم فقرات اناجیل کے جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہین اختلاف اول جاننے کہ لوقا کی انجیل کے ۳ باب مین جو نسب نامہ عیسیٰ کا لکھا ہے وہ متی کے انجیل کے پہلے باب مین لکھا ہے سو نامونسے بہت اختلاف رکھتا ہے دیکھو اسی ۳ باب کے ۳۶ ورس مین ہے کہ سلح بیٹا قینان کا وہ بیٹا ارفخشد کا تہا انتہا موافق اس عبارت کے معلوم ہوتا ہے کہ سلح پوتا ارفخشد کا تہا یہ تو غلط ہے اسلئے کہ سلح بیٹا ارفخشد کا ہے نہ پوتا۔ دیکھو کتاب اول اخبار الایام یعنے تواریخ پہلا باب ۲۴ ورس اور کتاب پیدائش ۱۱ باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ ورس۔ سیم یعنے سام باپ ارفخشد کا اور وہ باپ سلح کا تہا انتہا۔ ان تین نامونمین کسی نام کے ساتھ نام قینان کا نہین پایا جاتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ وہ نام غلطی سے لوقا مین لکھا گیا ہے۔ سوائے اُسکے کہ ان دونون نسب نامون مین اور بھی کئی وجہ سے مخالفت ہے اول یہ کہ متی نے یوسف کو جو شوہر مریم کا تہا اسے بیٹا یعقوب کا لکھا ہے برخلاف اسکے لوقا نے اسکو بیٹا ہیلی کا لکھا ہے دویم یہ متی نے مسیح کو اولاد سلیمان بن داؤد سے اور لوقا اولاد ناتن بن داؤد سے لکھا ہے۔ سیوم یہ کہ متی نے سیلتائیل کو بیٹا یکونیا کا لکھا ہے۔ برخلاف اوسکے لوقا نے اسکو بیٹا [ن]یری کا لکھا ہے۔ چہارم یہ کہ متی نے زروبابل کے بیٹے کا نام ابیہود لکھا ہے برخلاف اُسکے لوقا نے اوسکا نام ریسا لکھا ہے بیان کتاب اول اخبار الایام کے ۳ باب ۱۷ و ۱۹ ورس کے ملاحظے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹا زروبابل کا ایسا نہین نام ابیہود موافق تحریر متی کے یا ریسا موافق تحریر لوقا کے ہو اور سیلتائیل بیٹا یکونیا کا ہے نہ نیری کا سوائے اسکے عہد

جدید سے ایسا پایا جاتا نہین کہ بموجب تحریر لوقا کے مریم اولاد ناتن بن داؤد سے ہو اور راشتر اس نے اپنی کتاب کی جلد اول مین
لکہا ہی کہ اکثر علمای مسیحی مثل کہارن اور کیسر اور ویس وغیرہ اقرار کئے ہین کہ یہ دونون نسب نامے آپسمین مختلف ہین۔
اختلاف دوم متی ۹ باب ۱۸ ورس۔ جب وہ یعنے عیسیٰ یہ باتین ان سے کہہ رہا تہا دیکہو سردار نے آکر اسے سجدہ کیا اور کہا میری
بیٹی مرگئی تو آکر اپنا ہاتھہ اسپر رکہہ وہ جی اٹہیگی انتہا۔ مرقس ۵ باب ۲۲ و ۲۳ ورس کہ عبادتگاہ کے سردارون مین سے
ایک شخص جسکا نام یایر تہا آیا اور اسے یعنے عیسیٰ کو دیکہکر اوسکے پاون پر گرا اور اسکی بہت طرح سے منت کرکے کہا کہ میری
چہوٹی بیٹی مرنے پر ہے آئے اور اسے چنگا کرنیکے لئے اپنا ہاتھہ اسپر رکہے تو وہ اچھی ہوگئی الخ۔ اور لوقا ۸ باب ۴۱ و ۴۲
ورس یایر نام ایک جو عبادتگاہ کا سردار تہا آیا اور یسوع کے پاؤن پر گرکے اُسے اپنے گہر جانیکی منت کیا کہ اوسکی یکلوتی بیٹی مرنے
پر ہے وہ اندازی بارہ برس کی تہی الخ۔ مطالعہ سے ورس ہای مذکورہ کے اختلاف انکا ناظرین پر خوب ظاہر ہوگا حاجت بیانکی
نہین وہ لڑکی مرگئی تہی یا نہین سو بات قابل غور کے ہے اس بابمین قول مسیح کا یون ہے وہ لڑکی مری نہین گئی نیند مین ہے۔ متی
۹ باب ۲۴ ورس۔ اور مارک ۵ باب ۳۹ ورس اور لوقا ۸ باب ۵۲ ورس۔ اس قول سے عیسیٰ کے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لڑکی
مری تہی مگر غش مین پڑی تہی چنانچہ عیسائی بڑے بڑے علما مثل پالس اور شلیمشر اور اشاشن کہتے ہین کہ وہ لڑکی مری نہین
تہی بلکہ اسکو نیند کی سی غشی تہی وہ اسکے ثبوت پر اسی قول مسیح کو دلیل گردانتے ہین دلایل مرقوم الصدر سے معجزہ عیسیٰ کا یعنے
زندہ کرنا مردیکا ثابت نہین ہوتا۔ اختلاف سیوم قول مسیح کا جہوٹا ہونا متی ۲۴ باب ۳ ورس جب وہ یعنے عیسیٰ زیتون کے پہاڑ
پر بیٹہا تہا اسکے شاگردون نے اکیلے اس پاس آکے کہا ہم سے کہہ یہ کب ہوگا یعنے قیامت کب ہوگی اور تیرے آنیکا اور اُس زمانیکے
اخیر ہونیکا نشان کیا ہو ۴ ورس تب یسوع نے کہا الخ ۲۱ ورس کیونکہ اسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے ابتک
کبھی نہ ہوئی اور نہ ہوگی۔ ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا الخ ۳۴ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جبتک یہ سب کچھہ نہو لے
اس زمانیکے لوگ گذر نہ جاینگے اسیطرح سے دوسری اناجیل مین بھی ہے ۳۵ آسمان اور زمین ٹل جاینگے پر میری باتین ہرگز
نہ ٹلینگی ۳۶ لیکن اسدن اسگہڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتون تک کوئی نہین جانتا۔ اور متی ۱۶ باب ۲۷ ورس ابن آدم
اپنے باپ کے شکوہ سے اپنے فرشتون کے ساتھہ آویگا اور ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا دیگا ۲۸ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ ان مین سے جو
یہان کہڑے ہین بعضے ہین جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتا نہ دیکہلین نہ چکہینگے انتہا۔ ایضاً جو
عیسیٰ کے قول کا حواریان اعتبار کرکے امید رکہتے تہے کہ نزول مسیح کا جلد ہوگا اور ہم بادشاہان ہونگے اور یہ زمانہ آخیر ہے
چنانچہ یعقوب کے خط عام ۵ باب ۸ ورس تم بہی صبر کرو اور اپنا دل مضبوط رکہو کیونکہ خداوند کا آنا نزدیک ہے۔ اور نامہ اول
یوحنا ۲ باب ۱۸ ورس اے بچو یہ آخری زمانہ ہے الخ تنبیہہ موافق درسہای مرقوم الصدر کے واقع ہونا اموات و

مذکورہ کا اور تشریف لانا مسیح کا اس زمانے کے لوگون کی زندگی مین اور پشت اور طبقہ کی حیاتی مین لازم تہا اگر ویسا ہوا ہوتا تو البتہ اقوال مسیح کے صحیح و صادق سمجھے جاتے حالانکہ آج تک ایکہزار آٹھہ سو نوے پر دو برس گذر گئے نہ مسیح آئے اور نہ اون کے وقت مین تھے سو لوگون مین سے کوئی شخص زندہ رہا

فصل سوم کفر کلمات کے بیانمین

مخفی مبادکہ اکثر فقرے تنقیص شان و قدرت آلہی کے تورات و انجیل مین وارد ہین جن کے مطالعہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ وے کلمات کفر کے ہین ان مین سے چند فقرے انتخاب کرکے ہم دو مقالونمین تحریر کرتے ہین۔ مقالہ اول تورات کے فقرات مین۔ کلمہ اول۔ کتاب پیدائش ۳ باب ۲۲ ورس خداوند خدا نے کہا دیکہو کہ انسان نیک و بد کی پہچانت مین ہم مین سے ایک کے مانند ہوگیا۔ انتہا۔ ورس مذکورہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ایک نہین بلکہ خدایان متعدد ہین اور انسان نیک و بد کی پہچانت مین خدا کے مانند ہے۔ یہ کلمات کفر کے ہین۔ اور اسی باب کا ۸ و ۹ ورس تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اس سے کہا کہ تو کہان ہے انہون نے یعنے آدم و حوا نے خداوند کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ مین پہرتا تہا سُنی الخ۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم تہا سو جگہہ کی خبر اور علم خدا کو نتہا۔ اور وہ چلتا پہرتا بہی ہے۔ کلمہ دوم۔ کتاب قضات پہلا باب ۱۹ ورس خداوند یہودا کے ساتہہ تہا اور اُس نے کوہستانیونکو خارج کیا۔ پر نشیب کے رہنیوالونکو خارج نہ کرسکا۔ کیونکہ اُن پاس لوہے کی رتہین تہین انتہا۔ اس سے عدم قوت و قدرت خدا کی ظاہر ہوتی ہے کلمہ سوم۔ کتاب گنتی ۲۲ باب ۲۰ ورس۔ خدا رات کو بلعام کے پاس آیا اور اُس سے کہا الخ۔ اور کتاب خروج ۵ باب ۳ ورس تب اُنہون نے کہا عبرانیون کے خدا نے ہم سے ملاقات کی انتہا۔ یہ عبارت تہمت آنیکی اور ملاقات کرنیکی خدا پر لگاتی ہے کلمہ چہارم۔ کتاب پیدائش ۶ باب ۶ ورس خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنیسے پچہتایا۔ اور نہایت دلگیر ہوا۔ انتہا۔

کلمہ پنجم۔ کتاب خروج ۳۲ باب ۱۴ ورس تب خداوند اُس بدی سے جو چاہتا تہا کہ اپنے لوگون سے کرے پچہتایا۔ انتہا۔ پچہتانا بمعنی پشیمانی کے ہے یہ بات لائق بشر کے ہے نہ خدا کے کیونکہ وہ خدا ایسی ناقص صفات سے منزہ ہے۔ کلمہ ششم کتاب پیدائش ۹ باب کے ۸ ورس سے ۱۷ ورس تک جو کچہہ کہ مرقوم ہے اُن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا نے نوحؑ سے اور اُن کے فرزندون سے کہا مین تم سے اور تمہارے بعد تمھاری نسل سے پرندے اور چرندونسے قایم عہد کرتا ہون کہ آیندہ کوئی جاندار پانی کے طوفان سے پہر ہلاک نہوگا اور پہر طوفان نہ آئیگا کہ زمین کو تباہ کرے اس عہد کی اپنی یادگاری کے واسطے اپنی کمان کو بادلی مین رکہونگا۔ اور جب اس کمان کو مین دیکہونگا مجہے اپنا وہ عہد یاد آئیگا اور پیچہے سے باز رہونگا انتہا۔ اس عبارت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو حفظ کا ل حال نہین ہے۔ لہذا اسنے اپنی یادگاری کے واسطے نیکا عہد کیا۔ نعوذ باللہ من ھٰذا الاعتقاد۔ کلمہ ہفتم۔ کتاب خروج ۱۱ باب ۴ و ۵ و ۶ ورس اور ۱۲ باب

۳و۶و۷و۱۲و۱۳و۲۱و۲۲و۲۳ ورس خلاصہ ان سبکا یہ ہی کہ خداوند تعالی نے شب کو بذات خود نکل کر مصر مین جا کی مصریون کو اور اُن کی بچون کو مار ڈالنی کا ارادہ کیا اور مصریون کی اور بنی اسرائیل کی گہران قریب قریب رہنیکے سبب سی اور خرغونیونکے ساتہہ بنی اسرائیل بہی نہ مارے جانیکی نیت سی خدا نے اپنی یاددہی کی لئے یہ نشان تیار کرے سرکیا بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ ہر ایک اہل خانہ ایک ایک بچہ بکری کا ذبح کرے اور لہو اسکا لیکے اپنی اپنی گہر کے دروازون کی داہنے اور بائین اور اوپر کی چوکہٹہ پر چہاپا مارین اسلئے وہ خون تمہاری گہرون پر میری یاددہی کا نشان ہوگا۔ اور جب مین اُس لہو کو دیکہونگا تو تم کو چہوڑ دونگا۔ اور وبا تمپر نہ آویگی کہ تمکو ہلاک کری انتہا۔ اس عبارت سی ظاہر ہوتا ہی کہ شبکو اندہاری کیوقت مصریان فلان فلان اور اسرائیلیان فلان فلان ہین کرکو پہچاننے کی قدرت و علم خدا کو نتہا۔ انتہا۔ ایسی کلمات کفر سی اہل اسلام بیزار ہین۔ اور استغفار پڑہتے ہین۔ واہ واہ مصریان احمق تہے وگرنہ اس کیفیت سی واقف ہو کی اپنی دروازون پر بہی خون کی چہاپے مارتے۔ اور ہلاکی سی بچ جاتے کلمہ ہشتم کتاب خروج ۳۱ باب ۱۷ ورس مین بعد تہوڑی کیفیت کی یون ہی کہ چہہ دنین خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ساتوین دن آرام کیا اور تازہ دم ہوا۔ اور کتاب اشعیا ۴۳ باب ۲۴ ورس تو نے روپیے سی میری لئے خوشبو کی چیز نہین خریدی۔ اور تو نے مجہے اپنے ذبیح کی چربی سی سیر نکیا۔ لیکن تو نے اپنی گناہون سی مجہے بار بردار کرایا۔ اور اپنی خطاؤن سی مجہے تہکایا۔ انتہا۔ دیکہو عبارات مذکورہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ خداوند تعالی آرام پایا اور تازہ دم بہی ہوا۔ اور خوشبودار چیز کا اور چربی کا خواہان ہی اور تہک بہی جاتا ہی ان ناقص صفات سی خدا کو موصوف کرنا بڑی بُری بات ہی۔ **کلمہ نہم**۔ کتاب پیدائش ۱۸ باب ۲۰ و ۲۱ ورس پہر خداوند نے کہا اسلئے کہ سدوم و عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور انکا جرم نہایت سنگین ہوگیا ہی مین اب اتر کی دیکہونگا کہ انہون نے سراسر اس چلانے کی مطابق جو مجہہ تک پہنچا کیا ہی یا نہین۔ اگر نہین تو مین دریافت کرونگا انتہا۔ یہ عبارت علم آلہی کی خلاف ہی۔ **کلمہ دہم** کتاب تواریخ اول ۱۷ باب ۵ ورس مین تو جب سی کہ بنی اسرائیل کو چڑہا لایا آج کی دن تک کسی گہر مین ساکن نہوا بلکہ خیمہ بخیمہ اور مسکن بمسکن پہرتا رہا ہون انتہا۔ یہ عبارت پہرتی رہنے کی تہمت خدا پر لگائی ہے۔ **کلمہ یازدہم** یرمیاہ ۴ باب ۱۰ ورس تب مین نے کہا ای خداوند خدا یقیناً تو نے اس قوم کو اور یروسلیم کو یہ کہہ کر دغا دی کہ تم سلامت ہوگے الخ یہ عبارت خدا کو دغا باز ٹہراتی ہے۔ اے مومن بہائیو ایسے کفر کلمے توراۃ مین بہت ہین کوئی کہانتک لکہہ سکیگا۔ **مقالہ دوم**۔ انا جیل مین وارد ہین سو کلمات کفر **کلمہ اوّل** پہلا قرنتیون پہلا باب ۲۵ ورس خدا کی بیوقوفی آدمیون کی حکمت کی بہ نسبت حکمت والی ہی۔ اور خدا کی کمزوری آدمیون کی بہ نسبت زور آور ہی انتہا۔ ایسی کلمات خدا سی قادر کی حقمیں کفر ہی۔ **کلمہ دوم** یوحنا پہلا باب ۱۸ ورس خدا کو کسی نے کبہی نہ دیکہا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود مین ہی اُسی نے بتلایا **کلمہ سوم**۔ مارک یعنی مرقس کی انجیل ۱۶ باب ۱۹ ورس۔ غرض خداوند یعنی عیسی انہین ایسا فرمانیکے بعد آسمان پر

اور خدا کی سید ہی ہاتہہ بیٹہا ہی انتہا **کلمہ چہارم** - متی ۵ باب - ۳۴ و ۳۵ درس مقولہ عیسی - پر مین تمہین کہتا ہون ہرگز قسم نکہانا - نہ تو آسمان کی - کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی نہ زمین کی کیونکہ وہ اسکے پاؤن کی چوکی ہی انتہی - ہر شہ درس مذکورہ کی عبارت عیب گو دکا اور ہاتہہ پاؤنکا خدا پر لگاتی ہے - ایسا ہی ایسی کلمات ناہنجار جو بالا مذکور ہوئے اگر اہل اسلام کی کتب یا قرآن مین پائی جاتی تو عیسوی صاحبان بغلین بجاتی اور مسخری کرتی - شکر ہی خدا کا کہ مسلمان ویسی بد عقیدہ و نسبت بیجا و منزہ ہین

فصل چہارم

بیان مین کتب تورات کی محرف ہونے مین انکے - اس فصل مین تین تفصیل ہین - جاننے کہ عیسویان کہتے ہین کہ جن کتب تورات و اناجیل پر ہم ایمان لائی ہین اور اعتقاد رکہتے ہین وہ سبکے سب صحیح ہین انہین ہرگز تحریف و جعلسازی نہین ہوئی ہی اور ولیم رابرٹ سن ایک مسن نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہی نام اسکا **قلاۃ الکتب** ہی اور اسمین ابجد سینت یا وہ گوئی کی عدم تحریف ہونا کتب مذکورہ کا بیان کیا ہی - باوجودیکہ ہر ایک کتاب مین تورات و اناجیل کی تحریف واقع ہوئی ہے بلکہ صداقت مین ان کتب کی علماء مسیحی مین مدت ہای مدت سی بڑا اختلاف و تنزع رو دیا ہی اسکے انکشاف و بیان مین جناب مولانا محمد سعید صاحب ادام برکاتہم خلف مولانا صبغۃ اللہ امام العلماء قاضی الملک مدراسی نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہی نام اسکا **اعجاز محمدی** - ہی وہ رسالہ سید المطابع واقع مدراس ۱۲۸۵ھ ہجری مین زیر طبع تہا وہ عجب رسالہ حیرت افزا - اور اثبات تحریف کتب مین یکتا و بے ہمتا ہی - اسمین سی تہوڑا بیان انتخاب کرکے ہم لکہتے ہین **فائدہ** اب سنئے کہ عبارت کی بدل ڈالنے کو تحریف کہتے ہین یہ بدل ڈالنا خواہ باعتبار معنی کی ہو اسکو تحریف معنوی کہتے ہین - خواہ باعتبار الفاظ کی اسکو تحریف لفظی کہتے ہین بہرحال تحریف لفظی خواہ ایک لفظ کو دوسری لفظ کی موقعہ مین رکہدین خواہ کسی لفظ کو اپنی طرف سی بڑہا دین یا گہٹا دین براہ نفسانیت یا منفعت دنیوی یا دینی کی یا براہ غلط فہمی کے - مخفی مبادکہ کتابین انبیا کی جو زمانہ مسیح کی پیشتر ہوئی ہین انکو عربی مین عہد عتیق و فارسی و ہندوستانی مین تورات اور انگریزی مین اولڈ ٹسٹمنٹ کہتے ہین مسیح کی پیدائش کے بعد جتنی کتب و رسالجات حواریون سی یا انکی پیروان اور تابعین سی لکہے گئے ہین ان سبکو عربی اور فارسی و ہندوستانی مین عہد جدید یا انجیل کہتے ہین اور انگریزی مین نیو ٹسٹمنٹ یا گاسپل کہتے ہین - اسکے ہر ایک آیت کو ورس یا فقرہ یا سطر کہتی ہی اور تورات و اناجیل کی مجموعہ کو انگریزی مین بائبل نام رکہے ہین - عہد عتیق کی دو قسم کی کتابین ہین ایک وہ جو جمہور متقدمین انکو تسلیم کرتی تہے دوسری وہ جو انمین اختلاف تہا - **قسم اول** - اس قسم اول کی ۳۸ کتابین ہین - یعنی کتاب پیدائش کتاب خروج کتاب احبار کتاب گنتی کتاب استثنا کتاب یشوع - کتاب قضات - کتاب روت - کتاب اول سموئیل کتاب دوم سموئیل

کتاب اول[١١] سلاطین - کتاب دوم[١٢] سلاطین - کتاب اول اخبار الایام[١٣] یعنی تواریخ اول - کتاب دوم اخبار الایام[١٤] یعنے تواریخ دوم
کتاب اول[١٥] عذرا - کتاب[١٦] دوم عذرا کہ اسکو کتاب نحمیا بھی کہتے ہین - کتاب عیوب[١٧] - کتاب زبور[١٨] - امثال[١٩] سلیمان - کتاب[٢٠] جامع
- کتاب نشید[٢١] الانشاد - کتاب یشعیاہ[٢٢] - کتاب یرمیاہ[٢٣] - مراثیہ یرمیاہ[٢٤] - کتاب حزقی ایل[٢٥] - کتاب دانیال[٢٦] - کتاب ہوشع[٢٧] - کتاب یوئیل[٢٨]
کتاب عاموس[٢٩] - کتاب عوبدیا[٣٠] - کتاب یونا[٣١] - کتاب میقا[٣٢] - کتاب ناہوم[٣٣] - کتاب حبقوق[٣٤] - کتاب صفنیا[٣٥] - کتاب حجی[٣٦] - کتاب زکریا[٣٧]
کتاب ملاکی[٣٨] - ان کتابونکو یہودیان بھی مانتے ہین مگر شہر سامری کے لوگ سوائے کتاب پیدایش وکتاب خروج - وکتاب
الاحبار - وکتاب گنتی - وکتاب استثنا - وکتاب یوشع - وکتاب القضات کے دوسری کو [سر جیمز] **قسم دوم**
اس قسم دوم کی نو کتاب ہین - کتاب اول اسیر - کتاب باروق - کتاب دانیال کا ایک حصہ - کتاب تو بیاس - کتاب جودت
کتاب وشادم - کتاب ایکلسیسٹیکس - اور دو کتاب مقابیس[٩] - یہودیان ان کتابونکا بڑا اعتبار نہ کرتے تھے - اور
مسیحیون پاس تسلیم اور عدم تسلیم مین اُن کے اختلاف ہے - **تنبیہ** جانئے کہ موسیٰ کی ان پانچ کتاب کے سوای اور بھی موسیٰ کی
چند کتابین تہین وے اب مفقود و نابود ہین ماسوا انکے دوسری بہی چند کتب تہین - انکو اہل کتاب الہامی اور سچی جانتے تھے
وے بھی گم اور نابود ہین بیان انکا تفصیل سیوم مین مرقوم ہوگا - **تفصیل اول** - اہل کتاب کے پاس کوئی سند قطعی
اس امر کی نہین ہے کہ عہد عتیق کی کتابین جن انبیا کی طرف منسوب ہین وے انہین کی تصنیف ہے - بلکہ اکثر کتابونمین بعض بعض
فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین - کہ انکے مصنف وے شخص نہین جو معروف و مشہور ہین - بلکہ اعتباری پر انکے
دلالت کرتی ہین - ان فقرون اور عبارتون مین سلفا و خلفا جمہور مسیحیون کو کوئی عذر اسکے سوای نہین کہ کسی نے پیچھے سے
ملا دیا ہوگا - اب دیکھو کتاب پیدایش سے کتاب استثنا تلک جو پانچ کتاب موسیٰ کی کہلاتی ہین - انمین بڑا اختلاف واقع ہوا ہے
اسطرح پر کہ یوسیپس جو بڑا مورخ اور یہودی ہے - وہ شخص اور بعض دوسرے محققین عیسوی کہتے ہین کہ کتاب پیدایش کو موسیٰ
نے اسوقت مین لکھا ہے جبکہ بیابان مین اپنے خُسر کے گھر بکریان چراتا تہا - سنٹ موسیٰ بن نکمان کہتا ہے کہ بعد نزول پہاڑ کے جو توریت
خدا نے سب مضمون موسیٰ کو فرمایا تہا لکہا گئی - اور تہیوڈورٹ صاحب کہتا ہے کہ بعد نکال لانے بنی اسرائیل کے مصر سے لکھی گئی تہا
اب ہم ان قولونمین سے کسکے قول کو اعتبار کرین اور کسکو جہوٹے سمجہین - ان تین راویون مین سے اگر ہم ربہ موسیٰ کے قول کو
صحیح جانین تو باقی ہر دو راوی جہوٹے ٹہرے ہین - اگر ہم پہلے راوی کے قول کو صحیح جانین تو لازم آتا ہے کہ وہ کتاب الہام کے
موافق مرقوم ہوئی نہین کیونکہ اسوقت موسیٰ کو نبوت ہوئی نہ تھی - بلدہ حیدر آباد مین ۱۲۸۱ ہجری مین طبع ہوا ہے سو...
اثبات تحریف مین مرقوم ہے کہ ابراہیم بن میرن عزرا اور موسیٰ بن میمون جو یہودیون کے معتمد علیہ اور فضلا سے ہین و...
اور دول کلرک اور ڈاکٹر نڈلش اور نیوٹن جو معتمد علیہ اور فضلا معتبر سے عیسائیون کے ہین وے کہتے ہین اور دلایل سے شا...

کہ وی پانچ کتابین موسیٰ سے ہوئی نہین سوای اُسکے ڈاکٹر سکندر گیڈس جو بہت بڑا عالم اور فاضل ہے بیبل کے ترجمہ جدید کے
مقدمہ مین لکھتا ہے کہ مذکور پانچ کتابین ذ شک ان تین دلیل سے خالی نہین یا تو یہ موسیٰ کی لکھے ہوئی نہین ہین و یا غالباً
وی اورشلیم مین لکھے گئے ہون و یا بعد پانسو سال موسیٰ کے سلیمان کی سلطنت مین لکھے گئے ہون دلایل مرقوم الصدر
کتاب پنی سکلوپیڈیا کی جلد دہم کے ۱۱۹ صفحہ سے انتخاب کئے گئے تہا۔ دلایل مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مذکور پانچ کتابین
پانسو سال بعد موسیٰ کے ہوئی ہین اور انکو موسیٰ کے وقت ہوئی کہتے ہین سو بے اصل ہے قطع نظر اسکے یہود و نصاری کے اعتقاد
کے موافق وی پنج کتب موسیٰ سے ہوئی ہین کے کے فرض کئے سو صورت مین بہی وے قابل اعتبار کے ہوتی نہین کیونکہ انمین بہت فقرے
چہوٹ گئے ہین اور بہت محرف و الحاقی ہین۔ کتاب یوشع کا حال یہ ہے کہ بشپ پاٹرک و ر ڈاکٹر گری کے پاس وہ بنائی ہوئی
یوشع کی ہے اور ڈاکٹر لایٹ فٹ کے پاس فیخاس کی تصنیف ہے اور کالون کے نزدیک لعاذر کی اور ہنری کے پاس یہ سیاہ عم کی اور
وانٹل کے پاس صموییل عم کی ہے۔ اور کتاب القضاۃ اور کتاب راعوث مین بہی بڑا اختلاف ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ مصنف اسکا حزقیاہ ہے
اس صورت مین وی دونو کتاب الہامی نہین ہو سکتے کیونکہ وہ نبی نہ تہا مگر پادشاہ تہا۔ کتاب نحمیاہ کو بعضے تصنیف عزرا کی بعضے
نحمیاہ کی تبلاتے ہین۔ کتاب ایوب کا حال تو بہت برا ہے اسلیئے کہ اولاً اس بات مین اختلاف ہے کہ ایوب کوئی ایک شخص تہا یا محض
اسم فرضی ہے ثانیاً ملک مین اُسکی اختلاف ہے سوای اسکے اور بہی بہت اختلافات ہین اسی سبب سے پیشوای فرقہ پروٹسٹنٹ یعنی لوتہر
کہتا ہے کہ وہ تو ایک کہانی ہے جیسا کہ وارڈ اپنی کتاب کے اغلاط نامہ مین لکہا ہے۔ زبور کا حال بہی بہت برا ہے اولاً بڑا اختلاف
اسکے مصنف مین ہے ثانیاً اس بات مین اختلاف ہے کہ کس زمانے مین ایک جلد مین جمع ہوئی ہین ثالثاً نام ان زبورونکا الہامی
ہین یا غیر الہامی یا کسی غیر نبی نے اپنی طرف سے انکا نام رکہدیا۔ امثال سلیمان کو بعضے تصنیف سلیمانؑ کی کہتے ہین یہ تو غلط ہے
کیونکہ جمہور عیسویونکی رای یہ ہے کہ بہت لوگون نے مثل حزقیا اور اشعیا اور عزرا نے بہی جمع کیا ہے۔ کتاب جامع کے مصنف مین
بہی اختلاف ہے مصنف اسکی سلیمان ع ہین یا اشعیا یا حزقیا۔ لیکن کیمپ وٹس کہتا ہے کہ بحکم زروبابل کے اسکے بیٹے ابی ہود کی تعلیم
کے لئے کسی شخص نے تصنیف کی تہی۔ اور یہودی لوگ جب قید سے چہوٹ کر آئے تھے اسوقت انہون نے اس کتاب کے مضمون کو بدعتی
واخلاقی جانکر الگ کر دیا تہا مگر پیچہے سے پہر ملا لئے گئے۔ نشید الانشاد کو ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعضے متاخرین کہتے ہین کہ تصنیف سلیمانؑ
اسکو کہنا غلط ہے۔ وسٹن کہتا ہے کہ یہ تو راگ اور باشانہ ہے کتب الہامی سے نکالا چاہیئے۔ اور سملر کہتا ہے کہ ظاہر یہ جعلی ہے کاسٹی
حکم دیا کہ یہ کتاب عہد عتیق سے نکالیجاوے کہ یہ ناپاک راگ ہے۔ کتاب دانیال کا حال یہ ہے کہ یہود قدیم عہد مسیح کے او متاخرین
انکو نبی نہین گنتے اور کہتے تہے کہ وہ شاہ بابل کا نوکر تہا اسکے پاس کتاب نبوت نہین تہی۔ کتاب یہودیا کا حال
یہ ہے کہ وہ کس زمانہ مین تصنیف ہوئی ہے جیروم اور علماء یہود کہتے ہین کہ یہ وہی شخص ہے کہ پادشاہ احاب کا گورنر تہا

اور محققین عیسوی کہتے ہیں کہ وہ یوشیا کیطرف سے داروغہ بیت المقدس کا تہا۔ چنانچہ اسکا ذکر درس بارہ باب ۳۴ کتاب دوم
اخبار الایام میں آیا ہے بعضے اور اور زمانہ نبلاتی ہیں۔ عہد عتیق کے جملہ ۳۸ کتابونسے ۴ اکتابونکا حال تفصیلوار ہم لکہ چکے تا عدم
صداقت انکی مسلمان بہائیون پر کہلجاوے۔ وے کتب جاتی رہیں باقی چوبیس ۲۴ کتابونکا حال بہی ویساہی بدتر ہے۔ بیان اسکا موجب
درازی اس رسالیکا جانکر ہم نہیں لکہتے تنبیہ بیانتک کی کتابونکا حال اکثر چہوٹی جلد ہارن کی شرح انجیل ہے جو معتبر تفسیر ہے اور
بار سوم ۱۸۲۲ سنہ عیسوی لنڈن میں طبع ہوئی ہے لکہا گیا۔ **تفصیل دوم** کتب توریت کے تحریف کے بیان میں۔ کتاب پیدایش
سے کتاب استثنا تک جو پانچ کتاب موسٰی کی ہیں وے موسٰی کے لکہے ہوے ہونے پر یہود اور نصاری مقر و متفق ہیں اور انمیں کچہہ تحریف
ہوئی نہیں کہتے ہیں حالانکہ انمیں بہی تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ کتاب استثنا کا ۳۴ باب سب کا سب دلالت کرتا ہے کہ یہ کتاب تصنیف
موسٰی کی نہیں ہے خصوصاً اس باب میں یہ الفاظ کہ آج کے دن تک کسی نے اسکی یعنی موسٰی کی قبر کو نہ پہچانا اور اب تک بنی اسرائیل
میں موسٰی کے مانند کوئی قایم نہیں ہوا۔ انتہا۔ فقرات مذکورہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ مصنف اسکا موسٰی نہیں دوسرا کوئی شخص ہے
اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ وہ باب کا باب الحاقی ہے۔ اور ویسا ہی تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منٹ میں بہی لکہا ہے انتہا۔
کتاب پیدایش ۱۲ باب ۶ درس میں یون ہے کہ اس سرزمین میں نابلس کے مقام سے مُمری کے بروج تک سیر کی اور اسوقت کنعان
اس زمین میں تہے انتہا۔ اسکا بیان تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں یون ہے یہ جملہ یعنی اسوقت کنعانی تہے سوالحاقی ہے اور اسیطرح چند
جملے کتب مقدسہ میں ربط کیلیے عزرا یا اور کسو نے بڑہا دیے ہے انتہا۔ تنبیہ موسٰی کے پانچون کتابونمیں کوئی درس یا فقرہ ایسا نہیں کہ
اس سے معلوم ہو کہ موسی خود ہی اپنا حال لکہتے ہیں کیونکہ جہان ذکر موسی کا آیا ہے اسے غائب کے صیغہ سے انکو بولا گیا ہے ایک جا بہی
بہی صیغہ متکلم سے نہیں تعبیر کیا گیا۔ چنانچہ دوسرا باب خروج کا۔ ۱۱ درس ان روزون میں یون ہوا کہ جب موسی بڑا ہوا الخ ۱۵ درس
جب فرعون نے یہ سنا تو چاہا کہ موسٰی کو قتل کرے پر موسٰی فرعون کے حضور سے بہاگا الخ ایسا ہی ہر جملہ کتب مذکورہ میں لکہا گیا ہے
اور ڈکشنری بائبل میں جو ۱۸۴۳ سنہ عیسوی میں امریکہ میں چہپی ہے اسمیں موافق تفسیرات بائبل کے یون مرقوم ہے کہ کتاب موسی
کے بعض جملے صاف اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وے موسی کا کلام نہیں۔ **تفصیل سوم** یہ بہی معلوم کیجیے کہ توریت کے ان ۵ کتابونکے سوائے
اور بہی چند کتب عہد عتیق کے تہے جنکو اہل کتاب الہامی اور سچے جانتے تہے۔ حوالہ انکا ان ۳۸ کتب میں سے بعض کتب میں آیا ہے
اب وے سب کے سب گم ہیں یہود و نصاری نے انکو کہو دیا۔ اور وے یہ ہیں۔ کتاب ۱ مشاہدات۔ و پیدایش کی چہوٹی کتاب ۲
کتاب ۳ معراج اور کتاب ۴ الاسرار۔ اور کتاب ۵ شہادت۔ اور کتاب ۶ الاقرار۔ سو یہ چہ کتابین موسٰی کی طرف منسوب تہین۔ انکے سوا [illegible]
سو کتابین یہ ہیں یعنی جنگنامہ رب جنکا حوالہ درس چودہ باب ۲۱ کتاب شمار یعنی گنتی میں ہے۔ کتاب ۸ ایشر [illegible]
ورس ۱۳ باب ۱۰ کتاب یوشع و درس ۱۸ باب ۱ پہلا کتاب دوم صموئیل میں ہے۔ کتاب ۹ یاہو پیغمبر بن حنانی کی جسکا [illegible]

باب ۲۱ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی۔ کتاب [۱۱] شمعیا نبی۔ اور کتاب [۱۲] عید وغیب بین انکا حوالہ ورس ۱۵ باب ۱۲ کتاب دوم اخبار الایام
مین ہی اور [۱۳] ناتن نبی کی کتاب۔ اور کتاب [۱۴] سیلانی اخیاہ نبی کی اور عید وغیب [۱۵] بین ان تینونکا حوالہ ورس ۲۹ باب ۹ کتاب دوم اخبار الایام
مین ہی۔ اور اعمال سلیمانؑ جسکا حوالہ ورس ۴۱ باب ۱۱ پہلی کتاب سلاطین مین ہے۔ کتاب [۱۱] اشعیا جسکا حوالہ ورس ۲۲ باب ۲۶ کتاب
دوم اخبار الایام مین ہی۔ کتاب [۱۲] مشاہدات اشعیا جسکا حوالہ ورس ۳۲ باب ۳۲ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی۔ کتاب [۱۳]
تاریخ تصنیف صموئیلؑ جسکا حوالہ ورس ۲۹ باب ۲۹ پہلی کتاب اخبار الایام مین ہے۔ [۱۴] ایک ہزار پانچ گیت تصنیف سلیمانؑ
کی مرقوم تہی سو کتاب اور ایک [۱۵] کتاب خواص نباتات اور حیوانات کی جو تصنیف سے سلیمانؑ کی تہی اور ایک کتاب [۱۶] تین ہزار
امثال سلیمانؑ کی تہی جن مین سے کئی ایک اب بھی باقی ہین اور حوالہ ان تینون کا ورس ۳۲ و ۳۳ باب ۴ پہلی کتاب
سلاطین مین ہی۔ مراثیہ [۱۷] یرمیاہ جو سوا اس نوحہ یرمیاہ کی تہا حوالہ اسکا ورس ۲۵ باب ۳۵ کتاب دوم اخبار الایام
مین ہی سوا اسکے اور بہی بہت کتابین تہین کہ بموجب اقرار رومن کاتلک کے یہودیون نے پہاڑ ڈالین اور جلادے ہین اور
ممفرڈ صاحب اپنی کتاب سوالات السول مین جو ۱۸۴۳ع مین لنڈن مین طبع ہوئی ہی ذیل سوال دوم کی لکہتا ہے
کہ وہی کتابین جن مین پیشگوئی عیسیٰؑ کی ناصرت مین رہنے کی مذکور تہی اور موافق اسکے متی نے اپنی انجیل کے ورس ۲۳ باب
دوم مین یسوع کو ناصری لکہا ہی نیست ونابود ہو گئی ہین۔ اسلئے جو کتاب نبیونکی اب موجود ہین کسی مین عیسیٰ ناصری نہین
کہلائی انتہا۔ اور کریزاستم اپنی ہومیلی یعنی تفسیر [illegible] متی مین لکہتا ہی کہ بہت سے پیغمبرونکی کتابان نیست ونابود ہو گئی ہین
اسلئے کہ یہود نے غفلت بلکہ بیدینی سے بعضی کتابون کو کہو دیا ہی۔ اور بعضی کتابونکو پہاڑ ڈالا ہی۔ اور بعضی جلادئے انتہا
اے صاحبو ہماری اس تفصیل سیوم کی ابتدا مین مرقوم ہین سو موسوی چہے کتابون مین سے کتاب پیدائش چوتہی صدی تک
موجود تہی چنانچہ جیروم نے اپنی کتاب مین اسکا ذکر بہی کیا ہی اور سدریس نیس اپنی تاریخ مین اکثر جا اس سے نقل کرتا ہے
اور ارجن کہتا ہی کہ ورس ۶ باب ۵ مین اور ورس ۱۵ باب ۶ نامہ گلاتیون مین پولس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہی اور اسکا
ترجمہ سولوین صدی تک موجود تہا۔ مگر کونسل ترنت نے اس صدی مین اسکو جہوٹا قرار دیا انتہا۔ اور ان چہے کتابون مین داخل ہے
سو دوسری ایک کتاب جسکا نام کتاب معراج ہی اسکے حق مین لاڈنر اپنی تفسیر کے دوسری جلد کے ۵۱۲ صفحہ مین ارجن سے
نقل کرتا ہی کہ ورس ۹ نامہ یہودا کا اسی سے منقول ہی انتہا۔ دیکہو بعضے اہل سلف نے ان کتب سے سند پکڑی ہی مگر اب مسیحی ان کتب
کو جہوٹی بتلاتے ہین۔ ہارن کہتا ہی کہ مظنون وگمان یون ہی کہ وہی جعلی کتابین شروع ملت مسیحی مین ایجاد ہوئے بدون انتہا
یاد کہ اسکے ظن وگمان کے موافق معلوم ہوتا ہی کہ طبقہ اول ملت مسیحی مین بڑی جعلساز تہی۔ موافق اقرار ارجن کے لکہکر
یہودا نے انہین جہوٹی کتابون سے نقل کیا ہی اور اب عیسائی انہین جعلون کو انہین جہوٹی کتابون سے منقول ہین

کلام روح القدس کو مانتے ہین واہ واہ پولس اور یہودا کو جو اُنکے زعم مین صاحب الہام تہے خبر نہو اور سولوین صدی والونکو ۱۶ اتنے برس کے بعد بہ تصدیق اہل کونسل ٹرنٹ کے اطلاع ہو جاوے سو بڑی تعجب کی بات ہے انتہا۔ اور اسیطرح رومن کاتلک اور فرقہ پروٹسٹنٹ جو تنی کتاب عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا اور چند ملفوظات حبقوق نبی کو اور زبور سلیمان کو جعلی اور جہوٹی کہتے ہین اور ان کو محرف ہونے کا الزام لگاتے ہین۔ اور ۳ کتاب عزرا کو بہی جعلی اور محرف کہتے ہین حالانکہ اس تیسری کتاب عزرا کو کلیسا ے گریک اب تک مقدس اور الہامی جانتے ہین انتہا۔ مگر تعجب یہ ہے کہ علماے مسیحی کے اقرار کے موافق ان کے واجب التسلیم کتابونمین بہی الحاق اور تحریف اور غلطیان بہت ہین باوجود اسکے اُن کو ماننا اور ان کو رد کرنا ایک نیا انصاف ہے شاید کہ انکی طرف کچھہ بڑا اعرض نہ تہا اور اُن کے طرف بڑا اعرض متعلق تہا تو ظاہر اً اُن کی تسلیم اور انکا انکار موافق حکمت کے اور راے پر اہل کونسل کے ٹہرا نہ حقانیت پر۔ سبحان اللہ خوب ظاہر ہوتا ہے کہ عیسویون کا مذہب فی الحقیقت دین حق نہین بلکہ دین اہل کونسل کا ہے کیونکہ جسوقت چاہتے ہین کتاب مقبول کو مردود اور کتاب مردود کو مقبول کر دیتے ہین نعوذ باللہ

فصل پنجم

بفضل الٰہی چونکہ بے اعتباری اور واقع ہونا تحریف و جعلسازی کا کتب تورات مین دلایل نقلیہ سے ثابت ہو چکا۔ اب ہم بے اعتباری اور تحریف ہونا اناجیل کا جو مدار ایمان عیسویون کا ہے لکہنا شروع کرتے ہین۔ جاننا چاہیے کہ وہی باتین جو تورات کی کتابون کی خرابی اور بربادی کی بابت مین مرقوم و مذکور ہوے ہین وہ کتب اناجیل سے بہی کامل علاقہ رکہتے ہین۔ عہد جدید یعنے اناجیل کے کتب دو قسم کے ہین۔ قسم اول کے کتب کو جمہور قدماے مسیحی نے مانا ہے وے یہ ہین۔ انجیل متی۔ انجیل لوقا۔ انجیل مرقس یعنے مارک۔ انجیل یوحنا۔ اعمال رسول۔ نامجات پولس جو سواے عبرانیون کے مرقوم ہین۔ نامہ اول پطرس۔ نامہ اول یوحنا۔ قسم دوم کے کتب وے ہین جو انمین علماے عیسویونکو اختلاف ہے۔ نامہ پولس کا عبرانیون۔ دوسرا نامہ پطرس کا۔ دوسرا تیسرا نامہ یوحنا کا۔ نامہ یعقوب کا۔ نامہ یہودا کا۔ یوحنا کے نامہ اول کے بعض فقرات اور مکاشفات یوحنا یعنے مشاہدات غیبیہ۔ معلوم باد اگر انجیل نویسان روح قدس کی امداد و مدد سے اناجیل لکہے ہین صحیح ہوتا تو روح قدس انپر وارد ہوئی سو سال مین یا دوسرے سال مین انکو لکہے ہوتے دیا نہ لکہکر تیس برس کے بعد لکہنے کا سبب نہ تہا۔ اس دلیل سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ اناجیل اربعہ کتاب مشاہدات و اعمال رسل و نامجات وغیرہ نہ الہامی ہین نہ مدد سے روح قدس کے لکہے گئے ہین۔ اے صاحبو انجیل متی کا حال یہ ہے کہ عیسیٰ آسمان پر گئے سو ہو سال کے بعد وہ

مین لکھی گئی تھی اس انجیل مین کسقدر غلطیان ہوئی ہونگی سو خدا ہی جانے - وہ انجیل جہان سے مفقود ہے مگر یونانی ترجمہ اسکا موجود ہے
اس ترجمہ مین مترجم سے کسقدر خطا و خلل بسبب غلط فہمی کے وقوع مین آئی ہو سو یہ بھی خدا ہی جانے - موافق قول جیروم کے نام
مترجم کا بھی معلوم نہین کہ کون تہا - اس صفت کی انجیل کو خدا کا کلام اور روح القدس کی مدد سے لکھے گئی کرکے اعتقاد
کرنا جہل ہے - سوای اسکے اعجاز محمدی کے ۲۴۶ وین صفحہ مین مرقوم ہے کہ ڈاکٹر ویمس ورچاپنے والی انجیل فرقہ
یونیٹرین کے باب اول و دوم کو اس انجیل کے الحاقی بتاتے ہین - اور بعض ترجمہ لاطینی مین اس انجیل کے نسب نامے کو عیسیٰؑ کے
نکالدیا ہے انتہا - اسکا بیان اس رسالے کی فصل دوم کے قسم دوم مین گذر چکا ہے - سوای اسکے وید شاستر سارم نامی
اردوی کتاب کے ۲۴۰ و ۲۴۱ صفحہ مین بطور یادداشت کے لکھا ہے کہ عیسیٰؑ کی ۲۷ وین پیڑھی کا نام تحریر کرنے وقت تین شخصون
کے نامون کو جو بدکار تھے پیڑھی نامے مین متی نے داخل نہین کیا - اے صاحبو اب قیاس کرو متی نے اپنی انجیل مین کسقدر حق کو چھوڑا
اور ناحق کو داخل کیا ہوگا - انجیل مرقس یعنے مارک اس انجیل مرقس کا حال یہ ہے کہ کہتے ہین کہ یہ انجیل تالیفات سے مرقس کے ہے
اور وہ بقول کارنیس وغیرہ علماے عیسوی کے جہان سے گم ہے مگر اسکا یونانی ترجمہ موجود ہے اور وہ مرقس حواری نہ تہا اُسنے
عیسیٰؑ آسمان پر خروج کے سے ۲۶ سال کے بعد سناسنی باتون پر وہ انجیل لکھا - اور جیروم اپنے نامے مین لکھتا ہے کہ بعضے علماے
متقدمین کو اس انجیل کے آخری باب پر شک و شبہہ تہا سوای اسکے اس انجیل مین مذکور ہین سو اکثر باتین انجیل متی کے
ساتھہ مخالفت رکھتی ہین چنانچہ انجیل متی کے ۹ باب کے ۲۷ ورس سے ۳۱ تک کی عبارت سے ظاہر ہے کہ دو اندھے عیسیٰؑ کے پیچھے
پیچھے انکے مقام تک گئے - اور وہان عیسیٰؑ انکا مطلب سنکے انکی آنکھونکو چھوے - آنکھہ انکے روشن ہو گئی انتہا - برخلاف اسکے
انجیل مرقس کے ۱۰ وین باب کے ۴۶ ورس سے ۵۲ ورس تک کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک اندھا عیسیٰؑ کے پیچھے گیا نہین
مگر ایک اندھا عیسیٰؑ کا پیچھا کیا چاہتا تہا انہون نے راستے پر کھڑے رہکر اسکو بلوا کے فرمایا بسبب تیری ایمانداری کی آنکھہ تیری روشن
ہو جائیگی معاً روشن ہو گئی انتہا - اب جانئے کہ مرقس سناسنی باتین انجیل مین لکھنے کے سبب ایسی غلطی اسمین واقع ہوئی
- انجیل لوقا - اس انجیل لوقا کا حال یہ ہے کہ عیسیٰؑ آسمان پر عروج کئے سے ۲۷ سال کے بعد لوقا سے وہ تصنیف ہوئی ہے وہ حواری
نہ تہا اسنے سناسنی باتین اس انجیل مین لکھدیا اور جو اعتراضات کہ انجیل مرقس سے علاقہ رکھتے ہین وے سب انجیل لوقا سے بھی
لگتے ہین اور وید شاستر سارم نامی اردوی کتاب کے ۲۵۰ صفحہ مین لکھا ہے کہ دوسری صدی مین تہا سو چار چیزین
نہین سو انجیل لوقا مین پہلا دوسرا باب انجیل مروجہ حال کا مرقوم نہ تہا اور بعض علما کہتے ہین کہ انجیل لوقا کے ۲۰ وین باب
اور ۴۷ و ۳۹ و ۲۳ ورس الحاقی ہے اور ۲۲ باب کا ۴۳ و ۴۴ ورس شہر اسکندریہ کے عیسویون پاس مین سے نقل نہین
ہے وہ ورسہاے مذکور کو بعض علما بھی الحاقی کہتے ہین اور ہیرپانی جو وید ایلادری اور ہیرزم تینو علما کہتے ہین

کہ درسہای مذکور سریانی و لاطنی ترجمات مین داخل نہین انتہا - اس قبیل کی انجیل کو خدا کا کلام جاننا یا روح القدس کی مدد سے
لکھے گئی سمجھنا سزاوار نہین - انجیل یوحنا - اس انجیل یوحنا کا حال یہ ہی کہ عیسیٰ آسمان پر عروج کئے سو سو سا کے بعد وہ تصنیف
ہوئی ہے - کہتے ہین خدا جانے کہ اسکا مصنف کون ہی اور - اعجاز محمدی کے ۶۰ وین صفحہ مین مرقوم ہی کہ لوتہر جو بانی
ملت پروٹسٹنٹ کا تہا - اوسکو ہر سہ انجیل مذکورہ پر شک و شبہہ تہا مگر اسکے نزدیک یوحنا کی انجیل صحیح و درست قرار پائی تہی
اس صحیح کا حال یہ ہی برٹش نیڈر جسکو عیسائی بڑا عالم و محقق گنتے ہین کہتا ہی کہ یہ انجیل یوحنا کی اور خطان یوحنا کی تصنیف یوحنا
نہین بلکہ کسی عیسائی نے دوسری صدی مین اسکے نام سے لکہہ دیا ہی اور یہی مذہب فرقہ الوجین کا تہا اور استاٹ لین اپنی
کتاب مین لکہتا ہی کہ بلاشک کسی طالب العلم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہی اور کروٹس جو عیسائیون مین بڑا عالم و محقق
مشہور ہی ۲۱ باب کو اس انجیل کے الحاقی تبلاتا ہی انتہا - اعمال رسول - اس اعمال رسول کا حال یہ ہی کہ کہتے ہین کہ وہ تصنیفات
سے لوقا کے ہے وہ شخص حواری نہ تہا عیسیٰ آسمان پر عروج کیے سو کئی سال کے بعد اسنے سنی سنائی باتین اپنے اعمال رسول مین لکہدی ہیں
ع شنیدہ کیے بود مانند دیدہ - وید شاستر سارم نامی اردو کتاب کے ۵۳ صفحہ مین لکہا ہی کہ فرقہ - وائلنٹ سیز اور
مارچی یونیز - اور سیورسے سیر - اور تنی کیہ ہیں کتاب اعمال رسول کو قبول نہین کرتے اور اسکا انکار کرتے ہین - اسیطرح سے
اعجاز محمدی کے ۶۶ صفحہ مین مرقوم ہے - کتاب مکاشفات یوحنا یعنے مشاہدات یوحنا اس کتاب کا حال یہ ہی کہ محض
زبردستی سے بلاسند اسکو یوحنا حواری کی طرف نسبت کرتے ہین اور سیرل پادری اور کلیسا یروشلیم نے اس سیرل پادری
کے وقت تک اسکو نہین مانا تہا - اور بعض قدماے مسیحی اس کتاب کو تصنیف سرنیش ملحد کی تبلاتے تہے اور ڈمی یولیشیس نے
دلیلو نسیو اور پروفیسر کے والڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو ثابت کیا ہی کہ یہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین ہے اور کونسل
لوڈسی سیا مین جو ۳۶۴ سن عیسوی مین جمع تہی یہ کتاب خارج کیے گئی تہی مگر ۳۹۷ء مین کونسل کا تیج نے اس کتاب کو مان
لیا ہی تب سے اکثر عیسوی اسکو مان گئے ہین - لیکن اسکو نسل والونکا کچہہ اعتبار نہین کیون کہ انہون نے کتاب جوڈتھ اور کتاب
وزڈم - اور کتاب ٹوبیاس - اور کتاب باروق - اور کتاب اکلیزیاسٹیکس اور دونو کتاب مقابیس کو بہی مان لیا تہا حالانکہ
فرقہ پروٹسٹنٹ ان سبکو نہین مانتے - نامجات حواریان - ان نامجات کا حال یہ ہی یعنے نامجات پولس مین اکثر سالا حنگ
مین اختلاف فاحش ہے - اور نامہ تیتی اور نامہ فلیمون اور دونو نامہ تہتہی اور نامہ طیمطوس کو بعض علماے عیسوی
مردود گنتا ہی - اور کوئی سند اسکی نہین کہ نامہ عبرانیونکو پولس نے لکہا ہی - اور نامہ دوم پطرس - اور نامہ دوم سوم
نامہ یعقوب اور نامہ یہوداہ اور بعض فقرات نامہ اول یوحنا اور مشاہدات یوحنا کا حال ایسا ابتر ہی کہ لائق کسی
اور محض زبردستی سے بلاسند انکو حواریونکی طرف نسبت کرتے ہین اور بہت سے علما فرقہ پروٹسٹنٹ کے انکا انکار کیا کرتے

کونسل نائس تک جو ۳۲۵ء مین جمی تہی جمہور کے نزدیک واجب التسلیم نہ ٹہرے تہے - اور عرب کے کلیسے نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم وسوم یوحنا اور نامہ یہوداہ اور مشاہدات کو نہین مانتے تہے اور کلیسہ شیریانی ابتک بہی نہین مانتا - یہ چند دلایل جو مذکور ہوے اعجاز محمدی ۶۶ وین صفحہ سے نقل کئے گئے ہین - اور ہارن اپنی تفسیر کی چوتہی جلد دوم حصہ کے دوم باب مین لکہتا ہے کہ قدماے مورخین سے جو احوال ہم کو درباب وقت تالیف انجیلون کے ملے وہ ایسے غیر معین اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کی طرف نہین پہنچاتے - اور پرانے مسیحی پرانے قدماے زمانہ وقت کے گپون کو سچ سمجہکر لکہدیا اور ان لوگون نے جو بعد انکے ہوے ادب کر کے انہونکے لکہے ہوے کو قبول کر لیا - اور یہ روایتین جہوٹی سچی ایک لکہنے والے سے دوسرے لکہنے والے تک پہنچین - اور بعد گذرنے مدت دراز کے صحت اسکی متعذر ہوگئی انتہا - پس بموجب اقرار اسکے ان انجیلون کے تالیف کا وقت روایات معتبر سے ثابت نہین ہوتا اور قدماے عیسوی مین تصحیح روایات کی نہ تہی صاف ظاہر ہے تنبیہ معلوم کیجئے کہ عروج مسیح کے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد حواریون کی ہی زندگی مین عیسائیون مین غیر معتبر اور جہوٹے کتابین اور جہوٹے نامے بنانا شروع ہو گئے تہے اور جہوٹی وعظ کرنیکا چرچا ہو گیا تہا یہانتک کہ حواریون اور انجیل نویسان اور پولس اور یوحنا بہی اپنی اپنی تحریرون مین انکا اکثر ذکر کئے ہین ضبط اور حصر انکا مشکل ہے - اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین بہی جہوٹے حواریون کا بیان آیا ہے - اور ہارن بہی اپنی تفسیر کے جلد اول کے تتمہ اول کے دفعہ دوم مین لکہتا ہے - اور وہ جعلسازی نوین صدی تک باقی رہی - اور دسوین صدی مین بہت رونق پکڑی اب ان اناجیل سے کچہہ جاتی رہین اور کچہہ باقی ہین چنانچہ وہ حال تفسیر ہنری اور اسکات مین لکہا ہے صاحب اکسیو اپنی کتاب مین بعد فہرست کتابون کے لکہتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین وے انجیلان اور نامجات اور مشاہدات جو اکثر ان کے ابتک بہی اکثر عیسائیون کے نزدیک مسلم ہین طغیان کئے تہے - پس اب ہم کونسے قاعدہ سے پہچانین کہ یہی کتابین جو پروٹسٹنٹ انکو مانتے ہین الہامی ہین - اور مشکل پڑتی ہے لحاظ کرنے اس امر کے کیونکہ وے کتابین بہی قبل ایجاد چہاپے کے قابلیت الحاق اور تبدیل کی رکہتے تہین انتہا - ولیم میور اردو تاریخ کلیسا کی تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین تیسوین دفعہ کے لکہتا ہے کہ دوسرے صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست اور فیلسوف اور حکیمونکے ساتہ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو انہین کی بحث کا طریقہ اختیار کرنا جایز ہے یا نہین - آخر کار ارجن وغیرہ کی راے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سبب سے مسیحیونکی تیز عقلی ونکتہ سنجی نے بحث زیادہ رونق پکڑی - لیکن راستی وصفائی جاتی رہی - اور جعلی تصنیفات کثرت سے لکہی گئین اور فیلسوف لوگ جب کسی طریقہ کے پیرو تہے تو کبہی کبہی کسی معروف حکیم یا عالم کے نام سے کتاب بنا کر اجرا کرتے تہے اسلئے کہ لوگ اسپر اعتقاد کر کے اسکی باتین زیادہ مانینگے مسیحی بہی بحث کرتے تہے اور کسی حواری یا معروف اسقف کے نام سے کتاب لکہکر رواج دیتے تہے - ایسا دستور تیسری صدی ہوا اور کئی سو برس تک کلیسہ مین جاری رہا - یہ کام بہت ہی خلاف حق کے اور قابل الزام شدید کے ہے انتہا -

ای صاحبو جعلسازونکو جب فتوی علمای مسیحی کا مل چکا پہر جعلسازی اور دروغ گوئی بمنزلہ واجبات دینی کی ٹہر گئی - پس صدہا سال تک جعلسازی جاری رہی اور یوسیبس اپنی تاریخ کی چوتہی کتاب کی ۲۳ باب مین لکہتا ہی کہ ڈیونیشیس یعنے اسقف کورنتہیا کا کہتا ہی کہ مین نی موافق درخواست بہائیونکی نامے لکہا تہا شیطان کی خلیفون نی انکو گندگی سی بہر دیا بعضی باتین بدلا دی اور کچہہ داخل کر دیے جنکے لئے دوہرا غم ہی اور یہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعض نے خداوند کی پاک کتابون مین بہی ملا دیا ہے اور ولیم میور اپنی تاریخ اردو کی دوسری باب کے پہلے حصہ کی دوسری دفعہ مین لکہتا ہی کہ پہلے تہے سو مسیحیون کو پچہلے زمانی کی فکر نہوتی تہی اور وہ نہ اپنی کلیسہ کی حال کی کچہہ کتاب و یاد داشت رکہتے تہے بلکہ ظلم و تعدی کی برداشت کرکی اپنی اوقات صبر و فروتنی سی بہ مشکل کاٹتے تہے پہر سوم باب کے پہلے حصے مین لکہا ہی کہ اس زمانے مین مسیحی بیشتر غریب اقوام اور اوسط اور ادنی اور کمتر اشرافون سی تہے انکی کثرت کا یہ بہی ایک سبب تہا اور اسی سبب سی انہون نے زیادہ شہرت نہین پائی اور تواریخ مین انکا مذکور کم ہوا - انتہا - ای صاحبو ولیم میور کی اور ہارن کی عبارت سی صاف مصرح ہی کہ قدمائے مسیحائی کو تنقید روایات کی نہتی انتہا

ای مسلمان بہائیو تمامی دلایل مرقوم الصدر کو خوب غور سی تجویز کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ عیسویان اپنی بحث و تکرار کو قوت دینی کیواسطے اور اپنے عقیدونکو ثابت کرنیکے لئے جہوٹ بولا کرتے تہے اور کتب مقدسہ مین تحریف اور جعلسازی بہی کرتے تہے بلکہ بزرگون کی نام سی جہوٹے کتابان تالیف و تصنیف کرکی شہرت دیتے تہے ویسے بد ذات اور شریر عیسائیان ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلعم کی پیشگوئیان اور بشارتون کی باب مین دشمنی سی کسقدر عبارت کو رد و بدل کیے ہونگے اور تحریف و جعلسازی عمل مین لائے ہونگے سو تجویز کرو جس انجیل مین آنحضرت کا ذکر محمود آیا تہا اس انجیل مین بہت تغیر کر ڈالے علاوہ بیان اسکے جو اصلی نام کہ کتب مقدس مین وارد تہا اسکو بجنسہ نالکہکر انہون بہ سمجہہ کر موافق غیر زبانون مین ترجمہ کرنیکے سبب ہو وہ اصلی نام بگڑ کر دوسری معنی پیدا کیا اور نبی صلعم کی اکثر پیشگوئیان مل سکتے تہین سوای اسکے انجیل کو برنباکی جہوٹی ٹہراکر اسکو بیبل مین داخل نہین کئے اسلئے کہ اسمین اکثر جا ذکر نیک آنحضرت کا آیا ہے - قطع نظر اسکے عیسوی کونسل والونکا آجکل یہ حال ہی جو کتاب انکے عقیدے کی موافق پاتی ہین اسکو رکہ لیتے ہین جسکو خلاف پاتی ہین جہوٹی ٹہراکی ڈہکیل دیتی ہین چنانچہ سلف کی کونسل والی جہوٹی ٹہراتے تہے سو کتب کو ان کی بعد کی کونسل والے صحیح جانکر قبول کر لیتے ہین - اور وہ صحیح ٹہراتی تہے سو کتب کو خلف کی کونسل والے جہوٹے ٹہراکی مردود کر دیتے ہین یہ احوال اس رسالہ کی فصل چہارم کی تیسری تفصیل کی عبارت سی ناظرین کو ظاہر ہوا ہو گا غرضیکہ موافق اقرار عیسائی مفسرین اور علماکی عہد جدید مین بہی مثل عہد عتیق کی الحاق اور نقصان و تحریف واقع ہوئی ہے اسکے ثبوت پر چند شواہد بیان ہم لکہتے ہین - شاہد اول - انجیل متی ۲۰ باب ۳۵ درس سے صلیب پہ کہینچکے اسکا چہٹی ڈالکر بانٹ لیئے تاکہ جو نبی کے معرفت سی کہا گیا تہا پورا ہو - کہ انہون نے میری کپڑے آپسمین بانٹ لیئے - اور میری

پر چھپی ڈالی تھا۔ دیکھو کہ اتنا فقرہ یعنی تاکہ جو نبی کی معرفت سے کہا گیا تھا الخ یقیناً یہ الحاقی ہی اور ہارن اپنی تفسیر کی دوسری جلد کی ۳۸۳ وین صفحہ میں لکھتا ہی کہ وہ فقرہ اصلی نہین الحاقی ہے اور یہی لکھا ہی کہ وہ ورس کسی ایک یونانی انجیل میں یا سُریانی یا لاطینی مین داخل نہین۔ ویسا ہی بڑے علمائے مسیحی بھی اقرار کرتے ہین۔ شاہد دوم نامۂ اول یوحنا ۵ باب ۷ ورس تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین۔ ۸ ورس۔ اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتی ہین۔ روح اور پانی اور لہو۔ اور یہہ تینون ایک پہ متفق ہین انتہا۔ اب دیکھو ان دونون ورسون مین کوئی عیسائی بے دیانتی سے اثبات عقیدۂ تثلیث کیواسطے اسقدر عبارت کو یعنے جو آسمان پر گواہی دیتے ہین۔ باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے ہین انتہا۔ ورسہائے مذکورہ مین الحاق کر دیا ہی مگر اصل مین اتنی عبارت تھی کہ تین ہین جو گواہی دیتے ہین روح اور پانی اور لہو الخ۔ دیکھو عقیدۂ تثلیث کے اثبات کے لئے اپنی طرف سے زیادہ عبارت ایجاد کر کے الحاق کر دیا۔ اور اسکو کلام الٰہی کہتا ہے کیا بڑی جرأت عیسائی صاحبون کی ہے جاننے کہ ترجمہ سُریانی جو دوسری صدی اور پانچوین صدی مین اور ترجمہ ارمنی جو چوتھی صدی کے آخر مین اور ترجمہ عربی اور ترجمہ روسی جو نوین صدی مین ہوا ہے اون مین سے کسی ایک مین وہ جھوٹی عبارت داخل نہین۔ اور ہارن اپنی تفسیر کے چوتھی جلد کے ۷۵۴ وین صفحہ مین بہت قوی دلایل سے عبارت مذکور کو جھوٹی اور جعلی قرار دیا ہی اور اس عبارت کو صحیح جانتے تھے سو علما کے دعوے کو رد کیا اور اعجاز محمدی کے دوسرے باب کی دلیل سوم کو اور کتاب دید شاستر سارم کو دیکھنے سے ملحق ہونا فقرہ متنازعہ فی کا ثابت ہوگا۔ شاہد سیوم یوحنا باب ۸ ورس ۵۹ تب انہون نے پتھر اٹھائے کہ اسے یعنی عیسیٰؑ کو مارین پر یسوع نے اپنے تئین پوشیدہ کیا اور ان کے بیچ سے گذر کر ہیکل سے نکلا اور یون چلا گیا انتہا۔ اس ورس مین یہ الفاظ یعنے انکے بیچ سے گذر کر اور وے الفاظ یعنے یون چلا گیا الحاقی ہین۔ اور رومن کاتلک کے ترجمون مین انکا وجود نہین اور وے انکو الحاقی بتلاتے ہین۔ اور ویسا ہی ترجمہ عربی مین جو ۱۶۷۱ء اور ۱۸۳۱ء مین طبع ہوا ہے وے الفاظ داخل نہین۔ شاہد چہارم۔ نامۂ اول قرنتیون باب ۱۰ ورس ۲۸ مین یہ جملہ یعنے زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے انتہا۔ الحاقی ہے۔ چنانچہ ہارن اپنی تفسیر کے دوسری جلد کے ۲۲۴ صفحہ مین اسکو الحاقی لکھا ہی۔ شاہد پنجم انجیل متی ۶ باب ۱۳ ورس مین یہ جملہ یعنے کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہی۔ انتہا۔ الحاقی ہے اور رومن کاتلک بھی اسکو الحاقی بتلاتے ہین اور وارڈ اپنے اغلاط نامے کے ۱۰ وین صفحہ مین کہتا ہے کہ یہ جملہ الحاقی ہے شاہد ششم انجیل یوحنا ۷ باب ۵۳ ورس سے ۸ باب کے ۱۱ وین ورس تک جملہ بارہ ورس الحاقی ہین چنانچہ وارڈ اپنی کتاب کے ۳۴ وین صفحہ مین لکھتا ہے کہ بعض قدمائے مسیحی نے یوحنا کے ۸ وین باب کے شروع پر شبہہ کیا ہی اور ہارن اپنی تفسیر کے

۱۰۱۳ وین صفحہ مین لکہتا ہی کہ فقرات مذکورہ بہت پرانے ترجمات مین اور تفسیر کرینراسٹم وغیرہ مین نہین پائے گئے تشاہد ہفتم ایک سارا جملہ یا بین ورس ۳۳ اور ۳۴ باب ۲ لوقا مین آڑ گیا ہی اس بات مین ہارن چوتہی جلد کے ۷۰ ۳ وین صفحہ مین یون لکہا ہی کہ ایک پورا جملہ یا بین ورس ۳۳ اور ۳۴ باب ۲ لوقا مین اڑ گیا ہی سو سچ ہی اسکو ۴۲ ورس باب ۲۴ متی سی یا ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس سی بڑہانا چاہئے تاکہ انجیل لوقا کو دوسری انجیلون کے موافق ہو جاوے انتہا۔ پیر حاشیہ مین لکہتا ہی کہ اس بڑی نقصان مین لوقا سی تمام محققان اور مفسرون نے چشم پوشی کی تہی انتہا۔ دیکہو اس جا مفسر مذکور اقرار کرتا ہی کہ سارا جملہ انجیل لوقا سے اڑ گیا ہی متی یا مرقس سی لیکر اسمین بڑہا دیوے ای صاحبو جب ہارن بڑا عالم فاضل ایک کتاب مین موجود نہین سو جملے کو دوسری کتاب سی لیکر بڑہا دو بولا ہے۔ اس صورت مین عیسوی قوم کی مفسرون نی اپنی اپنی خواہش کے موافق اناجیل مین کیا کیا عبارت کم و زاید نہ کئے ہون گے سو تجویز کر لو۔ اہم بیان قول ہارن کو لکہ دیتی ہین کہ اس نے اپنی تفسیر کے دوسری جلد کے ۱۳۳ وین صفحہ مین یون لکہتا ہے کہ اسطرح کے بہت سی فقرے کتب مقدس مین لاحق کئے گئے ہین۔ اور بہ سبب خیال اصلاح کے کاتبون نے اور اُنسی زاید مترجمون نے ذکر ناقص مین دوسری جاگہ سے عبارت لیکر ملا دیا ہی انتہا۔ ای صاحبو کاتبون کی کیا شکایت کرین بلکہ سلف مین حضرات مسیحی جو بڑے بڑے دیندار کہلاتے تھے دوسرے فرقہ کے اعتراض کے دفع کے لئے یا اپنے دعوی کے اثبات کیواسطے اناجیل کے ورسون مین تحریف کیا کرتے تھے چنانچہ ہارن اوسی صفحہ مین لکہتا ہے کہ بلاشبہ بعضے خرابیان قصداً انہون نے بہی کی ہے جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اون کو وہی خرابیان ترجیح دی جاتی تہین تاکہ اپنے دعوی کو قوت دین یا اپنے سی کسی ایک اعتراض کو دفع کرین

فصل ششم

جمہور قدمائی عیسائی عبرانی کتب تورات محرف ہونیکے قایل تہے اور یہود کو تحریف کرنیکا الزام دیتے تہے چنانچہ آگسٹائین جو عالم محقق و مفسر تہا لکہتا ہی کہ یہودیون نے بلاشبہہ عبرانی عہد عتیق مین مندرج تہے سو واردات کے تاریخات مین یونانی ترجمہ کو غیر معتبر کرنے کے لئے محرف کئے ہین اور بڑا مورخ یوسیبیس یہودی نے اپنی تاریخ کی چوتہی کتاب کے ۱۰ باب مین لکہتا ہے سچ ہے کہ مباحثہ طریقون یہودی مین جسٹن پیش گوئیان کو ذکر کرکے دعوی کیا تہا کہ یہود نے انکو کتب مقدس سے نکال ڈالا ہے۔ اور واسٹن کی تیسری جلد کے ۳۲ صفحہ مین مرقوم ہی جسٹن نے طریقون کو ساتہ مباحثہ کرنیکے وقت جن عبارتون کی اخراج کرنیکا الزام یہودیون کو لگایا تہا سو سچ ہی۔ اسمین شک نہین اور ہارن جلد چہارم مین اپنی تفسیر کے ۶۲ صفحہ مین لکہتا ہی کہ علاقی پیشگوئی عزرا کی کتابون مین تہی سو یہودیون سی نکالا گئی انتہا۔ اور وا

اپنی کتاب اغلاط نامی کے مقدمہ مین لکہتا ہی کہ ڈاکٹر ہمفری کہتا ہی کہ یہودیون نے عہد عتیق کے کتابون مین کئی جای
ایسا خراب یعنی محرف کیا ہی کہ پڑہنے والا اسکو سہولیت سی معلوم کر سکتا ہے - پہر لکہتا ہی کہ یہودیون کی علما نے بشارات مسیح
کو بہت بُری طور سی بگاڑ ڈالا ہے - انتہا - صفحہ ۲۸۳ جلد تیسری کتاب واٹسن مین جو ۱۷۹۱ء مین طبع ہوئی ہے
یون مذکور ہی کہ مدت ہوئی کہ ارجن ان اختلافون کی شکایت کرتا تہا اور انکو مختلف سببون کی طرف نسبت کرتا تہا
مثل تغافلی اور بد ذاتی کاتبون کی انتہا - اور جیروم کہتا ہے کہ جب مین نے عہد عتیق کو ترجمہ کرنیکے لئے ان کتب کو جمع
کر دیکہا تو بڑا اختلاف پایا اسیطرح سی دوسرے علمائی مسیحی بہی اقرار کرتے ہین - الغرض علمای عیسائی کتب عبری کی محرف
ہونیکی قایل تہی - اور یہودیون کو الزام تحریف کا دیتے تھے ویسا ہی فرقہ رومن کاتلک اب تک کہتے ہین اور انکے نزدیک
عہد عتیق کے کتب عبری اور کتب سامری ذی اعتبار اور محرف ہین تنبیہ جاننے کہ کتب مقدسہ یعنے تورات وانجیل پر کئی
خرابیان پڑی کہ جنکے سبب سے تحریف امین جانا بہت ہی آسان اور ممکن ہوا خرابی اول - طور لکہنے کا اگلے زمانے مین ایسا تہا
چنانچہ ایک کتاب تاریخ مین جو ۱۸۵۰ء مین لنڈن مین مطبع چارلس ڈال مین چہپی ہوئی ہی مذکور ہے کہ جعل وتحریف کا
ہو سکنا خواہ بد ارادے سی ہو یا دوسری کوئی سبب سی ہو اسوقت کی کتابون مین بہت آسان تہا اور سب سی زیادہ
تورات واناجیل مین تحریف کی قابلیت بلحاظ ملحدون کی تہی - انتہا - خرابی دوم - بخت نصر کے وقت بڑی تباہی یہودیون پر
پڑی کہ جسکی سبب سے عہد عتیق کے سب پُرانے نسخہ برباد ہو گئے - اگر عزرا نا ہوتا تو اور توریت کو پہر نہ لکہتے تو وہ کلام
نبوت کا اسوقت مین بہی کسیکے پاس صحیح نہ نکلتا - دوسری وقتون کا تو کیا ذکر - خرابی سیوم - اینٹوکس مین ولادت
مسیح کے ۱۶۸ سال کی اول جو خرابی کہ پڑی اسمین اصل نسخے عزرا کے اور جتنے دوسرے نسخے کہ اس بادشاہ ظالم کے
ہاتہ لگے وی سب کے سب برباد ہو گئے چنانچہ باب اول کتاب اول مقابیین مین اسکو لکہا ہے - اور ملز کاتلک بہی اپنی
کتاب مین جو ۱۸۴۳ء مین بلدہ ڈربی مین چہپی ہی اسکے ۱۱۵ - وین صفحہ مین ایسا ہی لکہتا ہے - خرابی چہارم - دین
مسیح کے ظہور کے بعد ہی شہنشاہان فرنگستان کی عداوت کے سبب سے بڑی بڑی آفتین یہودیون پر پڑین - مثلاً حادثہ
طیطوس رومی جو ۷۰ برس بعد عروج مسیح کے ہوا تہا اسکو یوسی بیس مورخ نے تفصیل کے ساتہ اپنی کتاب تاریخ مین
لکہا ہے - خرابی پنجم تیس برس بعد عروج مسیح کے بہ سبب عداوت انہین شاہان فرنگستان کے پہلے طبقون کے
مسیحیون پر پڑی اور اون بلاؤن سے دس تو قتل عام ہوئے انتہا - اسکا ۳۰۲ء تک تہا پس جہان ۳۰۰ برس
تک پہلے طبقون پر یہ آفتین پڑی ہون تو کتب کی قلت بدرجۂ غایت کیون نہ متصور ہو - خرابی ششم یہ کہ جو کچہ
قلت سی مقدس کتابین پائی جاتی تہین اُن مین سے اکثر ۳۰۳ء تک بحکم شہنشاہ فرنگستان کی جلائی گئین چنانچہ

لارڈنرصاحب ساتوین جلد مین اپنی تفسیر کے ۵۲۳ صفحہ مین اور ولیم میور اپنی کتاب تاریخ کلیسا کے ۱۲۹ وین صفحہ مین جو ۱۸۴۸ء مین طبع ہوئی ہے اسکو مفصل لکھا ہی پہر ۱۳۰ وین صفحہ مین ایسا کہا کہ عیسویونکی کتابین خصوص خدا کی پاک کتاب جسکو مردم اپنی جان کی برابر عزیز رکہتے تھے انکی جتنے جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین اور جس کے یہان نہین پائی گئین یا جس نے چہپا رکھین اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب مین پہنسا۔ خرابی ہفتم۔ حوادث مذکورہ بالا کا لحاظ کرکے حواریون کے ہی عہد سے ملحدون اور بددیانتون کی گنجایش تحریف اور جعلسازیکی پائی اور اس جعلسازی کا بازار نوین صدی تک گرم تہا اور دسوین صدی مین وہ جعلسازی اپنے حد کمال اور بڑی رونق پہ پہنچی تھی۔

خرابی ہشتم۔ عہد حواریون سی پندرہ سو برس تک عیسائی کلیسون مین توریت کا یونانی ترجمہ مستعمل تہا۔ اور کتب عبری کیطرف انکے جمہور سلف ملتفت نہ ہوتے تھے مگر نسخے عبری کے بلحاظ حوادث بالا کی قلت کے ساتہ تھے تو فرقۂ یہود مین تھے اور عیسوی گرجون مین بہی شاید بطور تبرک کے کہین کہین ہون تو ہون اور یہود تو شرارت مین ضرب المثل ہین۔ پس انکو اپنی شرارت سی یہ بات ایک در غنیمت تہی کہ جو چاہین بنا سکین باوجود اسکے یہودیون نی ایک کونسل جمائی اور مقدس کتابون کے نسخون کو جو اونکے نسخہ سے مخالفت رکہتی تھے الزام غلطی واختلاف کا لگا کر حکم بربادی کا دیا۔ بموجب اوس کے سب نسخے جو ساتوین وآٹہوین صدی کی پہلے کی لکھے ہوئے تھے سو سب تلف ہوگئے۔ نقلین ان کتب تورات کے جو آٹہوین صدی کے ہین چوطرف پہیلے۔ وی قابل اعتبار کے نہین۔ کیونکہ آٹہوین صدی کے اول تہی سو کتب کا حال بے معلوم کر لینے کی آٹہوین صدی کی لکھے ہوئی کتب تورات کو صحیح خیال کر لیکے علما یہود وعیسوی اونکے معتقد بن گئے ہین

خرابی نہم ۳۳۰ء سے اکثر فرقون پر پوپون کی حکمرانی شروع ہوئی اور ۶۰۶ء سی تسلط انکا بڑی زور سے ہوگیا۔ اور بددیانتی انکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک محتاج بیان کے نہین چنانچہ لوتھر جو پیشوا اونکا تہا صفحہ ۱۰۹ جلد دوسری مین اپنی کتاب کے پوپ کو دجال لکھا ہے اور صدہا سال تک کتب مقدسہ نہین جہوٹون اور شیطانونکے قبضہ مین رہی ہین۔ اور ہارن ترجمہ لاطینی کے حق مین جو مدار ایمان فرقۂ رومن کاتہلک کا ہے۔ چوتہی جلد کے ۴۶۳ صفحہ مین لکھا کہ یہ بات ضرور ہے یاد رکہا جاوی کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکی نقل کرنیوالون نی جو عہد عتیق کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کی فقرے داخل کئے ہین اور عبارت حاشیون کی متن مین درج کر لئے دیکہو جب اس ترجمہ مین الحاق اور خرابیان ہوئی ہون تو اصلون مین بہی کیون نہ ہوئی ہونگے پس بہ نظر سب خرابیان مذکور بالا کے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ کتب تورات وانا جیل مین واقع ہونا تحریف اور الحاق کا عقل سے بعید نہین۔ بلکہ ہمکو وہ سہل اور آسان تہا

فصل ہفتم

اختلافات مین کتب توریت کے۔ توریت عبری وسامری اور یونانی مین ایسے اختلافات ہین کہ بلاشبہ تحریف واقع ہونے پر دلالت کرتے ہین انہین سے چند اختلافات ہم بیان کرتے ہین۔ اختلاف اول۔ بیان زمانے کا ولادت آدمؑ سے طوفان تک ایسا مختلف ہی کہ کوئی تاویل سوائے تسلیم تحریف کے نہین ہوسکتی اس لئے کہ موافق عبری کے وہ زمانہ یکہزار چھے سو چھپن ۱۶۵۶ ہے اور موافق اکثر نسخون یونانی کے دو ہزار دو سو باسٹھ ۲۲۶۲ ہے اور موافق سامری کے ایکہزار تین سو ساٹھ ۱۳۶۰ ہی اب دیکھو ان تینون مین صدہا برسون کا فرق ہے نہ ایکدو برس کا۔ پس مورخ یوسی بیس نے بسبب اس اختلاف فاحش کے ان تینون کو غیر معتبر سمجھکر دو ہزار دو سو چھپن ۲۲۵۶ برس کا زمانہ لکھا ہی۔ اختلاف دوم ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا نسخہ عبری مین یون ہی کہ جب تم ا ردن کے پار اوتر جاؤ تو تم ان پتھرون کو جن کی بابت مین تمہین آج کیدن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اونپر چونا پھیریو۔ انتہا۔ برخلاف اوسکے توریت سامری مین اس ورس کے اندر بجائے عیبال کے لفظ گذرم کا واقع ہے۔ انتہا۔ اب جاننے کہ عیبال اور گذرم دو پہاڑ آمنے سامنے تھے فقط۔ یہود اور عیسویان کہتے ہین کہ گذرم کا لفظ تحریفی ہے۔ اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین اور کتاب واقع البہتان کی پہلی فصل مین بہی ویسا ہی لکھا ہے۔ اور ہارن اپنی تفسیر کی جلد دوم مین لکھا ہے کہ ڈاکٹر ہلیز اور ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ سامری محرف نہین صحیح ہے۔ مگر عبری مین تحریف واقع ہوئی ہے۔ اس مباحثہ سے پایا جاتا ہی کہ عبری اور سامری مین سے بہر صورت ایک محرف سے خالی نہین۔ اور بقول صاحب واقع البہتان کے پایا جاتا ہی کہ اس تحریف کا ہونا موسیٰؑ کے مرنیکے بعد کچہہ زیادہ پانچسو ۵۰۰ برس کے سامری مین واقع ہوا ہے۔ اختلاف سیوم۔ ورس ۲ باب ۲۰ کتاب پیدایش عبری مین یون ہی کہ ابراہیم نے اپنی جورو سارا کی بابت مین بولا کہ میری بہن ہے فلسطین کے بادشاہ ابی ملخ نے لوگ بھیجکر سارا کو لے لیا انتہا۔ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ وہ ورس یونانی ترجمہ مین یون ہی۔ کہ ابراہیم اپنی جورو سارا کی بابت مین بولا تہا کہ میری بہن ہی اس لئے کہ وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا۔ کہ شاید آدمی شہر کے اسکو اسکے سبب سے مارین الخ۔ پس دیکھو یہ عبارت یعنے اس لئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا۔ شاید آدمی شہر کے اسکو اسکے سبب مارین عبری سے مفقود ہے۔ اختلاف چہارم۔ باب ۱۰ کتاب شمار مین بعد ورس ۱۰ کے یہ عبارت سامری مین زاید ہی یعنے یہوداہ نے موسیٰؑ کو خطاب کرکے فرمایا کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہے اب پھرو اور سفر کرو اور اموریون کے پہاڑ اور انکے سب ہمسایون مین اور میدانون مین پہاڑون مین نشیب مین کنعانیون کی سرزمین مین اور لبنان مین بڑی نہر تک جو فرات ہی جاؤ دیکھو مین نے یہ زمین تمہین عنایت کی اور اس پر جسکی بابت یہوداہ نے ابراہیم اور اسحاق ویعقوب سے قسم کی کہ تم کو اور تمہارے بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو۔ انتہا۔ یہ عبارت عبری سے گرائی گئی۔ اختلاف پنجم۔ ورس ۲۲ باب ۲ کتاب خروج

کا عبری مین یون ہی کہ وہ بیٹا جنی اوسنے اسکا نام جیرسوم رکہا۔ کیونکہ اسنے کہا کہ اجنبی ملک بین مین مسافر ہون انتہا۔
ترجمہ یونانی اور لاطینی اور بعضے پرانے ترجمون مین بعد اس عبارت کے یہ عبارت زاید ہی یعنے دوسرا جنا جسکا نام الی
آزار کہا۔ کیونکہ اُسنے کہا کہ میری باپ کا خدا میرا مددگار ہی۔ اور اُسنے مجہے فرعون کی تلوار سے بچایا ہے انتہا۔ ترجمہ عربی
بہی اسکے موافق ہی۔ پس وہ عبارت عبری سی ساقط ہو گئی ہے اور اسکو ورس ۲۲ باب ۲ کتاب خروج کا جو عبری مین موجود ہے
تائید کرتا ہی۔ اختلاف ششم ورس ۷ باب ۲۴ کتاب شمار کا عبری مین یون ہی کہ وہ اپنے ڈولون سی پانی بہاویگا اور اُسکا تخم بہت
سی پانیون مین ہوئگا اس کا پادشاہ آغاغ سی فایق ہوگا۔ اور اسکی پادشاہی بلند ہوگی انتہا۔ برخلاف اوسکے ترجمہ
یونانی مین یون ہی۔ اسکے درمیان سی ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قومون پر اور ایک بہت بڑی سلطنت آغاغ
سی قایم ہونگی اور اسکی سلطنت بڑہیگی انتہا۔ ان دونون ورسون مین کسقدر اختلاف ہی سو ظاہر ہے۔ قطع نظر اسکے بیان
اور ایک بات قابل غور کہ ہے یعنی مترجم نے مسیح پر چسپان کیلئے ترجمۂ یونانی مین لفظ آدمی کا اپنی طرف سے لکہدیا ہی یا حقیقت
مین تہا سو لفظ آدمی کو مسیح کی عناد اور دشمنی کے سبب سے یہودیان اور سامریان عبری سے نکال دئے ہین ہر صورت
ان دو مین سے ایک محرف ٹہرتی ہے۔ فقط۔ اختلاف ہفتم۔ ورس ۲۰ باب ۶ کتاب خروج عبری مین یون ہی عمران نے
اپنے باپ کی بہن یوخاند سے بیاہ کیا۔ وہ اُس سی دو بیٹے جنی ایک ہارون دوسرا موسیٰ۔ برخلاف اسکے توریت سامری مین
اور یونانی مین یون ہے۔ اور اس سی ہارون اور موسیٰ اور مریم کو جنی۔ دیکہو۔ یا عبری مین کمی الفاظ کے ساتہ یا سامری
اور یونانی مین زیادتی کے ساتہ تحریف ہوئی ہے۔ اور ترجمہ عربی فارسی وانگریزی مین بہی عمران اپنی پہوپہی یوخاند کو شادی
کیا کرکے لکہا ہے برخلاف اسکے ترجمہ عربی مین جو سنہ ۱۶۲۲ و سنہ ۱۶۷۱ و سنہ ۱۸۳۱ء مین طبع ہوا اوس مین مرقوم ہی عمران
نے اپنے چچا کی بیٹی یوخاند کو شادی کیا۔ دیکہو کہان پہوپہی اور کہان چچا کی بیٹی۔ خدا جانے کون ان مترجمون مین
جہوٹ اور غلط لکہدیا ہے۔ معلوم باد کہ بطور اختصار کے ہم چند مقامات جو عبری مین اور سامری اور یونانی مین
مخالفت رکہتے ہین۔ سو بالا ذکر کر دئے۔ لیکن کلارک نے جو بہت بڑا فاضل نصارون کا تہا ۹۵ مقامات
مخالفت کے توریت عبری و سامری مین نکالکر انکو ۶ قسم کیا ہے۔ اختلاف ہشتم۔ ۲۲ زبور ۱۶ ورس ترجمہ لاطینی مین
یون ہی کہ انہون نے میرے ہاتہ اور میرے پاؤن چہیدی انتہا۔ یہ فقرہ عبری مین نہتا مگر اسکا سب پروٹسٹنٹ لاچار ہو کے
وہ فقرہ عبری سی اُڑا یا گیا ہی کرکے اقرار کرتے ہین اور اس فقرے کو عبری کے سب ترجمات مین داخل کر لئے ہین۔
انہون اس فقرہ کو قبول کر لینے کا سبب یہ ہی کہ اسکا مضمون عیسیٰ پر خوب جمتا ہے۔ اختلاف نہم تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہی کہ ترجمہ عربیہ جو عبری کا ترجمہ ہے اسکے ۳۸ زبور ۲۰ ورس کے بعد یہ جملہ زاید ہی یعنے انہون نے میری بدن کو مجنون

سی چھپید ہی انتہا۔ سبحان اللہ ترجمہ عبری والی نے حضرت مسیح پر جانے کیلئے وہ جملہ اپنے طرف سے ایجاد کرکے ملحق کر دیا ہی انتہا۔ بطور مرقوم الصدر کے تحریف ہوئی سو عہد عتیق کی کتابون کے نقلان ہر ایک جا پہیل گئے ہین۔ عیسویان انکو کلام ربانی جانتے ہین پہر مبالغہ کرتے ہین کہ عبری مین تحریف ہوئی نہین۔ اور ہارن اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکہا ہی فقرات مفصلہ ذیل مین ترجمۂ عبری کے تحریف واقع ہوئی ہی۔ یعنے ورس ۱ باب ۳ ملاکیا و ورس ۲ باب ۵ میکا۔ ورس ۸ سے ورس ۱۱ تک ۱۶ زبور۔ ۱۱ و ۱۲ ورس باب ۹ کتاب آموس۔ ورس ۳ سے ۸ تک ۴۰ زبور۔ ۴ ورس ۱۱۰ زبور انتہا۔

فصل ہشتم

عقیدون کے بیان مین۔ عقیدہ اہل اسلام کا یہ ہی۔ یعنے اللہ تعالی کی ذات پاک کے سوائے جو کچہ کہ ہی نام اسکا عالم ہی یہ عالم قدیم نہین حادث ہی۔ یعنے اول نہتا اب ہوا۔ پہر نیست ونابود ہو جائیگا۔ پیدا کرنیوالا اوسکا خدائے واحد ہے اور قدیم ہی ہمیشہ تہا اور ہمیشہ رہیگا اور ذات اسکی نقص و زوال سے پاک ہی۔ وہ خود بخود ہے اور یگانہ اور بیچون اور بے چگون و بے نمونہ ہی اسکا کوئی مثل و مانند نہین۔ اور شریک و معاون و مددگار و مخالف و ضد و ند نہین۔ اور وہ نہ کسو کا باپ ہی نہ کوئی اسکا بیٹا۔ اور وہ نہ غیر مین داخل ہوتا اور نہ ملتا ہی۔ اور نہ غیر اوسمین داخل ہوتا اور نہ ملتا ہی۔ قدرت اور صفات کامل رکہتا ہی۔ اسمین کسی کو شرکت و دخل نہین جو چہتا سو کرتا ہی نہ کسی کی تجویز سے نہ جبر و اضطرار سے اور کوئی کام کرنا اوسپر لازم و واجب نہین۔ اور کسی کام مین اسکو کچہ غرض نہین۔ اسکے تمامی کردار عین احسان ہی بندگون پر اور اسکو تن یا صفات تن نہین۔ یعنے موٹا چوڑا لنبا پتلا کوتاہ نہین ایک حکم کُن سے آسمان و زمین اور جو کچہ کہ انکے درمیان ہی پیدا کیا اور وہ سب جائی اور زمان و مکان مین ہی مگر زمان و مکان اوسپر محیط نہین۔ اسکو نیچے ہی یا اوپر ہی یا چپ یا راست ہی بولنا یا سمجہنا جایز نہین وہ جاننے والا ہی ہر ایک چیز کا اور جو کچہ کہ آسمانون پر یا زمین پر یا تحت الثریٰ مین گذرتا ہے اور شب تاریک مین یا اندہیرے گہر مین چلتا ہی یا دلون مین مخطور ہوتا ہی وہ سب دیکہتا ہی اور سنتا اور جانتا ہے اور دریا کے پانی کا مانند زمین کی ریگ کا حساب درختون کے پتون کا شمار ہی جانتا ہی بے حکم اوسکے کوئی کام دنیا مین نہین ہوتا مرادون کا دینے والا وہی خدای برحق ہی۔ پس جو کچہ مانگنا اور چاہنا ہی سو اُسی سے چاہنا۔ غیر سے نہ چاہنا وہ حق سبحانہ تعالی اپنے امر و نواہی بندگون کو پہنچانے کے لئے جیسا کہ انبیا علیہم السلام کو دنیا مین پیدا کرتا ہوا آیا ویسا ہی نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو پیدا کرکے اُنکی معرفت سے اپنے احکام بندگونکو پہنچایا ان احکام کی مجموعہ کا نام قرآن ہی اس قرآن کے اور محمد رسول اللہ صلعم کے فرمان کے موافق عمل کرنا بندگون پر واجب و فرض

ہی یہی عقاید و ایمان و دین ہی اہل اسلام کا برخلاف اسکے جو عقیدہ کہ ہی باطل و جھوٹا ہی اور شدتی پرستی بت پرستی آتش پرستی شرک و کفر ہی اور موجب عذاب و عقاب الٰہی کا ہی۔ ای خداوند مہربان ولے کریم کارساز بندگان تو ہم کو نیک کاموں پر قائم و دائم رکھہ اور اپنی اور رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی محبت دی اور شرک و کفر سے بچا آمین ثم آمین **مثال** ای یارو ہم خوب جانتے ہین اور دیکھتے ہین کہ جب کسی ایک شخص کی عورت کیسی ہی تقصیر یا خطا کی تو اُسکا شوہر معاف کر دیتا ہی مگر وہ عورت چور دیگر کے ساتہ مالوف ہووی تو ہرگز معاف نہین کرتا۔ اسکو بڑی سزا دیتا ہی۔ بلکہ قتل کی نوبت پہنچتی ہی پس جو شخص کہ اپنی پروردگار تعالیٰ کی قدرت و صفات مین غیر کو شریک کرے یا اسکی بندگی کری یا معبود اسکو جانی یقیناً اسکو خداوند تعالیٰ عذاب جہنم مین علی الدوام رکہیگا وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ ای مومن بہائیو عقاید عیسیون بیان کرینگے پیش از اہل اسلام کے عقاید کا بیان کرنا اولیٰ و انسب ہوتے سے انکو تیمناً ہم لکھدیے

ردعقیدۂ تثلیث

چونکہ اصل ہر ایک دین و ملت کا ایمان ہے۔ لہذا عیسویون کے اصل ایمان کو بیان سے انکے عقاید کا رد لکھنا ہم شروع کرتے ہین جب کہ پہلی سیڑہی ٹوٹ جاوین تو اوسکی اوپر جانا کیونکر ہوگا۔ بسم اللہ ہی غلط ہو تو ما بعد اسکے کو کیا سمجھا جاوے مولانا محمد رحمۃ اللہ صاحب دام فیوضہم نے ردعقیدۂ تثلیث کے باب مین ایک رسالہ تصنیف فرمائے ہین نام اسکا اصح الاحادیث فی ابطال التثلیث۔ اور وہ ۱۲۹۳ء سنہ مین مطبع سید میر حسین صاحب رضوی واقع دہلی مین طبع ہوا ہی وہ عجیب رسالہ ہی زاید الوصف قابل دید و شنید جسکی مطالعہ سی عقیدۂ تثلیث کا باطل و عاطل پایا جاتا ہی اس رسالہ سی تہوڑا احوال انتخاب کرکے یہان ہم لکھتے ہین۔ اب جانئے کہ نجات ابدی عیسوی صاحبون کی دو عقیدون پر موقوف ہی۔ اولاً۔ کلمہ شہادت جمہور مسیحیون کا اور فرقۂ عیسویون کا یہ ہی کہ باپ بیٹا و روح القدس واجب الوجود ہین اور ماہیت مین ایک دوسرے کی مانند ہین باپ محدود نہین۔ بیٹا محدود نہین۔ روح القدس محدود نہین باپ ازلی ہے۔ بیٹا ازلی ہے۔ روح القدس ازلی ہے۔ نہ اسطرح کہ غیر محدود تین ہون۔ یا ازلی تین ہون بلکہ ازلی ایک ہی۔ اور غیر محدود ایک ہی۔ باپ قدرت والا بیٹا قدرت والا۔ روح القدس قدرت والا۔ نہ اسطرح کہ قدرت ولے تین ہون بلکہ قدرت والا ایک ہی۔ باپ رب ہے بیٹا رب ہی۔ روح القدس رب ہی۔ نہ اسطرح کہ تین رب ہون بلکہ ایک رب ہی ان تینون مین کوئی متقدم اور متاخر اور بڑا اور چھوٹا نہین۔ پس توحید در تثلیث اور تثلیث در توحید پوجا جاوی۔ دوسرا عقیدہ یہ ہی کہ ایمان کامل وہ ہی کہ اعتقاد کامل رکھین اور اقرار واقعی کرین کہ رب ہمارا عیسیٰ خدا کا بیٹا اللہ اور انسان ہے۔ ہماری نجات ابدی کیلئے مجسم ہوا اللہ ہونا اسکا باپ کیطرف سے ہی۔ اس لحاظ سے کہ مولد ہونا اسکا عالم لاہوت مین سب عالم سے پہلی ہے اور انسانیت ماں کی طرف سے ہے اس لحاظ سے کہ عالم ناسوت مین پیدا ہوا۔ پس وہ پورا خدا وہ پورا انسان ہے

لہذا لاہوت مین مماثل باپ کا اور ناسوت مین اوسکا بیٹا ہوا۔ وہ اللہ اور انسان ہی مگر دو نہین بلکہ دونو ایک مسیح ہی اور وہ ایک ہی ہماری نجات کیلئے مبتلاے بلا ہوا۔ اور جہنم مین گیا تیسری دن مردونمین سی اٹھکر آسمان پر عروج کرکی داہنے ہات باپکی بیٹھا ہی۔ انتہا۔ ان ہر دو عقیدون کو عیسویان موجب اپنی نجات ابدی کا بالیقین جانتی ہین انتہا۔ یہہ سو جہل و نادانی ہے اور موجب کفر کا عقاب آلہی کا ہی۔ فی الحقیقت باعث نجات کا وہ ہی کہ اللہ تعالی کو وحدہٗ لاشریک لہ جاننا اور اسکے رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق سمجھنا اور اقرار اسکا زبانسے کرنا اور اللہ ورسُول کے فرمان کی موافق عمل پیرا ہونا۔ جو شخص کہ خداوند نعمت کی فرمان کی مطابق عمل کرتا ہے وہی شخص مورد عنایت ہوتا ہی نہ کہ منکر و مشرک اُسکا۔ چنانچہ پولس افسیون کو لکھا ہی سو خط کی ۶ باب ۸ ورس مین یون ہی کہ تم جانتے ہو کہ جو کوئی کہ اچھا کام کریگا۔ کیا غلام کیا آزاد خداوند سی ویسا ہی پاویگا او ویسی انگریزی مین کیا ہی سو ترجمہ قرآن کی مقدمہ مین لکھا ہی۔ کہ خدا کی سواے اور دو خدا یعنے مسیح و مریم ہین ماننا حمقی ہی۔ اے عیسوی صاحبو یہہ تمہارا عقیدہ جو مذکور ہوا قابل اعتبار کی نہین صرف باطل ہے بلکہ قرآن مجید کی ۵ سورہ کی ۷۶ وین آیت کے موافق کفر ہی۔ اور خدا تین مین نہین ہے بلکہ خدا ایک ہی ہے چنانچہ یعقوب کی خط عام باب ۲ کی ورس ۱۹ مین ہے کہ تو ایمان لاتا ہے کہ خدا ایک ہی اچھا کرتا ہی شیاطین بھی یہی مانتے ہین اور تھرتھراتے ہین انتہا۔ اے صاحبو جسنے خدا کو ایک نجانا تو وہ شیطان سے بھی بدتر ہی۔ عیسیٰؑ آسمان پر تشریف لیگئے تک کبھی ایسا فرمائی نہین۔ کہ باپ بیٹا روح القدس یہہ تینون ذات واحد ہین یا خدا ہین۔ اور عیسیٰؑ آسمان پر عروج فرمای سو چند سال کی بعد تمامی اناجیل حواریون سی اور غیر حواریون سی تصنیف ہوی ہین انمین سی کسی ایک انجیل مین یا مشاہدات یوحنا مین یا اعمال رسُول مین باپ بیٹا روح القدس ذات واحد ہین کرکے ہی مرقوم نہین سوا ہی اسکے یہہ تینون ذات واحد ہین یا باپ رب ہی یا بیٹا رب ہی یا روح القدس رب ہی کرکی توریت کی کسی ایک کتاب مین یا زبور مین بھی مذکور نہین۔ پہر اس عقیدہ کی صداقت کی سند عیسیون کو کہان سی حاصل ہوی۔ اس باب مین وی اتنا کہتے ہین کہ یہہ عقیدہ منصوصی نہین ہی یعنے عیسیٰؑ سی یا اناجیل سے قرار پایا نہین مگر وہ جماعی ہے یعنے عیسوی کونسل والونسے قرار پایا ہوا ہے انتہا۔ وہ حجت مسلمانون پاس قابل اعتبار کے نہین۔ اسلئے کہ بت پرست کفا بھی کہہ سکتے ہین کہ برہما اور وشنو۔ اور مہیشون سے تینون بھی ایک ہین اور خدا ہین یہہ عقیدہ ہمارے اوتارون سے اور رشیون سی قرار پایا ہی اور اجماعیہ ہی محتاج دلیل کا نہین انتہا۔ اے عیسوی صاحبو اب فرمائے کہ تم مین اور بت پرستون مین کیا فرق ہے۔ اس عقیدہ تثلیث کی صداقت دلیل عقلی و نقلی سے کوئی پادری یا عیسائی آج تک ثابت نہین کیا۔ اور نہ کر سکتا ہی۔ چنانچہ اُنکے رہبر و علما مثل فانڈر وغیرہ اپنا اپنے بنائی ہوے مرقوم

الذیل کتب مین اقرار و اعتراف کرتے ہین کہ اس عقیدہ کی اثبات کی واسطے کوئی عقلی و نقلی دلیل نہین بلکہ دریافت ہونا
اس بھید کا اس عالم مین محال و دشوار ہی چنانچہ میزان الحق جو ۱۸۶۲ء سنہ ع مطبع امریکن مشن لودہیانہ مین چھپی ہے
اسکے ۱۴۸ ادین صفحہ مین لکھا ہی اس بات کی کیفیت ہم سی تشخیص نہ کیجاتی جائیگی - بلکہ کسی آدمی کی طاقت نہین کیونکہ یہ ایک
ایسی بات ہی جو خدا کی پاک ذات کی بھیدونسے علاقہ رکھتی ہے اور ظاہر ہی کہ خدا کی ذات کی بھیدونکو آدم خاکزاد اپنی عقل مین
نہین لاسکتا اور ۱۱۵ ادین صفحہ مین ہے عقل انسانی یسوع مسیح کی الوہیت کا مرتبہ دریافت کرنی اور پہچاننے مین عاجز
و قاصر ہی - اور مفتاح الاسرار کی باب اول مین ہی کہ مسیح کی الوہیت اور خدا کی پاک ذاتی اور تثلیث کی حقیقت خدا کی ان
بھیدون مین سے ہی کہ جن کی تشبیہین موجودات مین نہین پائے جاتی اسی سبب سے آدمی اُنکے پہچاننے اور بیان کرنے سے لاچار
ہو جاتا ہی اور جبتک ہم اس دنیا مین ہین محال ہے کہ وہ بھید تمام و کمال ہم پر کہل جائین - اور دافع البہتان کی آٹھوین
فصل مین ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ہم اس بات کو یعنے توحید در تثلیث کو سمجھ نہین کہہ سکتے تو مین بھی اقرار کرتا ہون کہ میری بھی
سمجھ مین نہین آتا اور رسالہ تحقیق دین حق کی تیسری حصہ کی پانچوین باب مین ہی کہ اگر یہہ شک ہو کہ باپ بیٹا روح القدس
یہہ تینون خدا ہو واحد کیطرح سی ہین یا کیونکر خدا مجسم ہو سکتا ہی تو ہمارا صاف جواب یہہ ہی کہ خدا نے یون ہمپر ظہور کیا
اسکی کچھہ مرضی یہی تھی لیکن اسکے ہونیکا طور بیان نہین کیا اسلئے ہم بھی بتا نہین سکتے سے نہ ہر جای مرکب توان تاختن
کہ جا ہا سپر باید انداختن - صاحب حل الاشکال اس کتاب کی دوسرے باب مین لکھتا ہی کہ وہ علاقہ جو مسیح مین فی ما بین
الوہیت اور انسانیت کی قرار پایا ہی نہ حلول کی قسم سی ہی اور نہ اتحاد کی قسم سی بلکہ وہ ایک علاقہ خاص ہے جس کی
ماہیت اسرار الٰہی مین سے ہو کر عقل کی درک و دریافت سی باہر اور معدوم الادراک کی قبیل سے ہی - اور عبد اللہ سبزواری
کی چوتھی سوال کی جواب مین اس نے یعنے صاحب حل الاشکال نے لکھا ہی کہ ہم اس علاقہ کی کم و کیف کی بابت جو اسکے
یعنی یعنے عیسیٰ کے بدن کے ساتھہ ہوا کچھہ کہہ نہین سکتے اسلئے کہ یہہ بھید انجیل مین بیان نہین ہوا اور یہی انکے چھٹے سوال
کی جواب مین لکھتا ہی کہ اس علاقہ کی ماہیت جو مسیح کی الوہیت اور انسانیت کی درمیان تہی انجیل مین بیان نہین
ہوئی اور دافع البہتان کی آٹھوین فصل مین ہی کہ حقیقت مین یہہ کیا علاقہ ہی اور کسطور پیدا ہی خدا نے ابتک اپنے
کلام مین ظاہر نہین کیا - اور اسمین ہمارے قیاس ناقص کو دخل نہین انتہا - اسیطرح سے تصریح انکی دوسرے علما کی
بہی موجود ہے سبحان اللہ وہ اس ایک بات مین سچے ہین جو کہتے ہین کہ ساری انجیل مین کہین اسکا بیان نہین آیا -
ان صاحبو اعداد مختلفہ یعنے ایک تین اور پانچ سات کا یا نوع ضدین و نقیضین کا یا موجود و غیر موجود کا اور سایہ اور دہوپ کا
اور سرخی و سفیدی وغیرہ کا ایک زمانہ واحد مین ایک ہو جانا دشوار ہی کوئی شخص اسطرح سے نہ کہیگا کہ فلانی چیز ایک

تین بھی ہے اور پانچ بھی ہے سات بھی ہے موجود بھی ہے اور غیر موجود بھی ہے یہان سایہ بھی ہے اور دہوپ بھی ہے اور سرخ بھی ہے
اور سفید بھی ہے فقط۔ اس بیان سے طفل مکتب بھی سمجہہ سکتا ہی کہ باپ بیٹا روح القدس کا ذات واحد ہونا غیر ممکن ہے پس انکو
ایک ذات واحد بین اور جدے جدے نہین کہنا جہل مرکب ہے۔ جوادبن ساباط نے ذیل اس قول کے کہ وہ ہماری نجات کیلئے مبتلا ہوا
قول مسیحیونکو یون نقل کیا ہے کہ جب خلقت مین اختلاف پڑا اللہ تعالی نے نبیونکو بہیجا اور جب لوگون نے انبیا کی فرمانبرداری نکی باپ
نے چاہا کہ سبکو ہلاک کرے اور عذاب دیوے بیٹے نے معارضہ کرکے کہا کہ مجھے جانے دے کہ انکے پاس جاکر سمجہاؤن پس مجسم ہوکے
انکی طرف آیا۔ اور انکے لئے تمام رنج اٹہائی۔ اور سولی پر چڑہا۔ اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا۔ اسی سبب سے جو شخص ایمان مسیح پر
لاتا ہے داخل جہنم کے نہوگا انتہا۔ اے صاحبو عبارت مذکور سے صاف ظاہر ہے کہ باپ کا ارادہ سبکو ہلاک کرنے پر تہا مگر بیٹے کا ارادہ برخلاف
اسکے تہا۔ پس وے پہر دو ذات واحد نہ ٹہرے۔ بلکہ جدے جدے ٹہرے پہر انکو ذات واحد کہنا بد عقیدہ ہے۔ انتہی عیسیونکا عقیدہ
کتاب الصلوات مین جو بحکم بادشاہ جامس کے سنہ ۱۶۰۳ء مین چہپی ہے یون لکھا ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرا اور دفن ہوا اور جہنم
مین گیا انتہا۔ ذیل اس عقیدے کے جوادبن ساباط لکہتا ہے کہ کشیش پاطیروس نے اسکو مجھے یون سمجہایا کہ جب مسیح مجسم ہوا سب عوارض
انسانی اٹہانی پڑے پس جہنم مین جاکے عذاب پایا بعد اسکے نکلا اور ساتہ اپنے ان سب لوگونکو جو پہلے اسکے جہنم مین عذاب پاتے
تہے نکال لایا مین نے پوچہا کہ کوئی دلیل نقلی اسکی ہے بولا یہ عقیدہ ہے محتاج دلیل کا نہین۔ اس جا ایک مسیحی بیٹا تہا بطور مسخری
کے کہنے لگا باپ سخت دل تہا نہین تو بیٹیکو بعد جہنم مین پڑا رہنے نہ دیتا یہ سنکر کشیش مذکور خفا ہوا انتہا۔ رسالہ
گفتگو مین جو فی مابین مجتہد صاحب شیعہ لکہنوی اور پادری پی یوسف وُلف صاحب کے رمضان المبارک سنہ ۱۲۴۹ھ مین گفتگو ہوئی
تہی لکہا ہے کہ مجتہد صاحب نے طعناً پادری صاحب سے یہ مسئلہ پوچہا پادری صاحب نے جواب دیا کہ کیا مضایقہ ہے جو اپنی امت کے
بچانے کیلئے جہنم مین پڑے۔ اور جوادبن ساباط کہتے ہین کہ مین نے کشیش گیاروس سے دلیل مسئلہ تثلیث کی پوچہی کہنے لگا کہ مثلث
کی تینون لکیرین برابر ہون وہ ایک مثلث کہلاتا ہے حالانکہ لکیرین اسکے تین ہوتی ہین۔ پس مین نے کہا کہ سچ ہے لیکن ہر لکیر کو اس
مثلث کا عین اور برابر نہین کہہ سکتے ہین اسلئے کہ مثلث مجموعہ تین لکیرونکا تین کونے والا ہوتا ہے اور ہر ایک لکیر مجموعہ تین
لکیر کا اور تین کونے والا نہین اسنے یہ سنکر کہا کہ جاہلونکے سمجہانے کیواسطے یہہ کافی ہے۔ خلاصۂ صولت الضیغم والا کہتا ہے
کہ مین نے ولیم پادری سے تثلیث کا حال پوچہا وہ بولا انسان تین چیزون سے مرکب ہے ایک جسم ایک روح ایک خون یا وجود
تثلیث کا ایک ہی اسیطرح سے باپ بیٹا روح القدس تینون ملکر ایک خدا ہے۔ مین نے کہا مرکب جز کا محتاج ہوتا ہے جو محتاج ہو خدائی
کے لایق نہین دوسرا جواب جو مرکب ہوتا ہے محدث ہوتا ہے پس قدیم نہوگا۔ تیسرا جواب انسان تین چیزون سے مرکب ہے اگر ان
تینون مین سے ایک الگ ہوجاوے تو باقی بیکار رہجاینگے کیونکہ اگر روح نہو تو بدن خاک ہے اور بدن نہو تو روح سے وہ کام جو

مختص ہے بالبدیہ ہے نہو سکے۔ اور خون نہو تو بدن اور روح دونون بیکار ہو جاوین۔ پس اگر خدا تین فرد ون سے مرکب ہے اور بیٹے
کی فرد اس مرکب سے الگ ہوکر دنیا مین آدمی بنکر بود و باش کرے تو باقی کی دونون فردین بیکار ہو جاوینگے۔ اور جب بیٹے کی فرد
باپ مین جا ملے اور روح کی فرد الگ ہوکر دنیا مین آدمی اور حواریون اور نصرانیون کے ساتھہ رہے تو باپ بیٹے کی فردین بیکار ہو
جاوین پس ناقص و معذور و معطل ہونا ذات کا لازم آویگا۔ یہ عقیدہ کفر بے انتہا۔ اور عیسویان کہتے ہین کہ سر اور ہاتھہ اور
پاؤن باہم ملکر ایک جسم قرار پاے سر بجا باپ بیٹا روح القدس ایک ذات ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جسم مخلوق ہے خدا مخلوق نہین
سر ہاتھہ پاؤن جسم کے عضو ہین انکا مجموعہ جسم ہے سر کو یا ہات کو یا پاؤن کو نادان بہی جسم نہین کہیگا اگر ان اعضا مین سے
ایک یا دو جلتے رہین تو بہی جسم کا جسم باقی رہیگا مگر نقصان کے ساتھہ۔ باپ بیٹا روح القدس خدا کے عضو نہین انکو خدا کے اعضا فرض
کرین سو صورت مین جب بیٹا انسان ہوکر دنیا مین آیا تب باپ یعنے خدا ناقص ہو گیا کہنا پڑیگا۔ خدا تو نقصان سے پاک ہے باپ
بیٹا روح القدس ذات واحد اور خدا ہین کہنا جہل مرکب ہے۔ اے صاحبو باپ بیٹا روح القدس ذات واحد ہین جدے جدے نہین
سو مسیح ہو تو بیٹا یعنے عیسیٰ صلیب مین مارا جاکر جان دیا اور تین رات تین دن قبر مین دفن اور جہنم مین تہا سو ایام مین باپ
اور روح القدس بہی دفن ہوکے جہنم مین رہے ہونا پس ان ایام نا فرجام مین دنیا مین خدا کون تہا اور خدائی کے کام کسکے
سپرد کئے تہے یا دنیا بے خدا کے تہی الغرض علاقہ رکھنا خدائی کا بدن مسیح کے ساتھہ آج تک اکثر مسیحیون کے نزدیک مجہول ہے
دنیا کی پیدائش سے زمانہ نبوت مسیح تک عرصہ چار ہزار چہتیس ۴۰۳۶ برس کا تہا اس عرصہ مین ہزارہا نبی ہوئے خدا نے کسی
نبی کی معرفت یہ مسئلہ تثلیث بیان نہین فرمایا یہود اعتقاد تثلیث کو خلاف حکم الٰہی اور کفر جانتے ہین اور دوسری صدی
مین سے اس مسئلہ مین عیسویون مین بڑا اختلاف ہے یونانی حکیم اور مشرق کے فیلسوفون مین سے فرقہ ودستی نے یہ بات ایجاد کی
کہ خدا سے کتنے وجود نکلے کہ ہمین یا قونین بنام ایوان کے نکلے جن مین ایک مسیح تہا اور وہ عیسیٰ پر بعد اصطباغ کے اترا اور قبل
مصلوبی پہر آسمان پر چڑہ گیا تہا۔ یہ عقیدہ اکثر مصر و مغرب مین جاری تہا سوائے اسکے فرقہ ابیونی سے بعضے جانتے ہین کہ
عیسیٰ محض آدمی ہے اور بعض گمان کرتے تہے کہ وہ روح القدس کی قوت سے پیدا کئے گئے تہے۔ اور حال الاشکال مین سے یہ ہے کہ انگلشر
اور جرمن اور ملل فرنگستان کے بعضے عالمون اور فاضلون نے عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کیا ہے انتہا۔ اور عیسیون سے ایک کتاب ہندی
زبان مین تالیف ہوکر یا الہم کرتے ہین ۱۸۶۲ عیسوی مین طبع ہوئی ہے نام اسکا ویدشاستر سار ہم اسکے ۲۳۳ وین صفحہ مین
لکہا ہے کہ فرقہ کی ترن کا عقیدہ ہے کہ روح القدس خدا نہین خارج از خدا ہے۔ گر وہ ایک خصلت خدا کی ہے یا اوسکا فضل عام
کہ ساری خلقت پر دایرہ سایر ہے انتہا۔ اور فرقہ منداینر اور فرقہ کلن جیہ یر روح القدس کا انکار کرتا ہے اسکو ہرگز
قبول لیتے نہین۔ اور فرقہ مربا بدشا اور فرقہ مرکوس اور اکثر مغربی سمت کے عیسویان نے باپ بیٹا روح القدس تینون جدا جدا

کو نکال دیکر درعوض اسکے مریم کو داخل کر لیتے ہین چنانچہ سیل کیا ہی سو ترجمہ قرآن کی مقدمہ کے اندر مریا بیڈ کی معتقدون کا ذکر لکہا ہی۔ عیسویان کہتے ہین باپ بیٹا روح القدس ایک ذات واحد ہین۔ اور اسکے ثبوت پر یہ دلیل لاتی ہین کہ یوحنا کی پہلے خط کی پانچوین باب کی ٧ ورس مین آیا ہی کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین یعنے باپ کلام روح القدس اور یے تینون ایک ہین انتہا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ انکی یہ دلیل صرف غلط ہی کیونکہ وہ ورس اصلے نہین جعلی ہے تثلیث کی معتقدون نے اپنی طرف سی وہ ورس ایجاد کر کی اس خط مین ملحق کر دیا ہی۔ چنانچہ اسکو کتاب ویدشاستر سارم کی ٢٧٤ وین صفحہ سی لکہا ہے سو دلایل سے اور اعجاز محمدی کی ٧٤ وین صفحہ کی ١٠ وین سطر سی لکہا ہی سو دلایل سے ورس مذکور جہوٹا و جعلی ثابت ہوتا ہی ویسے جہوٹے و الحاقی ورسکو دلیل گردان کی باپ بیٹا روح القدس ایک ذات واحد ہین سمجہنا ضلالت ہی دلایل مذکورات سی چند دلایل اس رسالیکے فصل پنجم کی شاہد دوم مین مرقوم ہین سو دلایل دیکہلو۔ ای عیسوی صاحبو عقیدہ تثلیث کی پابند و معتقد مت ہو اس اعتقاد سے باز آؤ اگر وہ صحیح اور موجب نجات کا ہوتا تو جیسا کہ موسیٰ و عیسیٰ اور اشعیا وحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کی باب مین پیشگوئی کیئے ہین ویسا ہی باپ بیٹا روح القدس ذات واحد ہین اور خدا ہین کر کی یا خدا مجسم ہو کی کنواری کی بطن سی پیدا ہونگا کر کے کوئی نہ کوئی نبی پیشگوئی کیا ہوتا یا بشارت دیتا ویسی پیشگوئی آئی نہین ای عیسوی سنا جو باپ بیٹا روح القدس ذات واحد نہین وی جدے جدی ہین سو کیفیت اناجیل سے اور تورات سی بہی خوب ثابت ہوتی ہی چنانچہ انجیل مارک ١٦ باب ١٩ ورس مین ہے کہ عیسیٰ خدا کی داہنی ہاتہہ بیٹہا ہی۔ اور انجیل متی ٣ باب ١٦ ورس مین ہے کہ خدا کی روح کبوتر کی مانند اترتی اور اسپر اوپر آتی دیکہا۔ یعنے عیسیٰ دیکہا۔ اور انجیل لوقا کی ٣ باب کی ٢١ و ٢٢ ورس مین ہے کہ یسوع غوطہ کہا کی دعا کرتی ہی آسمان کہل گیا۔ اور روح القدس جسمانی صورت مین کبوتر کی مانند اسپر اتری انتہا۔ ورسہای مذکور سی ثابت ہوتا ہی کہ باپ بیٹا روح القدس ذات واحد نہین وے جدی جدی ہین اور انجیل یوحنا کی ١٧ باب کی ٣ ورس مین ہے ہمیشہ کی زندگی یہ ہی کہ وی تجہکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بہیجا ہے جانین ایسے معنی کی بہت آیات اناجیل مین جا بجا مذکور ہین بیان ادنکا موجب درازی اس رسالہ کا جانکر ہم نہین لکہتے۔ اور پادری ڈب صاحب نے ایک رسالہ زبان اردو مین تصنیف کیا ہی نام اسکا پوربا ہی اور وہ پالم کوٹی مشن چہاپہ خانہ مین ١٨٦٤ سنہ ع مین طبع ہوا ہی۔ اسکے ١١٤ وین صفحہ مین تحریر کیا ہی کہ روح القدس باپ کی پاس سے آنیکے سبب سی وہ باپ نہین اور بیٹے سے بہیجا جانیکے باعث وہ بیٹا نہین انسے باپ سے و بیٹے سے الگ ہی انتہا۔ دلایل نقلی و عقلی سی ثابت ہو چکا کہ باپ بیٹا روح القدس ذات واحد اور خدای واحد نہین بلکہ جدے جدی ہین اب تشریف لاو مسلمان ہو اور عقیدہ تثلیث سی باز آؤ تا نجات ابدی پاؤ۔ **بیت** گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ✤ از شما یک تن نہ شد اسرار جو۔

ای صاحبو غیر مذہب الاجو اپنی خاص مذہب کو چہوڑکر معتقد عقیدہ تثلیث کا ہوتا ہی اور مذہب عیسوی قبول تا ہی اسکے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے سو ہم علانیہ دیکہتے آئی ہین پہر دل اوسکا کسقدر تاریک و بی نور ہوگا سو سمجہہ لیا جا اس عقیدہ باطل کے معلمون کی حق مین عیسیٰ فرماتی ہین انجیل متی ی ۷ باب کا ۲۱ ورس ۔ ہر ایک جو مجہی خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت مین داخل نہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی مطابق جو آسمان پر ہے عمل کرتا ہی ۔ ۲۲ بہتیرے مجہی اسدن کہینگے ای خداوند ہم نے تیرے نام سی کیا نبوت کی بات نہین کہی اور تیری نام سے دیوون کو نہین بہگایا اور تیری نام سی بہت کرامتین ظاہر نہین کتین ۲۳ تب مین انہین بہی جواب دونگا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو مین تمہین کبہی نہین جانتا انتہا ۔ اس بیان سی صاف ظاہر ہی کہ عقیدہ تثلیث موجب نجات کا نہین وہ ہیچ و پوچ ہی ۔ رد عقیدہ ابن اللہ ۔ وہ جو عیسویان جناب مسیح کو ابن اللہ اعتقاد کرتی ہین اور اسکو اپنا مدار ایمان جانتے ہین اسو محض غلط بلکہ کفر ہے ۔ جان لیجیے کہ عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے بندی و نبی برحق تہے نہ اللہ کی بیٹے ۔ وہ قادر مطلق یگانہ ہی نہ کسو کا باپ ہے نہ کوئی اوسکا بیٹا جیسا کہ اسنے روح القدس اپنا آدمؑ کی قالب مین پہونکا اور حیات بخشا ویسا ہی اپنے روح کو مریم بنت عمران کی بطن مین جبرئیلؑ کی معرفت سی پہونکدیا ۔ پس وہ حاملہ ہوئی ۔ عیسیٰ کو جنی ان کو حق سبحانہ تعالیٰ نے امر نبوت کا عطا فرمایا ۔ قرآن مجید کے نزین سورہ کی ۴۲ آیت سی ثابت ہی کہ عیسیٰ ابن اللہ نہین انکو ابن اللہ کہنا کفر ہے ۔ اگر عیسیٰ ابن اللہ ہو سو صحیح ہو تو لوقا اپنی انجیل کے پہلے باب کے ۳۲ وین ورس مین انکو خدا کی فرزند لکہتا ویسا تو نہین لکہا مگر یون لکہا ہی کہ وہ یعنے عیسیٰ بزرگ ہوگا اور اللہ کا فرزند کہلاویگا انتہا ۔ اس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ حقیقت مین عیسیٰ ابن اللہ نہ تہے اور آن حضرت کبہی نہ فرمائی کہ مین ابن اللہ ہون اگر عیسیٰ بے باپ کی پیدا ہونیکے سبب سے انکو تم ابن اللہ کہتے ہو تو بی مادر و پدر کے پیدا ہوے سو حضرت آدمؑ کو اور حوا اور فرشتگون کو اور ابتدای خلق مین بے مان باپ کی پیدا ہوئے سو درندی چرندی پرندگون کو بہی ابن اللہ بولنا اولے واسب ہے سوای اسکے جناب پولس عبرانیون کو لکہے ہین ۔ نامی سکی ۷ باب کے اول مین کچہہ حال ملکی صدق کا جو کاہن اور امام تہا ۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی وقت مین موجود تہا لکہکر ۳ ورس مین لکہتے ہین کہ وہ بے مان اور بے باپ کا تہا اور بے نسب تہا ۔ اوسکی عمر کا اول و زندگی کا آخر نہین ۔ انتہا ۔ پس اس کاہن کو بہی ابن اللہ اور بڑا بہائی عیسیٰ کا اعتقاد کرنا واجب ہے سوای اسکے موافق قول ہنود کی ملک ملیوار مین بی مان باپ کی پیدا ہو سو سنگر آچاری اور تلنگ وادہی مین بی مان باپ کی پیدا ہوا سو بیم گوئی کو بہی خدا کی بیٹے بولنا لازم آتا ہی ان سب کو خدا کی فرزند اعتقاد نکرین سو صورت مین صرف عیسیٰ کو ابن اللہ بولنا ہرگز روا نہین ۔ اور عیسیٰ آسمان پر عروج کرنی کے باعث سے انکو تم ابن اللہ کہتے ہو تو آسمان پر تشریف لیگئے ہین سو ایلیاہ کو اور عبرانیون کی خط کی ۱۱ باب کی ۵ ورس کے موافق

بے موت کے آسمان پر عروج کئے ہین سو حنوق یعنے ادریس نبی کو اور شب معراج مین آسمانونکا سیر و تماشا کرکے آئے ہین سو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن اللہ بولنا سزاوار ہے۔ الحاصل جو خدا کو نہ جورو ہے اور نہ بیٹا ہندوؤن کی شاستر کے موافق فرزندان تین قسم پر ہین۔ ایک وہ جو باپکے نطفے سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جو از روے شاستر کے متبنّٰی کیا جاتا ہے تیسرا وہ جو پالک ہے یعنے محبت سے پالا جاتا ہے۔ ان تین قسمون مین سے عیسیٰؑ کسی ایک قسم کے بیٹے پائے نہین جاتے تو ان کو خدا کا لطفی بیٹا سمجھنا گنجایش رکھتا ہے۔ اس صورت مین کل انبیا بھی خدا کے لطفی بیٹے ہوتے ہین۔ پس عیسیٰ کا ایک لوتا بیٹا پنا رہجاتا ہے لیکن عیسیٰ ابن اللہ ہونیکے اثبات پر عیسویان تین دلیلین پیش کرتے ہین۔ اوّل یہ کہ انجیل متی باب ۳ ۱۷ ورس مین ہے کہ آسمان پھٹ گیا آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے انتہا۔ جواب اسکا یہہ ہے کہ اس کلام کی صداقت پر کوئی سند نہین پس صداقت اسکی متی کو کہان سے اور کس کتاب سے ملی سو یہی اس انجیل مین مرقوم نہین۔ خدا جانے کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ بالفرض وہ آواز صحیح ہو تو بھی کچھہ مضایقہ نہین ہمارے اس دعویکو ثابت کرتا ہے یعنے عیسیٰ خدا کے لطفی بیٹے ہین دوسری قسم کے نہین انتہا۔ اگر خاص بیٹے ہوتے تو بجاے پیارے کے لفظ خاص کا یا تحقیق کا آیا ہوتا اس آواز مین ویسا تو آیا نہین اور مثال اسکا یہہ ہے دیکھو جہانکے لوگون مین یہ عادت جاری ہے کہ کسی ایک غیر کے فرزند کو لے پالتا ہے اور پرورش کرتا ہے تو یہہ اسکا باپ وہ اسکا فرزند کہلاتا ہے اور ویسا ہی وے پکارے جاتے ہین۔ اس صورت مین وے ہر دو باہم اصلی اور حقیقی باپ بیٹے ہو سکتے نہین۔ اسی طور سے باپ پنے اور بیٹے پنے کا علاقہ درمیان مین خدا اور عیسی کے ہو سکتا ہے۔ یہ نا سمجھہ کے عیسیٰ کو خاص الخاص بیٹے خدا کے اعتقاد کرنا جہل و نادانی ہے۔ اے صاحبو یہان مراد باپ سے خدا ہے۔ اور بیٹے سے بندہ و رسول۔ اسطور کے مرادی معنے کے الفاظ توریت و زبور و انجیل مین اکثر آئے ہین چنانچہ کتاب یسعیاہ باب ۶۳ ۱۶ ورس "مین انبیا کو چوپان اور انجیل متی ۱۰ باب ۶ و ۷ ورس مین بنی اسرائیل کو بھیڑے اور کتاب زکریا ۹ باب ۹ ورس مین عیسیٰ کی مان مریم کو صیہون کی بیٹی اور یروشلیم کی بیٹی کرکے لکھا گیا ہے۔ اور الیا نبی آسمان پر عروج کرتے وقت الیسع نے انکو باپ باپ کرکے پکارا ہے۔ اور مرقس کی انجیل ۵ باب ۳۴ ورس مین ہے کہ عیسیٰ ایک عورت کو بیٹی کرکے فرمائے۔ اور انجیل متی ۵ باب ۴۵ ورس مین قول عیسیٰ کا بنی اسرائیل کے حق مین یون ہے تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہون۔ اور ۴۸ ورس مین ہے کہ جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے تم بھی کامل ہو انتہا۔ ورہا یہ مرقوم الصدر مین جو الفاظ مذکور ہین وے سب بطور کنایہ و استعارہ کے ہین۔ انکے ظاہری معنے پر قیاس کرکے مریم کو صیہون کی اور یروشلیم کی بیٹی اور انبیا کو چوپان اور بنی اسرائیل کو بھیڑے کہنا جایز نہین شرط عقل یہ ہے کہ ہر ایک لفظ کی اصلی معنی خوب سمجھہ کر بیان کرنا۔ القصہ عیسیٰ کے کلام مین جہان لفظ باپ کا آیا ہے۔ اور اس سے مراد خدا ہے یہ نا سمجھکر صرف لفظی معنے کو اعتبار عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اعتقاد کرنا کفر ہے۔ دوسری دلیل عیسویون کی یہہ ہے کہ انجیل یوحنا کے پہلے باب کے ۱۸ ورس مین ہے

کہ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتے بیٹے نے جو باپ کی گود میں ہے اوسی نے بتلا دیا تھا۔ واہ واہ یہ عجب بد بات ہے ہرگز عقل میں نہیں آتی
اور قابل اعتبار کے نہیں کیونکہ خدا کو جسم نہیں۔ پس گود کہاں سے آیا۔ اس ورس سے پایا جاتا ہے کہ خدا مجسم ہے نعوذ باللہ
خدا کو نہ تن ہے نہ صفات تن۔ اسکو تن اور گود ہے سمجھنا جہل و نادانی ہے۔ اب فرمایئے وہ بیٹا جو باپ کی گود میں تھا اسکو باپ نے
کب جنا اور کیونکر جنا اگر تم یہہ کہتے ہو کہ جنا تو نہیں۔ لیکن اپنی روح کی قدرت سے پیدا کیا۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ باپ خالق اور
بیٹا مخلوق ٹھہرا۔ ابتدای خلقت میں جو کچھہ کہ پیدا ہوا وہ سب خدا کی روح و قدرت سے ہی پیدا ہوا ہے اسمیں عیسیٰ کو کچھہ
خصوصیت و فوقیت نہیں۔ اور اسی انجیل کے پہلے باب کے پہلے ورس میں ہے کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھہ تھا
اور کلام خدا تھا اور ۱۴ ورس میں ہے کہ کلام مجسم ہوا اور فضل و سچائی سے پورا ہو کے ہمارے بیچ میں رہا الخ۔ ایضاً جو
اس عبارت کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود خدا ہی نے مجسم ہو کر دنیا میں پیدا ہوا یہ بیان رد کرتا ہے اس عبارتکو جو باپکے
گود میں بیٹھا تھا۔ ان عبارتونکا حال حضرت شیخ چہلی کے مردے کے مانند ہے یعنے سر دبایا تو پیر اٹھا۔ پیر دبائے تو
سر اٹھا جسکے تماشے سے لوگ خندہ زن تھے۔ تیسری دلیل عیسائیونکی یہہ ہے کہ کتاب اشعیا باب ۷ ۱۴ ورس میں ہے
کہ با وجود اسکے خداوند آپ تمکو ایک نشان دیگا۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اور اسکا نام امانوئیل رکھیگی۔
انتہا معنی اس لفظ کے یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھہ ہے۔ ایضاً جو اس ورس سے ثابت ہوتا ہے نہیں کہ عیسیٰ ابن اللہ ہیں یہ بشارت
عیسیٰ کے حق میں نہیں اگر انکے حق میں ہوتی تو نام اونکا امانوئیل رکھا جاتا۔ وہ نام تو رکھا گیا نہیں۔ اور متی کے پہلے باب کے
۱۸ ورس سے ۲۱ ورس تک لکھا ہے کہ فرشتہ مریم کے شوہر یوسف کو خواب میں کہا کہ وہ یعنے مریم بیٹا جنے گی نام اوسکا
یسوع رکھیو انتہا۔ معنی اسکے نجات دہندہ ہے لہذا انکا نام یسوع رکھا گیا۔ یہ ہر دو نام از روی لفظ کے اور معنے کے جدا جدا ہیں
اس صورت میں بشارت مذکورہ عیسیٰ کے حق میں وارد کرنا بیجا ہے۔ اور شان نزول اس ورس چہاردہم کا اسی ورس میں
سے لکھا ہے سو اور عیسائی کہتے ہیں سو باب ہفتم میں یوں لکھا ہے آرام شاہ وغیرہ کے خوف سے بنی اسرائیل گھبراتے تھے تب
خداوند نے یشعیاہ کی معرفت سے انکو بشارت دیا کہ خوف مت کرو اس بادشاہ پر تمہارے بادشاہ آخز کو غالب کرونگا
اس قول کی سچوٹی پر یہہ نشان تمکو دیتا ہوں کہ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی نام اوسکا امانوئیل رکھے گی
اور وہ بچا دودھی کھایگا۔ ای صاحبو یہ قصہ یسوع کی پیدایش کے آٹھسو سال کے آگے فتح و نصرت کی بابت میں آخز
کے واقع ہوا ہے کہاں وہ زمانہ اور کہاں یسوع کی پیدایش کا زمانہ صدہا سال کا فرق ہے آخز کی بابت میں کہی گئی اور گذر گئی
سو بشارت کو یسوع کے حق میں سمجھنا حماقت ہے بقول شخصے کہ جتنے کالے وے سب میرے سالے۔ چنانچہ فاضل عیسوی میکانلکر
بھی کہتا ہے کہ یہ بشارت مسیح سے علاقہ نہیں رکھتی رسالہ اثبات تحریف۔ ای صاحبو عیسیٰ اکثر کہا ہے میرا باپ آسمان پر ہے

کرکی فرمائی ہین سو سچ ہی مگر ایسا نہین فرمائی کہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ ہان مگر خداوند تعالی بعض انبیا کو ساتہہ لفظ فرزند کی خطاب کیا ہی۔ دیکھلو دوسری زبور ۷ ورس مین ہی کہ خدانی داؤدؑ کو فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہی اور مین تیرا باپ ہون اور امثال سلیمانؑ ۵ باب پہلی ورس مین ہے کہ خدانی سلیمانؑ کو فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہی۔ اور یرمیاہ۔ ۳۱ باب ۹ و ۲۰ ورس مین ہے کہ خدانی فرمایا کہ مین اسرائیل کا باپ ہون اور ابراہیم میرا پسندیدہ بیٹا ہی انتہا۔ ان سب انبیا کو خدا کی بیٹے کہنا عیسویون پر واجب ہے وے سب خدا کی بیٹے ٹہرین سو صورتمین عیسیٰؑ خدا کی اکلوتے بیٹے ہو نہین سکتے۔ اور یہ سب خدا کی بیٹے نہون سو صورت مین عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہنا کب جایز ہوگا حواری صاحبان عیسیٰؑ پر رکہتے تہے سو محبت و اعتقاد کی باعث انکو کہین تو کلام اور کہین تو خدا اور کہین تو خدا کا منہہ۔ کہین تو خدا کی روح کرکی اناجیل مین لکھدیے ہین وے سب اعتقادی اور بے سندی کلام ہین۔ جو کلام کہ بے سندی ہی قابل اعتبار کی نہین اگر اسکے اثبات پہ تورات و زبور مین کچھہ بیان آیا ہی تو بتلا دیجئے۔ ایک حواری کی قول کو دوسرے حواری کے قول سے ثابت کرنا نا انصافی ہی۔ اسلئے کہ وے سب ایک مذہب و ایک ملت والی گویا ایک جام کی چار ٹکڑے ہین جو رنگ ہو ایک مین ہی سو دوسرے مین بھی ہوگی۔ جو کچھہ ایک حواری نے کہا دوسرے نے بھی کہا ہوگا۔ جو شخص کہ ان کی ملت و مذہب والا ہی البتہ اوسکو مانیگا۔ دوسرے مذہب والے ہرگز نہ مانینگے۔ اور وہ اسطور کی شہادت ہی کہ ایک بہائی کی دعوے کی ثبوت پر دوسرا بہائی گواہی دیتا ہی یہہ گواہی تو از روے شرع و شاستر کی مردود ہے قطع نظر اسکے طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ اناجیل مین عیسیٰؑ کو کہین تو خدا کا بیٹا کہین تو آدم کا بیٹا کہین تو داؤد کا بیٹا کہین تو یوسف کا بیٹا لکھا ہی۔ اب ہم عیسیٰؑ کو ان مین سے کسکا بیٹا سمجھین۔ اگر آپکو ان سبکے بیٹے کرکے فرض کرین تو آنحضرت کی اور ان کی ماں مریم کی حق مین گالی ہوتی ہے۔ یہہ بات جو حواری صاحبان جانتی ہوتی تو اس طور سے ہرگز نہ لکہتے اور معتقدون کو ضلالت مین نہ ڈالتے۔ وہی عجب بدعتی امت ہی کہ اپنی نبی مقدس پر نسبت دشنام کی لگاتی ہو اور امید آپکی شفاعت کی رکہتی ہے

بیت دیکھہ لی تیری نوازش مین عطوفت گستر ✤ دوست نادان سے ہی دشمن دانا بہتر۔ اس بابت مین اگر عیسائی کہین کہ عیسیٰؑ بصورت انسان پیدا ہونیکے باعث سے انکو ابن آدم کہنا پڑا۔ یہ سچ ہو تو اس ایک بات پر اکتفا نکرکے انکو کہین داؤد کا اور کہین یوسف نجار کا کہین خدا کا بیٹا کہنے کی حاجت نہ تہی علاوہ بران اینکہ مریم کو یوسف نجار کی جورو قرار دینا۔ اور اسکی نسل سے مریم نے چار بیٹے اور چند بیٹیان جنی بولنا مین تہمت و دشنام ہی قلم اس غم سے سینہ چاک ہی افسوس صد افسوس کہ بڑی عظمت و عصمت کی نبی کو کس طور سے بدنام کرتے ہین پہر دوست کہلاتے ہین ع پتھر پڑین صنم تیری ایسی پیار پر ای صاحبو عیسیٰؑ کا ابن اللہ ہونا قرآن سے یا تورات سے یا زبور سے یا انجیل سے ثابت نہین ہوتا۔ اگر وہ ابن اللہ ہوتے تو اسکا ذکر البتہ کسی نبی کی کتاب مقدس مین آیا ہوتا یا کوئی نبی اس بابت مین پیشگوئی کیا ہوتا اور خدا سے عیسیٰؑ پہ نازل ہوئی تہی وہ انجیل جسکا وعظ عیسیٰؑ کرتے اور حواریون کو بہی اسکا وعظ کئے سر بسر حکم کرتے تہے۔ اسمین عیسیٰؑ ابن اللہ ہونیکی کیفیت داخل ہے یا نہین

سو معلوم کرنا چاہیں تو وہ انجیل اس زمانے میں موجود نہیں حواریوں کی عدم حفاظت کے سبب سے مفقود و نابود ہو گئی مگر اس زمانے میں موجود ہیں سو اناجیل سب کی سب عیسیٰ آسمان پر عروج کیے سو سال ہا سال کے بعد حواریوں نے بہ طور سیر عیسیٰ کی لکھا گئے ہیں انہیں بھی ایسا نہیں لکھا ہے کہ عیسیٰ اپنی زبان مبارک سے یوں فرمائے ہیں کہ میں ابن اللہ ہوں مگر حواریوں نے اپنی طرف سے انکو ابن اللہ لکھدئے ہیں وہ قابل اعتبار کے نہیں ۔ رد عقیدہ الوہیت ۔ عیسوی صاحبان کہتے ہیں اور کامل اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیح اللہ و خدای برحق ہیں انتہا ۔ یہ عقیدہ بھی دوسرے عقیدون کے سرکا کئی وجہ سے باطل و عاطل ہے ۔ پہلا وجہ یہ ہے کہ عقیدہ تثلیث کا اور مسیح ابن اللہ ہونیکا اس عقیدہ فاسد کو باطل و جہوٹا کرتا ہے ۔ عیسائیون کو عقیدونکو نہ سمجھے نہ پاؤن مبادا ایسے عقیدے اہل اسلام کی کتب ملت میں ہوتی تو عیسویان مسخری کرکرنا چتے ۔ عیسیٰ کا خدا ہونا نہ تورات و زبور سے ثابت ہوتا ہے اور نہ اناجیل سے بلکہ ان کتب مقدسہ سے عبودیت و نبوت آنحضرت کی اور خدای واحد کی وحدانیت بخوبی ثابت ہوتی ہے ذات خدا کی قدیم و ازلی ہے نہ اسکو ابتدا ہے نہ انتہا اور نہ تن ہے نہ صفات تن ۔ نہ کہاتا پیتا ہے نہ جگتا ہے نہ موتتا ہے نہ سوتا ہے برخلاف اسکو وے سب حضرت مسیح میں موجود تہے پس کیون کر وے خدا ہونگے وے صفاتی بشر کو خدا جاننا جہل مرکب ہے مسیح خدا ہونے پر اور انکے عدم الوہیت پر اناجیل سے چند دلایل ہم یہان لکھتے ہیں دیکہو اور اس عقیدہ فاسد سے باز آؤ ۔ یوحنا باب ۱۷ ورس ۳ قول مسیح کا یون ہے ہمیشگی کی زندگی یہ ہے کہ وے تجہکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح جسے تو نے بہیجا ہے جانیں ۔ ورس ۴ میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا میں اس کام کو جو تو نے مجہے کرنیکو دیا ہے تمام کر چکا ۔ متی ۴ باب ورس ۱۰ قول مسیح کا یون ہے کہ تب یسوع نے اس سے کہا اے شیطان دور ہو کہ یہ لکہا ہے تو اسکو جو اللہ تیرا خدا ہے سجدہ کر اور فقط اسکی بندگی کر ۔ و باب ۱۱ ورس ۲۵ قول مسیح کا یون ہے اسی وقت یسوع پہر کہنے لگا اے باپ آسمان و زمین کا مالک میں تیرا شکر کرتا ہون الخ ۔ و باب ۲۲ ورس ۳۷ قول مسیح کا یون ہے یسوع نے اس سے کہا خداوند کو اپنے سارے جان سے اپنی ساری عقل سے پیار کر ۔ اور انجیل مرقس باب ۴ ورس ۳۰ قول مسیح کا یون ہے ۔ پہر اسنے یعنے یسوع نے کہا ۔ ہم خدا کی بادشاہت کو کس سے شبیہ دیں اور اسکے لئے کونسی مثال لاویں اور یوحنا باب ۵ ورس ۳۰ قول مسیح کا یون ہے کہ میں آپ سے آپ کچہہ کر نہیں سکتا جیسا سنتا ہون عدالت کرتا ہون اور میری عدالت برحق ہے کیونکہ نہ اپنی مرضی کو پر باپ کی مرضی کو جسنے مجہے بہیجا ہے چاہتا ہون ۔ یوحنا باب ۲۰ ورس ۱۷ تہوڑی کیفیت کے بعد قول مسیح کا یون ہے کہ اسنے کہا ۔ کہ میں اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون ای حضرات بالا مذکورین سے اناجیل کی درسون سے ثابت ہو چکا کہ عیسیٰ خدا نہتے مگر خدا کے رسول تہے اس معنی کی آیات اناجیل میں بہت سے آئی ہیں موجب درازی کلام جان کر ان سبکو ہم نہیں لکھتے اور حدیث قدسی میں آیا ہے کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئًا یعنے خدا تہا اور کوئی چیز ساتھ اوسکے نہتی اب ہم یہان سے چند آیات تورات سے انتخاب کرکے تحریر کرتے ہیں

جو خداوند تعالی کو یگانہ اور لاشریک ثابت کرتی ہین - دیکھو کتاب استثنا باب ۴ ورس ۳۵ کہ یہ سب تجہی کو دیکھایا گیا ہی تاکہ تو جانین کہ خداوند تو خدا ہی اور اسکے سوای کوئی نہین ہے اور باب ۶ ورس ۴ مین ہی سُن ای اسرائیل خداوند خدا ہمارا اکیلا خدا ہی - باب ۳۲ ورس ۱۲ مین ہے کہ اسیطرح فقط خداوند ہی نی اونکی رہبری کی اور اسکے ساتہہ کوئی اجنبی معبود نہ تہا اور اُسی باب کی ورس ۳۹ مین ہے کہ اب دیکہو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون اور کوئی معبود میرے ساتہہ نہین - مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون اور مین ہی زخمی کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون اور ایسا کوئی نہین جو میری ہاتہہ سی چہڑاوی - اور کتاب دوم اخبار الایام کہ جسکو دوسری کتاب تواریخ کی کہتے ہین - اسکے باب ۶ ورس ۱۴ - ای خداوند اسرائیل کی خدا تجہسا کوئی خدا نہ آسمان مین ہی نہ زمین مین الخ - اور یشعیاہ باب ۴۰ ورس ۱۸ کہ پس تم خدا کو کس سی تشبیہ دوگی اور کون سی چیز اس سے مشابہ ٹہراؤگی - ۲۸ ورس کیا تو نی نہین جانا کیا تو نی نہین سنا خداوند سوابدی خدا ہی زمین کی کنارون کا پیدا کرنیوالا وہ تہک نہین جاتا - اور باب ۴۲ ورس ۸ یہوواہ مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنی شوکت دوسری کو نہ دونگا - باب ۴۴ ورس ۶ خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اسکا نجات کا دینیوالا رب الافواج یون فرماتا ہی کہ مین اول اور آخر ہون اور میری سوای کوئی خدا نہین - اور استثنا باب ۱۳ ورس ۱ سے ورس ۱۰ تک کی عبارت کا خلاصہ یہ ہی کہ جو کوئی سوای خدا کی کسی کو معبود ٹہراوی اوسی مار ڈالیو گو کہ نبی معجزی والا ہو اور سنگسار کر دیجیو - ای صاحبو یہان تک بیان ہوے سو توارت کی اور انجیل کی آیات سی اور حدیث قدسی سی ثابت ہو چکا کہ خدای برحق یعنے اللہ سبحانہ تعالی واحد ہی اسکے سوای دوسرا کوئی خدا نہین - ایسا ہوتے پر عیسی کو خدا سمجہنا اور اعتقاد رکہنا ہیچ و پوچ ہے - ردعقیدۂ واجب الوجود ولاوجود - عیسی کو عیسوی صاحبان واجب الوجود اور ازلی اور لاوجود جانتے ہین یہ صرف باطل ہے اور بی اصل ہے کوئی عیسائی انگلے یا پادری سی اس عقیدے کی دلایل نقلی یا عقلی سی آجتک ثابت نہین کیا اور آیندہ بہی ثابت کرنا غیر ممکن ہی - اور بڑی بڑی عیسوی علما اقرار کرتی ہین کہ ثبوت اسکا دشوار ہی چنانچہ اقرار ان کا عقیدۂ تثلیث کی بیان مین گذر گیا یہان بیان اوسکا تحصیل حاصل جانکر واگذاشت کیا گیا - ای صاحبو واجب الوجود بالذات وہ ہی کہ بدون لحاظ کسی امر خارجی کی اور کسی علت و کسی سبب کی صرف اسکی ذات کے نظر کرنے سی اسکا وجود واجب ہو اور عدم اسکا محال ہے سو محض ذات الہی مین منحصر ہی یہ صفت عیسی مین نہین تہی مگر انہون ممکن الوجود تہی ممکن الوجود وہ ہے کہ وجود اور عدم اسکا یہ دو تو اسکی ذات کی نظر کرنے سی برابر ہون مثل تمامی مخلوقات کی جو عدم انکا بادی النظر مین ظاہر ہوتا ہی خدا تو ازلی ہے نہ حادث اور خود بخود ہے نہ اسکو ابتدا ہی نہ انتہا - نہ تن ہے نہ حد و نہایت نہ کسو کی مارنے سے مرتا ہی نہ جلانے سے جیتا ہی بیت او بخود زندہ ست و پایندہ ٭ زندگان دگر باو زندہ اسکو کسی کا خوف و ڈر نہین - اور قدرت کاملہ رکہتا ہے دیکہو ایک حکم کُن سے آسمان و زمین وغیرہ پیدا کر دیا -

اور نوح علیہ السلام کے وقت طوفان سے عالم کو غارت کیا پھر پیدا کیا۔ اور فرعون کو ہلاک کیا۔ اوسکے ہاتھہ سے موسیٰ علیہ السلام کو بچا لیا ان صفات حمیدہ وستودہ سے ایک بھی عیسیٰ میں نہ تھے۔ عیسیٰ کی ماں مریم حاملہ ہوئی اس حمل میں عیسیٰ کئے روز تک مضغہ گوشت تھے اور خون حیض سے نو مہینے تک پرورش پائی۔ عوام الناس کی مانند مخرج مخصوصہ سے ۱۸۹۲ سال کی آگے متولد ہوئے اور کئی ماہ تک ماں کے دونو طرف کا دودہ فراغت سے پئے۔ اور مریم کے شوہر یوسف نجار کی پرورش میں تینتیس ۳۳ سال تک رہے اور بول وبراز کرتے تھے۔ اور اشتہا ہوئی تو جو ملا سو کھاتے تھے اور پیتے تھی اور نیند بھر کو سوتے تھے اور مجسم تھے ہات پاؤن اور بڑا سر رکھتے تھے قد انکا چار پانچ ہاتھہ کا لمبا تہا۔ دشمنون کے خوف سے بہاگ جاتے تھے اور چھپ جاتے تھے۔ اور سر میں عطر وتیل ملے تو خوش ہوتے تھے اور یہود کی ہاتھہ سے مار بھی کھائے بقول عیسویان چونتیس برس کی عمر میں مصلوب ہوئے۔ اور ای خدا اے خدا کیون میرا ہاتھ چھوڑ دیا کر کے چلا کے جان دیئے اپنے کو آپ بچا نہ سکے دوسرون کو کیا بچا ینگے اس چونتیس برس کے عرصہ میں کبھی نہ کہے کہ میں خدا ہون اور الوہیت میری میں ہے ایسے ایک مخلوق وبشر کو واجب الوجود ازلی اور لایزالی اور لا وجود تھے بولنا اور سمجھنا اور خدای لم یزال کی صفات سے موصوف کرنا ضلالت وگمراہی ہے

رد عقیدہ جامع الوہیت وبشریت۔ وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام جامع الوہیت وبشریت کے تھے یہ عقیدہ بھی باطل ہے اسلئے کہ جمع ہونا دو ضدون کا ایک جا میں محال وغیر ممکن ہے۔ چنانچہ جمع ہونا آب وآتش کا اور خاک وباد کا غیر ممکن ہے اور عیسیٰ میں کل صفات بشریت کے تھے نہ الوہیت کے۔ اور انہون نے کبھی نہیں فرمایا کہ میں جامع ہون الوہیت وبشریت کا۔ ویسا کسی انجیل میں بھی مرقوم نہین۔ اگر ہو تو بتلا دو۔ یہ عقیدہ متفق علیہ نہیں اسمین علماء عیسوی کو بڑا اختلاف ہے یونانی حکیم اور مشرقی فیلسوفون میں سے فرقہ دوسیتی نے کہا ہے۔ ایک روح عیسیٰ پر بعد اصطباغ کے اترا تہا اسنے وقت مصلوبیت عیسیٰ کے آسمان پر چڑہ گیا تہا۔ اس بات کو اکثر اہل مصر اور مشرقی عیسویون نے پسند کیا اور اختیار کر لیا اور ابیونی فرقہ سے بعضون نے عیسیٰ کو محض آدمی کہا ہے اور بعضون نے کہا کہ روح قدس کی قوت سے عیسیٰ پیدا ہوا اور تہمن کا فرقہ بھی عیسیٰ کی الوہیت میں خلاف رکھتا تہا۔ عقیدہ انکا یونانی اور مصر کے ملکون میں پہیلا اور بعضے علما اور فضلاء انگلش کے اور جرمن کے اور دوسرے اہل فرنگستان کے بھی عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کیا ہے اور ایک بشپ جو اسکندریہ کے قسیسون سے تہا مسیح کو حادث اور مخلوق کہا ہے اور یہ عقیدہ صدہا سال مروج رہا اور کوئی دلیل عقلی یا نقلی عیسویون کی پاس واسطے اثبات اس عقیدہ کے نہیں ہے اور سچ ہے کہ دلیل عقلی اسکی کہان ہو عقل تو اثبات سے ان عقیدونکی کو سہا کوس بہاگتی ہے بلکہ بطلان پر انکے حکم کرتی ہے۔ کذا فی ابطال التثلیث۔ رد عقیدہ یعنے عیسیٰ کی ذات محیط عالم ہے۔ عیسائی کہتے ہین کہ ذات عیسیٰ کی محیط عالم اور واقف جزو کل تہی یہ عقیدہ بھی بیہودہ وبے اصل ہے۔ کیونکہ فقط خدا کی ذات

محیط ہی ہر ایک جاے اور ہر ایک چیز پر۔ اور کوئی چیز اسکے علم سے خارج نہین۔ کیا زمین کیا آسمان اور بالا و پست۔ سب اُسکی تحت نظر ہے ؎ محیط ست علم ملک بر بسیط * قیاس تو بر وی نگردد محیط ۔ یہ صفت عیسیٰ کی ذات مین نہ تھی کیونکہ انہون نے تولد ہوکر ماں کی گود مین پرورش پائے۔ اور متی باب۲ ورس ۱۴ انکی حفاظت کے واسطے مصر مین چھپائی گئے اور ۲۱ ورس اسرائیل کے ملک مین آکر رہے اور ایک جاے چھوڑکر دوسری جاے گئے تو اول کی جاے اُنسے خالی رہجاتی تھی۔ دیکھو اب آسمان پر تشریف رکھتے ہین زمین اُن سے خالی ہے۔ اس صفت کی آدمی کو ہر جاے پہ محیط تھے اور ہین بولنا درست نہین اس اشکال کا جواب پادری صاحبان یون کہتے ہین کہ انمین دو مرتبے ہین ایک مرتبہ الوہیت کا دوسرا مرتبہ بشریت کا موافق اقتضای بشریت کی حادثات معلومہ مین گرفتار آئے تھے انتہا۔ ایسا جو عیسیٰ بشر تھے سو سچ ہی مگر انمین مرتبہ الوہیت کا نہ تھا۔ اور وہ برخلاف عقیدۂ اہل اسلام اور فرقہ ہائے منوتلیر اور شس نی صیر کے ہے اور دلایل نقلی اور عقلی سے بھی الوہیت عیسیٰ کی ہرگز ثابت نہین ہوتی چنانچہ ستی نادیر سوارو ی زبان مین تالیف ہوکر مدراس مین سنہ ۱۸۷ع مین چھپا پایا ہوئی ہے سو کتاب ترسیبے سر ترجم کی ۱۲۱ صفحہ مین ہے کہ یوٹیکس جو بڑا فاضل اور مالک گیر تھا اُسکا عقیدہ یہ تھا کہ مرتبہ بشریت اور مرتبہ الوہیت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مین ملکر ایک ہوگیا تھا اور اسی کتاب کی ۱۴۵ صفحہ سے لکھتا ہے کہ فرقہ منوتلیر کا عقیدہ یہ تھا کہ عیسیٰ کو ایک ہی مرتبہ تھا دو نہ تھے اور یہ عقیدہ ہر ایک جاے رواج پایا اور اسی کو فرقہ تیوڈورس اور سرکیس اور بہت سے پادریان اپنا عقیدہ گردانتے تھے اور حرقی ائیل بادشاہ بھی اسکا معتقد تھا اور اسکے شہرت دینے مین سعی کرتا تھا اسکے بعد سکے بادشاہان بھی اسی عقیدہ کی قائل تھے۔ اس عقیدیکا انکار کیا سو پادری مارٹن اور ستاسی مکسیم سزا قتل کی پائی۔ اسی کتاب کی ۳۳۴ صفحہ سے لکھتا ہے کہ فرقہ سوسی نیر کا عقیدہ یون تھا کہ عیسیٰ مخلوق تھے۔ اور خداوند تعالیٰ سے بزرگی حاصل کئے تھے۔ اور روح القدس اللہ تعالیٰ کی ایک صفت جلیل ہے یہ عقیدہ ملک امریکہ مین جاری ہے اور مارکشی یوشس کی حدود مین اکثر لوگ اس عقیدیکو قبول کئے ہین۔ اور بہت سے فاضلان پیرو اسکے ہین انتہا۔ اسیطرح سنہ ۱۸۳۰ مین زبان انگریزی مین مطبوع ہے سو سامانس چرچ کی ۱۴۰ صفحہ مین مذکور ہی پس عیسیٰ مین مرتبہ الوہیت اور بشریت ہر دو تھے بولنا اور انکی ذات کو محیط عالم سمجھنا درست نہین ہمارے اس اعتراض کی رد مین پادری صاحبان یہہ تین دلیل بیان کرتی ہین۔ پہلی دلیل یہہ ہے کہ خدا نے جیسا کہ اشعیاہ کو دسا۔ اشعیاہ باب۶ ورس ۱ ویسا ہی بعد صلیب کے عیسیٰ یوحنا کو دسا۔ مکاشفات باب۱ ورس ۱۳۔ دوسری دلیل یہہ ہے کہ خدا نے صموئیل سے ملکر گفتگو کیا۔ کتاب اول صموئیل باب ۳ ورس ۱۰ ویسا ہی عیسیٰ علیہ السلام بھی دمشق مین حنیا سے ملکر گفتگو کیا۔ اعمال باب۹ ورس ۱۰ تیسری دلیل یہ ہی کہ عیسیٰ فرماتے کہ مین زمانیکی آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہون متی باب۲۸ ورس ۲۰

جواب - ای پادری صاحبو دلایل مذکورہ سے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ عیسیٰ کی ذات محیط عالم ہے کیونکہ اسطرح اکثر اولیا اللہ اپنے مشاہدہ کرنے والون اور یاد کرنے ہارون کو ایک ہی وقت مین اماکن متعددہ مین نظر آتے اور تلقین وامداد کرتے ہین چنانچہ فواید بدریہ مین ہے کہ ایک جہاز دریا کی موجون مین سپڑکر قریب غرق ہونیکے تہا اس مین تہے سو لوگ بہت ہراسان ہوئے اور نبی صلعم کو یاد کئے آپکی مدد چاہے اسوقت آنحضرت ان لوگون مین سے ایک بزرگ کو اپنے روبرو سے مشرف کیا کرکے صلوٰۃ تنجینا پڑہنے کا حکم دئے اس درود کی پڑہنے سے جہاز طوفان سے اور موج سے نجات پایا اسکے سوائے گلشن ایمان مین ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شہر سے باپ بیٹے ملک حج کو جانیکے ارادے سے سفر کئے اثنائے راہ مین باپ مرگیا اور سر اوسکا مانند سور کے ہوا اور چہرہ بدل گیا اس حالت کو بیٹا دیکہکر آزردہ وغمگین ہوا اور دیکہا کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ اسکے باپکے پاس تشریف لایا اور اسکے چہرہ پر دست مبارک پہیرا اسکی برکت سے اسکی صورت بدل گئی اور اوسکا چہرہ اول کے مانند ہوگیا - یہ دیکہکر اسکا بیٹا دامن مبارک اس بزرگ کا پکڑکر نام پوچہا - فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ بن عبد اللہ صاحب قرآن ہون انتہا - اور محبوب القلوب مین ہے کہ لثہ فرضی نامی سوداگر چودہ اونٹ پر شکر کی گونیان لادکر نیشاپور کی راہ سے جاتا تہا اثنائے راہ مین چار اونٹ گم ہوگئے ہرچند جستجو کیا نہ پایا غمناک ہوکر پیر دستگیر حضرت عبد القادر میران محی الدین جیلانی قدس سرہ العزیز کو یاد کیا اور استعانت چاہا تب آنحضرت ایک پہاڑی پر نظر آئے اور ہات کی اشارہ سے اوسکو بلائے اوسنے وہان دوڑا آیا - اور اس پہاڑی کی دامن مین اپنے گمشدہ اونٹون کو چرتے دیکہکر پکڑ لیا انتہا - اولیا اللہ اپنے مریدون اور معتقدون کو دکہائی دئے ہین اور گفتگو کئے ہین ویسا ہی عیسیٰ صمویل وغیرہ کو دکہائی دئے ہونگے اس سبب سے انکی ذات کو محیط عالم جاننا صرف نادانی ہے

ردعقیدہ ذات عیسیٰ عالم الغیب - عیسائی کہتے ہین کہ عیسیٰ عالم الغیب تہے - یہ عقیدہ بہی باطل ہے کیونکہ صفت عالم الغیب کی خداوند تعالی کی ذات مین کامل ہے اور وہ جاننے والا ہر چیز وکل کا ہے دانا ظاہر وباطن کا اور بینا اشیاء دیدنی ونادیدنی کا ہے اور علم غیب سوائے اللہ تعالی کے عیسیٰ وغیرہ انبیا اور اولیا کو حاصل نہین - دیکہو مرقس باب ۱۳ ورس ۳۲ عیسیٰ فرمائے کہ اسدن یعنے قیامت اور اس گہڑی کی بات سوائے باپ کے نہ فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا اور متی باب ۲۱ ورس ۱۸ سے لکہتا ہے کہ جب عیسیٰ صبح کو شہر مین آنے لگا اسے بہوک لگی وہ انجیر کا ایک درخت راہ مین دیکہکر اسکے نزدیک آیا لیکن پتون کے سوائے اسپر کچہہ نہین پایا تب بولا آج سے تجہہ مین کبہی پہل نہ لگے اور اسی انجیل کے باب ۲۰ ورس ۳۲ مین ہے کہ تب یسوع کہڑا رہا اور انہین بلا کے یعنے اندہون کو بلا کے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو - مین تمہارے لئے کیا کرون گا - اور یوحنا باب ۱۱ ورس ۳۴ یسوع نے پوچہا تم نے اسے یعنے مردے کو کہان رکہا انتہا - ورسہای مذکور کے معنے کو غور سے دیکہکر فرما کہ عیسیٰ کو علم غیب تہا یا نہین اگر ان کو علم

ہوتا تو قیامت فلانے دن آئیگی کرکے فرماتے اور یہ پہلی انجیر کے درخت کی پاس جا کر تلاش انجیر کی نہین کرتے اور مردیکہ کہان رکھے ہین کرکے نہ پوچھتے۔ اور اندہون کو بلا کے تم کیا چہتے ہو کر کے بہی نہ پوچہتے۔ اس کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عیسیٰ کو علم غیب نہ تہا۔ ایسی بشر کو ظاہر و مخفی چیزون کا جاننے والا اور دل کے ارادون کا پہچاننے والا سمجہنا خطا ہی فاش ہی مگر اللہ تعالیٰ کی استعانت سی بعض اخبارات بہ طور پیش گوئی و معجزے کی انہون نے فرمائی ہین۔ ایسا تو اکثر انبیا اور اولیا امت محمدیہ بہی خبر غیب کی دئیے ہین چنانچہ فواید بدریہ مین لکہا ہی کہ قباس بدر کی جنگ مین کافرون کی ساتہہ آیا تہا۔ اسکے نظر مین مسلمان بہت کم دستے تہے جب کافرون کو شکست ہوئی انکے ساتہہ قباس بہی بہاگا۔ اور بہاگتا بہاگتا دل مین بولا کہ ایسا کوئی نہین بہاگتا مگر عورتان۔ اسکے بعد جب وہ نبی صلعم کی حضور مین آیا تب آنحضرت اسکو دیکہکر فرمائے کہ اے قباس بول کہ تو بدر کے جنگ مین بہاگتے وقت مردان ایسا نہین بہاگتے مگر عورتان کرکے خیال کیا نہین۔ پس قباس اسکو قبولا اور ایمان لایا تہا۔ اور اسی کتاب مین مروی ہے کہ مکہ فتح ہوے بعد ایک روز ابو سفیان نبی صلعم کی مجلس مین بیٹہ کر دلمین تجویز کرتا تہا کہ پہر آنحضرت سے جنگ کرنے کیواسطے لوگونکو جمع کرتا تب آنحضرت اسکی پیٹ پر ہات مار کر فرمائی کہ تو ایسا ارادہ کیا تو اللہ تجہے رسوا کریگا تب ابو سفیان بولا کہ یا رسول اللہ آپ نے میری دل کی بات فرمائے۔ اب مجہہ یقین ہوا کہ تحقیق آپ نبی برحق ہین انتہا۔ اور مروی ہی کہ نوفل بن حارث بدر کی جنگ مین اسیر ہوا تہا اسنے جدے مین اپنا مال چہپا رکہا تہا۔ اس سی کسی کو اطلاع نہ تہی نبی صلعم اسے فرمائی کہ تو فدیہ دے تو تجہے چہوڑ دیتے ہین۔ کہا کہ میرے پاس کچہہ مال نہین ہے۔ تب آنحضرت فرمائی کہ تو جدے مین اپنا مال رکہا تہا سو کیا ہوا۔ یہ سنکر نوفل بولا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ تعالیٰ کے رسول ہین۔ اور مروی ہی کہ ملک حبش مین ایک بادشاہ تہا نام اسکا نجاشی مذہب کرسٹ چہوڑکر مسلمان ہوا۔ جس روز اسنے وہان انتقال کیا وہ کیفیت اسی روز نبی صلعم اصحابون سے فرمائی اور اسپر نماز جنازہ بہی پڑہے۔ اسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین تشریف رکہتے تہے۔ اور یہی مروی ہی کہ ملک فارس کی بادشاہ پرویز کو نبی صلعم فرمان روانہ کئے کہ تو ایمان لا اس سبب سے خفا ہو کر اسنے یمین کی حاکم کو لکہا کہ آنحضرت کو اسیر کرکے اپنے پاس روانہ کرو اسنے دو شخص کو آنحضرت کی جناب مین روانہ کیا تاکہ آپکو لا دین۔ انہون نے جناب تقدس مآب مین حاضر ہوے اور احوال عرض کئے۔ وہ سنکر فرمائے کہ تم صبح کو آؤ۔ پس ہر دو چلے گئے۔ بموجب حکم کے صبح کو جناب مین حاضر ہوئے آنحضرت انکو دیکہکر فرمائی کہ تمہارے بادشاہ کو اوسکا بیٹا شب گذشتہ قتل کیا۔ اب جاؤ یہ کیفیت تم اپنے حاکم سی کہدو الغرض وہ دو نو واپس اپنے حاکم پاس گئے اور وہ کیفیت سب معلوم کرائے۔ اسیوقت خبر آئی کہ شاہ پرویز کو اسکا بیٹا قتل کیا اور تخت پہ بیٹہا۔ حاکم نے اس امر کو معجزہ آنحضرت کا تصور کیا۔ اور ایمان سی مشرف ہوا۔ اور یہی نبی صلعم بہ طور

پیشگوئی کے خبر دیئے ہین کہ ملک یمن اور شام اور عراق اور فارس اور کرمان وغیرہ کو اہل اسلام تسخیر کرینگے ویساہی وقوع مین آیا۔ اور یہ ممالک اب تصرف مین اہل اسلام کے ہین اسکی صداقت کتب تواریخ سے ظاہر ہے۔ اور یہی آنحضرت صلعم خبر دیئے ہین کہ ملک ہندوستان تصرف سے اہل اسلام کے نکل جائیگا ویسا ہی ہوا سو اب ہم بچشم خود دیکھتے ہین —
ای صاحبو بطور پیشگوئی کے عیسیٰؑ خبر غیب دیئے ہونگے اس سبب سے انکو عالم الغیب سمجھنا درست نہین — رد عقیدہ ذات عیسیٰؑ کفارہ گنہ آدم — وہ جو عیسویان کہتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ آدمؑ کا گنہ اُنکے اولاد کو لاحق ہوا۔ اسی سبب سے کل بنی آدم جہنمی ہوتے ہین۔ اُنکے گناہونکی بخشش و معافی کے لئے عیسیٰؑ دنیا مین پیدا ہو کے صلیب مین مارا جاکر جان دے۔ تین دن تین رات جہنم مین رہا انتہا۔ نعوذ باللہ — یہ کیا مہمل عقیدہ ہے جسکے دیکھنے اور سننے سے نفرت آتی ہے اور کذب اُسکا کتب مقدسہ سے ثابت ہوتا ہے اس بد عقیدہ کا جواب لکھنے کو اول ابراہیمؑ مین اور خدا مین جو عہد و پیمان ہوا سو ہم بیان کرتے ہین وہ قابل غور ہے — دیکھو کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۲۲ سے ورس ۳۲ تک لکھا ہے تب وے مردم وہان سے اپنا منہ پھیر کر سدوم کی طرف گئے پر ابراہیم — ہنوز خداوند کے حضور مین کھڑا رہا۔ تب ابراہیم نزدیک جا کے بولا کیا تو نیک کو بد کے ساتھہ ہلاک کریگا۔ شاید پچاس صادق اس شہر مین ہون کیا تو اسے ہلاک کریگا اور ان پچاس صادقونکی خاطر جو اُسکے درمیان ہین اس مقام کو نچھوڑیگا۔ ایسا کرنا تجھسے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتھہ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہو جاوین یہ تجھسے بعید ہے کیا تمام دنیا کا انصاف کرنیوالا انصاف نہ کریگا۔ اور خداوند کہا کہ اگر مین سدوم شہر کے درمیان پچاس صادق پاؤن تو مین انکے واسطے تمام مکان کو چھوڑ دونگا تب ابراہیم نے جواب دیا اور کہا کہ اب دیکھو کہ مین نے خداوند سے بولنے مین جرات کی اگرچہ مین خاک اور راکھہ ہون شاید پچاس صادقون سے پانچ کم ہون کیا ان پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو نیست کریگا اور اسنے کہا اگر مین وہان پینتالیس پاؤن تو شہر کو نیست نکرونگا پھر اسنے اس سے کہا کہ شاید وہان چالیس پائے جاوین تب اسنے کہا کہ مین اُن چالیس کے واسطے بھی نکرونگا۔ پھر اسنے کہا مین منت کرتا ہون کہ اگر خداوند خفا نہون تو مین پھر کہون شاید وہان تیس پائے جاوین۔ وہ بولا کہ اگر مین وہان تیس پاؤن تو مین یہ نہ کرونگا۔ پھر اسنے کہا دیکھہ مین نے خداوند سے بات کرنے مین جرات کی شاید وہان بیس پائے جاوین سو وہ بولا مین بیس کے واسطے بھی اُسے نیست نکرونگا۔ تب اسنے کہا مین منت کرتا ہون کہ خداوند خفا نہو تب مین فقط ایکبار پھر کہون شاید وہان دس پائے جاوین۔ وہ بولا مین دس کے واسطے بھی اُسے نیست نہ کرونگا۔ انتہا —
ای عیسوی صاحبو اگر ایک شہر مین دس مرد صادق ہون تو اُونکے واسطے اس شہر کو نیست و نابود نہ کرونگا فرمایا سو ارحم الراحمین آدم کی ذات واحد نے کئی سو گنہ کے باعث کروڑہا کروڑ اور بے حساب نیک و بد بنی آدم کو جہنم مین

ڈالیگا یا نہ ڈالیگا سو اب خوب تجویز کرو تا تمکو معلوم ہو جاوے کہ آدم کے گناہ کے واسطے ہرگز اُن کو جہنم مین نہ ڈالیگا اور رد سہا سے مرقوم الصدر سے صاف ظاہر ہے کہ بنی آدم مین صادق اور نیک بندے بھی ہین۔ گناہ گار اور بدکار بھی ہین پس کل بنی آدم کو گنہگار کہنا اور آدم کا گناہ اُن کے لاحق ہوا جاننا بیجا ہے کیونکہ بنی آدم مین جو شخص نیکی کریگا نیکی کی جزا اور جو کہ گناہ و بدی کریگا بدی کی سزا پاویگا۔ باپ کیا سو گناہ بیٹے کو لاحق ہرگز نہ ہوگا عدالت و نصفت کا تقاضا یہی ہے جو مذکور ہوا اسکے برخلاف پولس اور حواریان کہتے ہین سو محض غلط اور بد عقیدہ ہے کیونکہ کوئی نبی نہ کہا کہ آدم کا گنہ انکے کل اولاد کو لاحق ہوا ویسا توریت و زبور مین بھی نہین آیا۔ پس وہ کیفیت حواریونکو کیونکر معلوم ہوئی سو ظاہر نہین ہوتی ہے اور اسکا حوالہ اناجیل مین بھی نہین ہے وہ بے سند اور بے اصل کیفیت اعتبار کے لایق نہین وہ حواریونکا ایجادی عقیدہ ہے نہ منصوصی اور بے اصل ہے اور دروغ اس عقیدہ کا کتب توریت سے ظاہر ہوتا ہے دیکھو۔ کتاب دوم سلاطین باب ۱۴ ورس ۶ پسران خونیون کے بچونکو قتل نہین کیا۔ جیسا کہ موسیٰؑ کی شریعت استثنا باب ۲۴ ورس ۱۶ کی کتاب مین لکھا ہے کہ جسمین خداوند نے فرمایا کہ بیٹون کے بدلے باپ دادونکو قتل مت کرو۔ اور نہ باپ دادونکے بدلے بیٹونکو۔ بلکہ ہر ایک شخص اس گنہ کے سبب جو اسنے کیا ہو مارا جاوے کتاب یرمیاہ باب ۳۱ ورس ۲۹ اور ورس ۳۰۔ اندنون مین یہ پھر نہ کہا جاویگا کہ باپ دادون نے کچے انگور کہائے اور لڑکون کے دانت کھٹے ہوگئے کیونکہ ہر ایک اپنی بدکاری کے سبب مریگا۔ ہر ایک جو کچے انگور کہایا اسکے دانت کھٹے ہوگئے انتہا سوا اسکے دیکھو کہ اس دنیا مین جو شخص کہ خون کرتا ہے اسی شخص کو حاکم سولی دیتا ہے نہ اسکے فرزندونکو۔ یا باپ دادا کو چونکہ بندگان مین اس طور کی عدل و انصاف ہو تو خدا کی انصاف اس سے کہین افضل و اکمل ہوا چاہیئے۔ برخلاف اسکے آدم کے گنہ کے سبب کل بنی آدم گنہگار ہوئے سمجھنا اور اعتقاد کرنا نادانی ہے۔ اور ستی نادیر زبان اردو مین تالیف کیا ہے سو کتاب ترجمے سر ترمم کے ۹ و ۱۰ صفحہ مین لکھا ہے کہ پلیجیس عالم کا اور اسکے پیرووُن کا عقیدہ یون ہے کہ آدم کیا سو گنہ اسکے ساتھ جاتا رہا اوسکی اولاد کو لاحق نہین ہوا اور آدم گنہ کرنیکے آگے جیسا کہ وہ معصوم تہا ویسا ہی تمامی آدمی پاک پیدا ہوتے ہین۔ اور وے اپنے اعمال سے ایمان دار ہو سکتے ہین۔ اس عقیدہ کو شہر کارتیج کے اکثر باشندے اختیار کرلئے اور سی لیس نامی سناسی اس عقیدہ کو ہر ایک جا میں پہیلایا۔ انتہا۔ ان دلایل سے ثابت ہوتا ہے کہ آدم کا گنہ انکی اولاد کے لاحق نہین ہوا۔ اسکے سوائے کتاب حزقی ایل باب ۱۸ ورس ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ بیٹا باپکی بدکاری کا بوجھ نہین اٹھاویگا۔ نہ باپ بیٹیکی بدکاری کا بوجھ اٹھاویگا صادق کی صداقت اسی پہ ہوگی اور شریر کی شرارت اسی پہ پڑیگی لیکن اگر شریر اپنے سارے خطاؤن سے جو اسنے کئے ہین باز آوے اور میرے سارے حکمون کو حفظ کرے اور جو کچھ شرع مین درست اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً جیتا رہیگا وہ نہ مریگا۔ اسکے سارے گناہ جو اس نے کئے ہین اسکے لئے محسوب نہ ہونگے اپنی راست بازی مین جو اسنے کی وہ جیگا۔ انتہا

دلیل منقولہ سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ آدم کا گنہ اوسکی اولاد کو لاحق نہیں ہوا - اور آدمؑ اپنے کیے ہوئے گنہ سے بصد گریہ و زاری توبہ کرنیکے باعث انکا گنہ خدا نے بخش دیا ہی پھر انکو عاصی بولتے رہنا بدبختی ہے اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ خدا نے فرمایا ہی کہ مین گنہگارونکو سزا دونگا پس اُسے اپنی فرمان کی موافق انکو سزا دینا واجب ہی سزا نا دیکر اُنکے گناہان بخشنے تو جھوٹا ٹھہریگا - لہذا اپنی بیٹے عیسیٰؑ کو دنیا مین روانہ کیا تا کہ مارا جاوی گنہگارون کی بخشایش کا کفارہ اور وسیلہ ہووے - چنانچہ یوحنا کی پہلے خط کی باب ۲ ورس ۲ مین ہی - اور وہ ہمارے گنہ کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہونکا نہین بلکہ تمام دنیا کی گناہونکا بھی انتہا - علاوہ بران اینکہ جواد بن ساباطی نے اپنے رسالے مین ذیل اس عقیدہ کی یعنے وہ ہماری نجات کے لئے مبتلا ہوا - قول مسیحیون کو یون نقل کیا ہے کہ جب خلقت مین اختلاف پڑا - اللہ تعالیٰ نے نبیون کو بھیجا اور جب خلقت نے انبیا کی فرمانبرداری نہ کی باپ نے چاہا کہ سبکو ہلاک کرے اور عذاب دیوے - بیٹے نے معارضہ کرکے کہا کہ مجھے جانے دیو کہ انکی پاس جاکر سمجھاؤن پس مجسم ہوکر انکی طرف آیا اور انکی واسطے تمام رنج اٹھائی اور سولی پہ چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا انتہا - اور عقیدہ انثاری عیسویونکا کتاب الصلوٰۃ مین جو بحکم بادشاہ جامس سنہ ۱۶۰۳ع مین چھپی ہی یون نقل کرتا ہی کہ مسیح ہمارے لئے مرا - اور دفن ہوا انتہا - جواد بن ساباطی نے ذیل مین اس عقیدہ کی لکھا ہی کہ کشیش مارطیروس نے اسکو مجھے یون سمجھایا کہ جب مسیح مجسم ہوا سب عوارض انسانی اٹھانے پڑے پس اسلیئے جہنم مین جاکی عذاب پایا بعد اسکے نکلا اور سات اپنے ان سبکو جو پہلے اسکے جہنم مین عذاب پاتے تھے نکال لایا - مین نے پوچھا کہ کوئی دلیل نقلی اسکی ہے بولا کہ یہ عقیدہ ہی محتاج دلیل کا نہین اس جائے ایک مسیحی بیٹھا تھا کہنے لگا کہ باپ بہت سخت دل تھا نہین تو بیٹے کو تین روز جہنم مین پڑا رہنے نہ دیتا - مارطیروس وہ سنکے خفا ہوا - انتہا - اور رسالہ گفتگو مین جو فی مابین مجتہد صاحب شیعی لکھنوی اور پادری پی - یوسف ولف صاحب کی رمضان المبارک سنہ ۱۲۴۶ھ مین ہوئی تھی لکھا ہی کہ مجتہد صاحب نے طعناً پادری صاحب سے یہ مسئلہ بھی پوچھا - پادری صاحب نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہی جو اپنی امت کو بچانے کے لئے جہنم مین پھرے - انتہا - فی ابطال التثلیث - ان سب عبارات مرقوم الصدر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسویونکا عقیدہ کلی یہ ہی کہ خداوند تعالیٰ اپنے بیٹے یعنے عیسیٰؑ کو محض عیسویونکے نہین بلکہ تمام دنیا کی گناہونکے معافی کے لئے کفارہ اور فدیہ ہونے کی واسطے پیدا کیا اور وہ اسی کام کے لئے صلیب مین مارا جاکی تین دن اور تین رات جہنم مین رہے انتہا - یہ عقیدہ ہیچ و پوچ ہے - پانچ وجہ سے اسکو ہم رد کرتے ہین - وجہ اول - یہ کہ معافی بدکار کی لئے دوسرے ایک بدکار کو قتل کرنا شرعاً و عرفاً جایز نہین بلکہ گناہ ہے - ویسا ہی بیچارہ اللہ نیک صالح عیسیٰؑ کو بنی آدم کی گناہون کی معافی اور کفارے کی واسطے جان سے مارا اور جہنم مین ڈالا اعتقاد کرنا نادانی ہے - اور وہ ویسا کیا تو اسکو ظالم بولینگے نہ عادل اللہ تو ظلم سے پاک ہی اپنے ظلم کا کام ہرگز کیا ہی نہ کریگا - وجہ دوم - آدمؑ کا گنہ بنی آدم کو لاحق ہوا سو ہیچ ہو تو عیسیٰؑ کی

مان مریم بہی گناہگار ہوتی ہین۔ اسکے رحم مین نو مہینے رہکر اسکے خون حیض سے پرورش پا کے پیدا ہوئے سو عیسیٰ بھی گنہگار ہوتے ہین۔ یہ گنہگار دوسرونکی معافی کے واسطے فدیہ وکفارہ ہونا سودمند نہین ع این خویشتن گم ست کرا رہبری کند ٭ وجہ سوم لوگونکے گناہونکے واسطے عیسیٰ فدیہ وکفارہ ہوے ہوں تو ان کے گناہونکی عفو کے لئے کون فدیہ وکفارہ ہوا۔ اگر کہین کہ وہ اپنے گناہونکے معافی کے لئے آپ ہی کفارہ ہوے اور موے ایسا انکا مرنا مردار موت ہوتا ہے اور مردار موت والا دوزخی ہے۔ وجہ چہارم۔ جہنم کی آتش مین علی الدوام سزا پاتے رہنے والے کروڑہا کروڑ عاصیون کے عفو کے لئے ایک گنہگار یعنے عیسیٰ کا کفارہ ہونا وفدیہ ہونا اور تین شبانہ روز جہنم مین رہکر نکلنا ہرگز کفایت نہین کر سکتا ہے۔ وجہ پنجم گناہ دو قسم کا ہے ایک وہ کہ خدا کے معاف کرنیکے لایق ہو سو وہ یہ ہے کہ اسکی عبادت نا کرنے سے یا اسکی نافرمانی کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اس قسم کے گناہون کا بخشنے والا خداوند تعالی ہے۔ دوسرا وہ کہ محض بندے کے معاف کرنیکے لایق کا ہے۔ وہ سو قتل نفس ہے موجب شرعی کے ہے اس قسم کے گناہون کا معاف کرنیوالا مقتول ہے ان ہر دو قسم کے گناہون مین سے کون سے قسم کے گناہون کی معافی کے لئے عیسیٰ فدیہ وکفارہ ہوے سو انجیل سے ثابت نہین ہوتا اگر عیسیٰ نبی آدم کے گناہونکے معافی کے لئے فدیہ اور کفارہ ہوے ہین سچ ہو تو پہر گناہان کرنے سے باز مت آو۔ بلا اندیشہ گناہان کیا کرو پہر کس واسطے پادریون سے اصطباغ لیتے ہو چہوڑ دو۔ اور مرد وزن رومن کاتلک کے پادری کے پاس جا کے گناہونکی معافی کا قبالہ کیون لیتے ہو۔ ای عیسوی صاحبو تمہارا وہ اعتقاد مہمل وبے اصل ہے کیونکہ انجیل متی باب ۱۳ ورس ۴۲ و ۴۱ مین ہے کہ ابن آدم اپنے فرشتونکو بہیجے گا اور وے اس کی بادشاہت مین سب گناہ کرنے والی چیزین اور بدکارون کو یکہٹے کرینگے اور انہین جلتے تنور مین ڈالینگے۔ وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اور پولس افسیون کو لکہے ہین سو خط کے چہٹے باب کے ورس ۸ مین ہے کہ تم جانتے ہو کہ جو کوئی کچہہ اچہا کام کریگا۔ کیا غلام کیا آزاد خداوند سے ویسا ہی پاویگا۔ اور انجیل متی باب ۲۵ ورس ۴۱ تب وہ بائین طرف والون سے بہی کہیگا۔ ای ملعونو میرے سامنے اس ہمیشگی کی آگ مین جاؤ۔ انجیل مارک باب ۹ ورس ۴۳ سے ورس ۴۷ تک۔ اگر تیرا ہات تجہے ٹہوکر کہلاوے تو اسے کاٹ ڈال کہ زندگی مین ٹہنڈا داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہات رکہتے ہوے جہنم کے بیچ اس آگ مین جو کبہی نہین بجہتی ہے ڈالا جاے جہان انکا کیڑا نہین مرتا اور آگ بجہتی نہین۔ اور اگر تیرا پاؤن تجہے ٹہوکر کہلا دے اُسے کاٹ ڈال کیونکہ زندگی مین لنگڑا داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو پاؤن رکہتے ہوے جہنم کے بیچ اُس آگ مین جو کبہی بجہتی نہین ڈالا جاے جہان انکا کیڑا نہین مرتا اور آگ نہین بجہتی۔ اور اگر تیری آنکہہ تجہے ٹہوکر کہلا دے اسے نکال ڈال خدا کی بادشاہت مین کانا داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو آنکہین رکہتے ہوے جہنم کی آگ مین ڈالا جاوے انتہا۔ اگر عیسیٰ نبی آدم

کہ گناہون کی معافی کے لئے فدیہ وکفارہ ہوا۔ اگر یہ سچ ہو تو ورسہای مذکورہ بنی آدم سے صادر ہوتے ہین سو گناہون کے
معافی کیواسطے عیسٰی کفارہ و فدیہ ہونیکے سبب سے تمہارے گناہان سب بخشے جاینگے کرکے لکہنا ضرور تہا۔ ویسا
نا لکہکر تیرا ہات پاؤن یا آنکہہ گناہ کا کرنے کا موجب ہو تو اسکو کاٹ دے کرکے لکہنے کا سبب نہ تہا۔ ان ورسون سے
پایا جاتا ہی کہ آدم کا گنہ انکے اولاد کے لاحق نہین ہوا۔ جو شخص گناہ کریگا۔ وہ اسکی سزا پاویگا ان سب دلایل منقولہ
سے ثابت ہوتا ہی کہ بنی آدم کے گناہ کی معافی کے لئے عیسٰی فدیہ اور کفارہ نہین ہوے۔ اور بہی عیسویان کہتے ہین کہ آدم
علیہ السلام اور اسکی زوجہ حوا کے گنہ کے باعث انکی اولاد کو موت اور رزق کی تلاش اور محنت اور دردزہ اور سانپ کا کاٹنا
وغیرہ مشقت لاحق ہوئی انتہا۔ اے صاحبو عقل کو بکار کہہ کر غور کیجیے کہ محض بنی آدم کے گنہ کی معافی کے واسطے عیسٰی
صلیب مین مارے گئے۔ اور کفارہ ہوے سو صحیح ہو تو سب اذیت و تکلیف بنی آدم سے دور اور دفع ہو جانا لازم تہا ویسا
تو دفع نہین ہوئین۔ اس دلیل سے وہ عقیدہ بہی جہوٹا اور بے اصل معلوم ہوتا ہی۔ اور سائنس سر جو ہسٹوری کے ۲ صفحہ
مین لکہا ہی کہ عیسوی مذہب کے موحدین کا یہ عقیدہ ہی کہ عیسٰی کا مصلوب ہونا بنی آدم کی نجات کا باعث نہین ہوتا انتہا
اور عیسوی کہتے ہین کہ عیسٰی محض گناہون کی معافی کے واسطے پیدا ہوے اور بہ خوشی تمام موت کو قبول کرکے صلیب مین مارے
گئے انتہا۔ یہ عقیدہ بہی غلط ہے کیونکہ انجیل یوحنا باب ۱۱ ورس ۵۳ و ۵۴ و ۵۷ مین انہون نے یعنے عیسٰی کو جان سے مارین
۵۴ اسلئے یسوع نے یہود یون مین ظاہر آنہ چلا پر وہان سے بیابان کے نزدیک افراہیم نام ایک مقام مین گیا اور اپنے
شاگردونکے ساتہہ وہان گذران کرنے لگا۔ ۵۷ سردار الملون اور فروسیون نے بہی حکم کیا تہا کہ اگر کوئی جانتا ہو کہ وہ یعنے عیسٰی
کہان ہے دکہاوے تاکہ اوسے پکڑ لین۔ اور انجیل لوقا باب ۲۲ ورس ۳۶ و ۳۸ کا خلاصہ یہ ہی کہ عیسٰی اپنے حواریون سے کہے کہ اپنی
پوشاک بیچ کر تلوار مول لے تب انہون نے کہا کہ اے خداوند دیکہہ یہان دو تلوار ہین عیسٰی نے ان سے کہا بس ہے انتہا۔ اسی
باب کے ۳ و ۴ و ۵ ورس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسٰی کے بارہ حواریون مین سے ایک حواری جس کا نام یہودا تہا اسنے سردار کاہنون
سے رشوت کا اقرار کر لیکے عیسٰی کو تبلانیکی تجویز کیا۔ اور انجیل متی باب ۲۶ ورس ۲۴ کہتا ہے کہ ابن آدم کی حقیقین عیسٰی جیسا لکہا ہے
اسکا حال ویسا ہو گا لیکن اس شخص پر جسکے ہات سے ابن آدم پکڑوا دیا جاے۔ افسوس ہے کہ اس شخص کے لئے یہ بہتر تہا کہ وہ پیدا
نہوتا اور اسی نے یعنے عیسٰی پطرس کو اور زبدی کے دو بیٹونکو اپنے سات لیکے غمگین اور دردمند ہونے لگا تب اس نے کہا
میرا دل مرنے تک بہت غمگین ہے تم یہان سے میرے سات جاگتے رہو اور وہ یعنے عیسٰی تہوڑی دور جاکے اوندہے منہ گرا اور یہ
کہہ کے دعا مانگی اے میرے باپ اگر ممکن ہو تو اس پیالہ کو یعنے موت کو مجہہ سے گذر نہ دے لیکن نہ ایسا کہ مین چاہتا ہون
بلکہ تو جیسا چاہتا ہی تب مریدون کے پاس آیا اور انہین سوتے پاکے پطرس سے کہا کیا تم ایک گہڑی میرے ساتہہ جاگ نہ سکے

جاگو اور دعا مانگو اور پہر وہ دوبارہ گیا اور یہ کہکے دعا مانگنے لگا - اے میرے باپ اگر یہ پیالہ یعنے موت میرے پینے کے سواے مجہہ سے گذر نہ سکے تو جو تیری مرضی ہے سو ہو - اور وہ پہر آکے انہیں یعنے حواریون کو پہر سوتے دیکہا - انکی آنکہین نیند سے بہری ہین - اور انہیں چہوڑکر پہر گیا - اور وہی کہکے تیسرے بار دعا مانگی انتہا - ورسہاے مذکور سے ظاہر و ثابت ہوتا ہی کہ عیسئی موت کو ڈرکے بہاگے اور فراہم ہین جا چہپے اور اپنے کو قتل کرنیکے لئے آنے والون کو مارنے واسطے تلوارین تیار کر رکہے اور اپنے بتلا دینے والے کے حق مین بددعا کئے اور مرنے سے مغموم ہوے تہے اور موت اپنے کو نہ آنے کے لئے تین بار اوندہے گرکے دعا مانگے - اور دعا مانگے سرکیا حواریونکو بہی کہے انتہا - اسطرح سے موت کو ڈرے سو اور غمگین ہوے سو حالات کو غور کرنیسے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ بنی آدم کے گناہون کی بخشایش کے لیے عیسئی بخوشی تمام اپنے کو آپ کفارہ نہیں دیتے - اور بنی آدم کے گناہونکا بوجہہ اپنے ذمہ پہ نہیں لیئے - اگر تم وہ جو کہتے ہو چونکہ عیسئی جامع الوہیت اور بشریت کے تہے لہذا اس جگہہ مین اپنی بشریت کو ظاہر کرنے کیلئے وہ سب تصدیع اور تکلیف اوٹہائی انتہا - یہ عقیدہ بہی مہمل ہے کیونکہ مرو پرستی پڑکے جل مرتی ہے سو ہندوانی عورت اور گناہ کی بخشش کی نیت سے گنگا ندی مین کر مرتے سو ہندوان بہی تو بشر ہین دیکہو وے لوگ بے خوف و خطر کے اور بے اندیشہ کے ثابت قدم رہکر پہول و صندل لگا خود کو آراستہ کرکے مرتے اور جان دیتے ہین اور گہبراتے نہین - عیسئی ان سے کمتر تو نہیں تہے ویسے جناب فی الحقیقت بنی آدم کے گناہون کی معافی کے واسطے فدیہ و کفارہ ہونا چہتے تو بخوشی تمام ہنستے کہیلتے صلیب مین مارا جاتے ویسا تو نہیں کیئے مگر انہون نے موت کو ڈرکے تین بار سجدہ جاکے دعا مانگنے کے سبب اللہ تعالی نے انکو دشمنون کے ہاتہہ سے بچالیا - اور آسمان پر اٹہا لیا - اے صاحبو حق سبحانہ تعالی غفار و ستار ہی آدم و حوا بہت گریہ وزاری و عجز سے توبہ استغفار کرنیکے باعث غفور الرحیم نے ان کا گنہ بخشا اور وے معصوم ہوے - دیکہو ۱۴۵ زبور ۱۸ و ۱۹ ورس مین ہے کہ خداوند ان سب سے جو اسکو پکارتے ہین نزدیک ہے اور ان سب سے جو سچائی سے اسکو پکارتے ہین وہ ان لوگونکی مراد جو اس سے ڈرتے ہین پوری کریگا - وہی انکی فریاد سنیگا اور انہین بچائیگا - ویسا ہی ۲۰ زبور ورس ۶ مین اور ۳۴ زبور ورس ۴ مین لکہا ہی انتہا - ورسہاے مرقوم الصدر کے موافق آدم کا توبہ مقبول بارگاہ الہی کا ہوچکا - اور ان کا گنہ بخشا گیا پہر ان کو گنہگار ہین اور انکا گنہ بنی آدم کو لاحق ہوا بولنا بیجا ہے - اگر یہ پوچہتے ہو کہ آدم کا گنہ بخشا گیا ہو تو پہر اونکو اپنے مقام عدن مین نہ جاکر دنیا مین اقامت کرنے کا کیا سبب ہے - ہم کہتے ہین کہ اللہ تعالی کا یہہ ارادہ تہا کہ آدم و حوا کو دنیا مین رکہہ کر اونکی اولاد و نسل سے دنیا کو آباد کرے - اسلئے پہر انکو عدن کو نہین بہیجا - اللہ تعالی عادل و غفار ہے اور جبار و قہار بہی ہے جو شخص

کہ اسکی عبادت کو چھوڑکر غیر کی عبادت و پرستش کرتا ہی یا اسکی وحدانیت و صفات مین غیر کو شریک کرتا ہی یا اسکو باپ بیٹے یا بیٹے پنے کا عیب لگاتا ہی اسکے حق مین انصاف و عدالت کریگا اور اسکو سزا دیگا۔ ہرگز نہ بخشے گا۔ چنانچہ یرمیاہ باب ۱۳ و ۱۰ و ۱۴ ۔ ورس مین ہی کہ یہہ برے لوگ جو میرا کلام سننے سے انکار کرتے ہین اور اپنے دل کی سرکشی کے پیرو ہوتے اور بیگانے معبودون کا پیچھا کرکے اُنکی بندگی کرتے اور انہین پوجتے ہین وے اس کمربند کی مانند ہونگے جو کسی کام کا نہین اور مین انہین سے ایک دوسرے پر بیٹیونکو اور باپونکو یکسان ڈالونگا۔ خداوند کہتا ہے مین شفقت نہ کرونگا اور ہرگز رعایت نہ کرونگا اور رحم نہ دکہاؤنگا بلکہ انہین ہلاک کرونگا۔ اور انجیل متی باب ۱۲ ورس ۳۲ اور جو کوئی ابن آدم کی بدگوئی کرتا ہی یہ اوسے معاف کیا جائیگا۔ پر کوئی روح قدس کی بدگوئی کرے یہ اسے معاف کیا نہ جائیگا نہ اس جہان مین نہ اُس جہان مین انتہا۔ ای صاحبو جو شخص کہ خدا کو وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ جانتا ہے اور اسکی وحدانیت و قدرت مین غیر کو شریک نہین کرتا ہو اور نبی صلعم وغیرہ انبیا پر اور قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے وہ مرتکب گناہان صغیرہ و کبیرہ کا ہوا ہو۔ اور صدق دل سے توبہ و استغفار کرے تو یقین ہو کہ ارحم الراحمین اسکے گناہان بخشیگا اسمین شک نہین۔ متی باب ۱۲ ورس ۳۱ کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ لوگون کی ہر طرح کا گنہ اور کفر معاف کیا جائیگا۔ مگر وہ کفر جو روح کے مقابلے مین ہو آدمی کو معاف کیا نہ جائیگا انتہا۔ ورسہای مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالی مشرکون کے حق مین عدل اور انصاف کرکے انکو عذاب دیگا اور گنہگارونکے حق مین رحم کرکے اُنکے گناہان بخشیگا۔ ایسا سبب ہونے پر بنی آدم کے گناہ کے معافی کیواسطے عیسیٰؑ صلیب مین مارے گئے اُنکے گنہ کا کفارہ ہوئے اعتقاد کرنا جہل و نادانی ہے سوائے اسکے بندگونکے گناہونکی معافی کے لئے خداوند تعالی نے کئے طرحکے وجوہات قرار دئے ہین ان مین سے تہوڑے بیان لکہے جاتے ہین۔ کتاب احبار باب ۴ ۔ ۲۰ و ۲۱ و ۲۴ و ۲۶ و ۳۱ و ۳۵ اور ۵ باب ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۶ ورسون مین اور کتاب گنتی باب ۱۵ ۔ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ ورسون مین اور بہاکئی جاگہ مین لکہا ہی کہ جو شخص کہ گناہ کرتا ہے اگر اسنے گنہ کی معافی کے لئے گوسفند یا گاؤ قربانی کیا اور فدیہ یا نذرانہ دیا تو اسکے گناہان بخشے جائینگے انتہا۔ یقین ہے کہ اسطرح کی قربانی وغیرہ دے کر ہزارہا عاصیون کے گناہان بخشے گئے ہون اور بخشا یا جانے ہین۔ ایسا سبب ہوتے پر بنی آدم کے گناہون کی معافی کے واسطے عیسیٰؑ مصلوب ہوکر تین رات تین دن جہنم مین رہکر ماسلف کے گنہگارونکا گنہ بخشا کے جہنم سے نکالے برنا مین مسخری و ٹہٹہی اس جناب پاک کی ہے۔ اور کتاب گنتی ۱۴ باب ۱۹ و ۲۰ ورس مین دعا موسیٰ کی یون ہی کہ اب تو اپنی رحمت کی فراوانی سے اس امت کا گناہ بخش دیجئے جیسا کہ تو مصر سے لیکے یہانتک انہین بخشتا رہا ہے خداوند نے فرمایا کہ مین نے تیرے کہے سے بخشا انتہا۔

اس دلیل سے ثابت ہوتا ہی غفور الرحیم نے اپنے انبیا کی دعا قبول کرکے انکی امت کے عاصیون کی گناہان بخشدیا ہے یہ سو اسکا کرم و فضل ہے اسی طرح سی غفار الذنوب ازراہ کرم و فضل کے ہمارے نبی صلعم کی شفاعت ود عاسے انکے امت کے عاصیون کی گناہان بلاشک وشبہہ بخشیگا - اور بھی یشعیاہ باب ۴۵ ورس ۲۲ قول خدا کا یون ہے کہ میری طرف رجوع لاؤ تاکہ تم نجات پاؤ اے زمین کی کنارونکے سارے رہنے والو کہ مین خدا ہون اور میرے سوای کوئی نہین اور کتاب استشا باب ۵ ورس ۱۰ - انہین سی جو میرے دوست ہین اور میرے حکمون کو یاد رکھتے ہین ہزارون پر رحم کرتا ہون انتہا - ان دلایل سے ثابت ہوتا ہی کہ اللہ کی فرمانبرداری اور محبت جو شخص کہ کریگا اور اس سے جو مغفرت چاہیگا - اسکے گناہان حق سبحانہ تعالیٰ معاف کریگا - ان تمام راہ نجات کو حواری صاحبان تجویز نا کرکے اللہ تعالیٰ نبی آدم کے گناہون کی معافی کی واسطے اپنے ایک لوتے بیٹے کو دنیا مین بہیج کر فدیہ و کفارہ دیا بولتے ہین سو مہمل عقیدہ ہے کیونکہ گناہ کی معافی کو لئے گوسپند اور گائی وغیرہ قربانی کئے سے ہوسکیگا خداوند تعالیٰ کہا ہی سو حکم کافی ہوتی پر اسنے اپنے بیٹے کو فدیہ و کفارہ کرنی کی حاجت نہین ای صاحبو از زمانہ آدم تا ایندم عیرونکے بخشایش کے واسطے کوئی شخص اپنے فرزند کو قربان نہین کیا لیکن ابراہیم خدا کی حکم کے موافق اپنے فرزند اسماعیل ع کو اسکے راہ مین قربانی کرنے گئے - اسوقت اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جبرئیل ع کو بہیج کر انکو بچالیا انکے درعوض گوسفند کو قربانی کرادیا - ایسا ارحم الراحمین لوگون کی بخشش کیواسطے اپنے بیٹے کو فدیہ دیا کہنا بیجا کفر ہے - اس قربانی کی عادت آج تک اہل اسلام مین جاری ہے اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ ابراہیم قربانی کے لئے فرزند اسحاق کو لیگئے تہے یہ صرف جہوٹ ہی - اور توریت کی کتب مین سی کسی ایک کتاب مین یا زبور مین ایسا نہین لکہا ہی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندون کی بخشایش کیواسطے اپنے فرزند کو قربانی کریگا یا کفارہ یا فدیہ دیگا مثال سلیمان باب ۲۱ ورس ۳ کہ راستی اور انصاف کرنا خداوند کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہی انتہا - یہان تک کی بیان سی خوب ثابت ہو چکا ہے

کہ آدم کا گناہ انکی اولاد کو لاحق نہین ہے جو کوئی نیکی کریگا ثواب و جزا پاویگا - اور جو گناہ کریگا عذاب و سزا پاویگا - عقیدہ مصلوبی عیسیٰ کی وہ جو عیسویان کہتے ہین اور عقیدہ رکہے ہین کہ عیسیٰ صلیب مین مارا جاکی جان دئیے یہ صرف جہوٹ ہی اگرچہ کذب اسکا اول کی جواب مین مرقوم ہے - سو دلایل منقول و معقول سے ظاہر و باہر ہے تاہم اور بہی چند دلایل کہ جسکے مطالعہ سے کذب اس عقیدہ کا واضح ہوتا ہی - ہم بیان کہتے ہین کہ عیسیٰ مصلوب نہین ہوئی جسوقت یہودان انکے گرفت وگیر کا قصد کرکے گہیر کر محاصرہ کئے انکو خدا کے حکم سی فرشتے آسمان پر پہنچا دئیے جو شخص کہ انکو اسیر کرنے کے لئے آپ تشریف رکہتے تہے سو حجرے مین جرات کرکے گہسا خدا کے حکم سے شکل و شباہت اسکی مانند عیسیٰ کے ہو گئی - اسکو یہود پکڑ کے صلیب مین مارے جب حقیقت اس حال کی یہود پر ظاہر ہوئی باہر بول نہ سکے مارے شرم کے کہنے لگے کہ عیسیٰ کو ہم مصلوب

کردیئے انتہا۔ لہذا اللہ قرآن کے ۴ وین سورہ کے ۱۵۶ وین آیت مین فرماتا ہی کہ عیسیٰؑ قتل ہوے نہین مگر ان کا شبیہ قتل و مصلوب ہوا۔ قولہ تعالیٰ۔ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ ترجمہ اور اونکے کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو جو رسول تہا اللہ کا اور نہ اسکو مارا ہے نہ سولی پر چڑہایا ہے لیکن وہی صورت بن گئی اور انکے آگے جو لوگ اسمین کئے باتین لگاتے ہین وے اسجگہ شبہہ مین پڑے ہین کچھہ نہین انکو اسکی خبر مگر اٹکل پر چلنا اور اسکو مارا نہین بے شک بلکہ اٹہالیا اللہ نی اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا انتہا۔ سوائے اسکے ٹیلر تصنیف کیا ہی سو ہسٹوری آف محمد نیزم نامی کتاب کو ۳۳ صفحہ مین اشارہ کیا ہے۔ فرقہ سیر ندہ بر کہتا ہی کہ عیسیٰؑ مصلوب ہوا نہین لیکن دوسرا ایک شخص مصلوب ہوا تہا اور فرقہ باسلیدی اور دوسٹی اور کار پوکراتس سرنتہی کہتا ہے عیسیٰؑ مصلوب ہوا نہین بیان ان فرقونکا اس رسالی کے فصل دوازدہم مین آیا ہے۔ سوائے اسکے سیل کیا ہے سو انگریزی ترجمہ قرآن۔ جو ۱۸۵۰ء مین لندن مین طبع ہوا ہی اسکے ۴۴ صفحہ مین لکہا ہے کہ قدیم فرقے والے کرسٹ کریعنے باسلیدی اور کار پوکراطس کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیح مصلوب ہوا نہین مگر اسکا شبیہ یعنے شمعون سرنی مصلوب ہوا۔ اور یہی اسی صفحہ مین لکہا ہی کہ ایک عیسوی فاضل فوٹیس نامی نے اپنی کتاب کو ۱۱۴ اور ۲۹۱ صفحہ مین لکہتا ہے کہ مین نے سفر حواریون کی بیان مین ایک کتاب دیکہا نام اوسکا سفر حواریان تہا اسمین الیسا مرقوم تہا کہ مسیح مصلوب نہین ہوا مگر اسکے عوض مین دوسرا شخص مصلوب ہوا اسکو صلیب دینے والونپر مسیح ہنستا تہا چنانچہ اس ہنسنے کی کیفیت ترلیانڈ نامی فاضل نے اپنی کتاب ناظرنیس مین مفصل لکہا ہے باوجود اسکے مسیح کے در عوض اسکا شبیہ مصلوب ہونیکی بابت مین علماء مسیحی جو الزام محمدؐ پر اور قرآن پر لگاتی ہین سو انکی خطا ہے۔ انتہا۔ اے عیسوی صاحبو تمہاری شریعت مین آیا ہے جو شخص کہ گناہ گار اور خدا کا لعنتی ہے وہی شخص مصلوب ہوگا نہ معصوم و پاک شخص۔ ایسا ہوتے پر عیسیٰؑ جو خدا کے نبی اور پیارے اور پاک ذات تہے ان کو مصلوب ہوئے اور لعنتی ہوکر ہم کو گناہونسے چہڑائے کرکے تم رکہتے ہین سو اعتقاد اور پولس گلتیو نکو لکہے ہین سو خط باب ۳ درس ۱۳ مین ہی ویسا تحریر کئے ہین سو بیان بیجا ہے نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد کیونکہ کتاب استثنا باب ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ درس مین ہے۔ کہ جو شخص کہ گناہ گار اور واجب القتل ہے درخت پر لٹکایا جاوے اور اسکی لاش کو رات بہر نہ رکہکر نکال کے گاڑ دینا اسلئے زمین ناپاک ہووے اور وہ خدا کا لعنتی ہے۔ انتہا۔ عیسیٰؑ تو

تو واجب القتل اور خدا کی لعنتی نہ تھے پس انکو مصلوب ہوئے بولنا اور لعنتی قرار دینا عین تحقیر اور اہانت ہی اور نیک کی
بدلے بدکار کفارہ یا فدیہ دیا جانا سزاوار ہے مگر بدکار کی بدلے نیک کار کو کفارہ دینا بڑا ظلم ہے چنانچہ امثال سلیمان
باب ۲۱ ورس ۱۸ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطا کار راست بازونکے بدلے فدیہ دیئے جاینگے انتہا۔ اس ورس کے
موافق ایسا پایا جاتا ہی کہ عیسیٰ نیک کار نہ تھے مگر شریر خطا کار تھے لہذا صادقونکے بدلے فدیہ دئے گئے
نہ گنہگارونکے لئے اسکے سوا کتاب استثنا ۲۷ باب ۲۶ ورس جو کوئی اس شریعت کی سب باتونپر قائم نہ رہے
اورانپر عمل نہ کرے اسپر لعنت سب جماعت کہے آمین انتہا۔ تم کہتے ہو کہ عیسیٰؑ لعنت مین سہ شبانہ روز مبتلا تھے اس
صورت مین موافق ورس مذکور کے معلوم ہوتا ہی کہ انہون شریعت پر قایم نہ تھے اور گنہگار تھے اسلئے لعنت مین
مبتلا ہوئے تھے ایسے گنہگار کا مصلوب ہونا دوسری گنہگارونکے نجات کا سبب ہو نہین سکتا برخلاف اسکے عیسیٰؑ لعنتی
ہوکر ہمکو لعنت سی چھڑا لے کر کے پولس گلتیون کو لکہے ہین سو خط ۳ باب ۱۳ ورس مین تحریر فرما تے ہین سو عین مسخری ہے
اور وہی پولس نے رومیونکو لکھا ہی سو خط ۸ باب ورس ۳۴ کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے سیدہے باز و عیسیٰؑ بیٹھا ہے اور ہماری
سفارش کرتا ہے انتہا۔ یہ مضمون رد کرتا ہے اول خط کے مضمون کو کیونکہ اسمین آپ نے صاف لکھدیا کہ عیسیٰؑ لعنتی
ہوکر ہمکو لعنت سی چھڑائے وہ سچ ہو تو پہر عیسیٰؑ ہمارے لئے خدا کے پاس سفارش کر رہا ہے بولنا عبث ہی یہ ہر دو خط ایک دوسری کی
تکذیب کر رہے ہین اب یہان ایک بات سمجھنے کی ہے کہ خدا مختار ہے کہ خواہ عیسیٰ کی اُس سفارش کو قبول لے یا رد کرے
ایسی گمانی سفارش پر تکیہ کرنا برخلاف عقل کے ہے اسوای اسکے انجیل متی ۹ باب ۶ ورس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰؑ
فرمائے کہ تم جانو ابن آدم کو زمین پر گنہ کے معاف کرنیکا اختیار حاصل ہے انتہا۔ ایسے جناب کہ جنکو گناہونکی معافی کا
اختیار حاصل ہے انہون کو امت کی گناہونکی معافی کیواسطے مصلوب ہوئے لعنتی ہوے اور خدا کے سیدہی باز و بیٹہ کر
سفارش کرتے ہین بولنا عقل سے بعید ہے چونکہ پولس حواری نہ تھے واہی تباہی باتین اپنے خطوط مین تحریر کردیئے
تاکہ لوگون مین اپنی بزرگی ظاہر ہووے اُن باتونکو عیسویان خدا کا کلام اعتقاد کرتے اور جھگڑتے ہین سو تعجب ہے
عیسیٰؑ کی بزرگی اور فضیلت کی انکار کا ارادہ نبی صلعم کو ہوتا تو آپ نے یہودیون کے قول کو ثابت کرکے ایسا فرماتے
کہ عیسیٰؑ خدا کی نبی نہ تھے مکار و جادوگر جھوٹے تھے۔ ویسا تو نہین فرمائے بلکہ ایسا فرماتے ہین کہ روح القدس کی
مدد سی مریم کے بطن سی عیسیٰؑ بے باپ کی پیدا ہوے اور خدا کی نبی تھے معجزے بھی بتاتے ہین اور آسمان پر تشریف
لیگئے ہین زمانہ اخیر مین زمین پر نزول فرمائینگے دجال لعین کو قتل کرینگے انکو خدا سی کتاب انجیل کی عطا ہوئی تھی
انتہا۔ اگر عیسیٰؑ مصلوب ہوے سو سچ ہوتا تو وہ بھی صاف صاف فرمادیتے ہرگز اسکا انکار نہ کرتے اسکے پوشیدہ کرنیسے

آپکو کچھہ فائدہ نہین تہا۔ اور ظاہر کرنے سے نقصان بھی نہین تہا۔ ایسے ایک نکمی کام کو آپ نی پوشیدہ کئے سمجہنا عقل کی کوتاہی ہے بقول شخصے۔ عقل کوتی صدا رونق۔ اگر تم یہ پوچہتے ہو کہ اگر عیسیٰؑ مصلوب نہوتے تو انکے حواریان اناجیل مین مصلوب ہونے سے سچ کرکے لکہنے کا کیا سبب تہا ہم جواب دیتے ہین کہ جس وقت یہودیان عیسیٰؑ کو پکڑنے آئے تب حاضرین نے سو پطرس وغیرہ بہاگ گئے وہی نہین دیکہے کہ یہودیان عیسیٰؑ کو گرفت وگیر کئے یا اُنکے شبیہہ کو۔ مگر مصلوب ہوا تہا سو شخص عیسیٰؑ کی مشابہت والا ہونیسے اسکو صلیب پر حواریان دیکہکر سمجہہ گئے کہ عیسیٰؑ یہی ہے اور مشہور کئے اور اپنی انجیلونمین بہی ایسہی لکہدیئے ان کا یہ لکہنا اکثر جائے ایک دوسریکی مخالفت رکہتا ہے ہم اس اختلافتین سے چند یہان تحریر کرتے ہین دیکہو انجیل متی کے ۲۶ باب ۴۷ ورس سے ۵۳ ورس تک کا خلاصہ یہہ ہے کہ یہودا جو ان بارہون مین سے ایک تہا آیا اور اس کے ساتہہ ایک بڑی بہیڑ اور تلوارین اور لاٹہیان لئے ہوے سردار کاہنون اور قوم کے بزرگون کی طرف سے آپہنچے اور اسکے پکڑوانیوالے نے انہین یہ کہکے پتہ دیا تہا کہ جسے مین نے چوم ون وہی عیسیٰؑ ہے اسکے پکڑ لینا۔ پہر اسنے یسوع پاس آکر کہا اے ربی سلام اور چوم لیا یسوع نے اس سے کہا کہ اے میان تو کاہیکو آیا تب یہودیون نے آکر یسوع پر ہات ڈالے اور پکڑ لئے اور یسوع کے ساتہیون مین سے ایک نے ہات بڑہاکر اپنی تلوار کہینچی اور سردار کاہن کی نوکر پر چلاکر اسکا کان اڑا دیا۔ تب یسوع نے اسنے کہا کہ اپنی تلوار میان مین کر کیونکہ جو تلوار کہینچتے ہین تلوار ہی سے مارا جاوینگے کیا تو نہین جانتا کہ مین ابہی اپنے باپ سے مانگسکتا ہون اور وہ فرشتونکی فوجون بارہ سے زیادہ میرے لئے حاضر کردیگا۔ انتہا۔ برخلاف متی کے لوقا نے اکثر باتین اپنی انجیل مین کم وزاید تحریر کیا ہے چنانچہ انجیل لوقا ۲۲ باب ۴۷ ورس سے ۵۳ ورس تک لکہا ہے کہ وہ یہ کہہ رہا تہا کہ دیکہو ایک بہیڑ دکہائی دی ایک ان بارون مین سے جو یہودا کہلاتا تہا انکے آگے آگے ہوکر یسوع پاس آیا کہ اسکو چومے۔ تب یسوع نے اس سے کہا کہ اے یہودا کیا تو ابن آدم کو بوسے پکڑواتا ہے انہون نے جو اسکے گرداگرد تہے وہ حال جو ہونے والا تہا دیکہا اس سے کہا اے خداوند کیا ہم تلوار چلاوین اُن مین سے ایکنے سردار کاہن کے نوکر کو لگائی۔ اور اسکا داہنا کان اڑا دیا تب یسوع نے جواب مین کہا اتنے پر رہنے دو اور اوسکے کانکو چہوکر چنگا کردیا پہر یسوع نے سردار کاہنون اور ہیکل کے سردارون اور بزرگونسے جو اس پہ چڑہکر آئے تہے کہا کہ تم جیسے چور پکڑنے کو تلوارین اور لاٹہیان لیکر نکلے ہو مین ہر روز ہیکل مین تمہارے ساتہہ تہا اور تمنے مجہپر ہات نہ ڈالا انتہا۔ اے صاحبو انجیل متی کے عبارت مذکور مین اور انجیل لوقا کی عبارت مین کس قدر اختلاف ہے سو خوب غور سے دیکہلو سو ان ہردو انجیل کی عبارت کی برخلاف یوحنا اپنی انجیل مین لکہے ہین سو عبارت کو بیان کرتا ہون وہ بہی مہربانی سے مطالعہ کرنا لازم ہے۔ انجیل یوحنا ۱۸ باب ۲ ورس سے ۱۲ ورس تک لکہا ہے

کہ یہودا بھی جسنے اسے پکڑوادیا وہ جگہہ جانتا تہا کہ یسوع اکثر اپنے شاگردون کی ساتھہ وہان جایا کرتا تہا۔ تب یہودا سپاہیون کا ایک غول اور سردار کاہنون اور فریسیون سے پیادہ لیکے مشعلون چراغون اور ہتیارون کے ساتھہ وہان آیا اور یسوع نے سب کچھہ جو اسپر ہونے والا تہا جان کے آگے بڑہا اور ان سے کہا کہ تم کسے ڈہونڈتے ہو انہون نے اسے جواب دیا یسوع ناصری کو تب یسوع نے انہین کہا کہ مین ہون اسوقت یہودا بھی جسنے اسے پکڑا دیا انکے ساتھہ تہا۔ اور جونہین اسنے انہین کہا کہ مین ہون وے پیچھے ہٹے اور زمین پر گر پڑے تب ان سے پہر پوچہا کہ تم کسے ڈہونڈتے ہو وے بولے یسوع ناصری کو۔ یسوع نے جواب دیا کہ مین نے تمہین کہا کہ مین ہون پس اگر تم مجھے ڈہونڈتے ہو تو انہین جانے دو یہہ اسلیئے ہوا تاکہ وہ کلام جو اسنے کہا پورا ہو کہ جنہین تو نے مجھے دیا مین نے انمین سے ایک کو بھی گم نہ کیا۔ تب شمعون پطرس نے تلوار جو اس پاس تہی کہینچی۔ اور سردار کاہن کے نوکر پر چلائی اور اس کا داہنا کان اڑا دیا اس نوکر کا نام ملکہوس تہا۔ تب عیسیٰ نے پطرس سے کہا اپنی تلوار میان مین کر کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجھکو دیا مین نہ پیون تب سپاہی اور صوبیدار اور یہودیون کے پیادون نے ملکے یسوع کو پکڑا اور باندہا انتہا۔ ای صاحبو جو تم کہتے ہو کہ یہودیان وغیرہ عیسیٰ کو گرفت وگیر کر کے لے گئے انتہا۔ وہ غلط ہے اگر وہ سچ ہوتا اور اس حالت کو متی وغیرہ کی حواریان دیکہے ہوتے تو البتہ وہ کیفیت انہون اپنے اپنے انجیلون مین بغیر اختلاف کی ایک ہی طور پہ لکہے ہوتے کیونکہ وہ بچشم خود نہین دیکہے تہے لہذا جو جو حواری جیسا جیسا خارج سے سنا تہا ویسا ہی اپنی انجیل مین لکہدیا انکا لکہنا اعتبار کی قابل نہین۔ سوا ذ اون اختلافات کے دوسرا بڑا اختلاف یہہ ہی کہ اسی باب کے ۱۰ ورس سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ کو پکڑنے کی وقت پطرس حاضر تہا اور اسنے نوکر پہ تلوار چلائی کہتے ہین۔ برخلاف اسکے انجیل متی باب ۲۶ ورس ۷۰ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ ورس سے ثابت ہوتا ہی کہ پطرس خود قسمیہ اقرار کیا ہے کہ عیسیٰ کو نہین جانتا۔ اس صورت مین اس دسوین ورس کی کیفیت جو بالا مذکور ہوی صریح جہوٹی پائی جاتی ہے۔ سوائے اسکے اسی ۲۶ باب کے ۵۷ ورس سے ۶۷ ورس تک لکہا ہی کہ جنہون نے یسوع کو دستگیر کیا تہا وے سردار امام قیافا کے پاس جہان کاتب اور مشایخ جمع ہوئے تہے اسے لیگئے تب سردار امام اور مشایخ اور مجلس نے یسوع پر جہوٹی گواہی طلب کی تاکہ اوسے قتل کرین پر کوئی نہ ملی آخر کو دو جہوٹے گواہ آکے بولے کہ اوسنے کہا کہ مین خدا کی عبادتگاہ کو ڈہا کے تین دن مین پہر بنا سکتا ہون تب سردار امام نے اٹھکر اس سے کہا تو جواب نہین دیتا یہہ کیا گواہی دیتے ہین لیکن یسوع چپ رہا پہر سردار امام نے اٹھکر اس سے کہا کہ مین تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون کہ اگر تو سچ مسیح خدا کا بیٹا ہی تو تو ہم سے سچ کہہ۔ یسوع نے اس سے کہا۔ تو تے آپہی کہا۔ تب سردار امام نے اپنے کپڑے پہاڑ کر کہا یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمین اور گواہون کا کیا درکار ہے

دیکھو اب تم نے اسکا کفر بکنا سُنا اب کیا سوچتے ہو۔ وے جواب مین بولے وہ قتل کے لایق ہے تب انہون نے اُسکے منہہ پر تہوکا اور گہونسے مارے انتہا۔ اور انجیل متی ۲۷ باب ورس ۱۲ کہ جب سردار امام اور مشایخ اُسپر فریاد کر رہے تہے وہ کچہہ جواب نہین دیتا تہا ۱۳۔ تب پلاطس نے اس سے کہا کیا تو نہین سنتا کہ وے تجہپر کیا کیا گواہی دیتے ہین پہر اسنے جواب مین ہرگز ایک بات نکی۔ چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا ورس ۱۷ جسوقت وے اکٹہے تہے پلاطس نے انسے کہا تم کسکو چاہتے ہو کہ مین تمہارے لئے چہوڑون براباس کو یا یسوع کو۔ ۲۶۔ تب اس نے براباس کو ان کے لئے چہوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے مار کے صلیب پر کہینچنے کیلئے انکو سونپا انتہا۔ برخلاف اسکے انجیل لوقا باب ۲۲ ورس ۵۴ مین ہے کہ تب وے اُسے یعنے یسوع کو پکڑ کے لے گئے اور سردار امام کے گہر لے آئے ۶۳ وے مرد جن کے حوالے یسوع تہا اوسے ٹہٹہون مین اڑانے اور مارنے لگے باب ۲۳ ورس ۱۔ کہ ساری جماعت اٹہکے یسوع کو پلاطس پاس لیگئے ۶۔ جب پلاطس نے جلیل کا نام سُنا تو پوچہا کیا وہ جلیلی آدمی ہے۔ ۷ جب اس نے جانا کہ وہ ہیرودو کی رعیت مین سے ہے تو اسے ہیرودو کے پاس جو اسوقت یروسلیم مین تہا بہیج دیا۔ ۱۰۔ سردار امامون اور فقیہون نے کہڑے ہو کے اسپر بہت سی نالشین کین۔ ۱۱۔ تب ہیرودو اور اس کے لشکر نے اسے حقیر کر کے ٹہٹہا کیا اور اسے شاہانہ لباس پہنا کے پلاطس پاس پہر بہیجا۔ ۱۳۔ پلاطس نے سردار امامون اور قریبیون اور لوگون کو اکہٹے بلا کے کہا ۱۴۔ تم اس شخص کو لوگون کا گمراہ کرنے والا کہتے ہوئے میرے پاس لاے ہو۔ اور دیکہو مین نے تمہارے سامنے اسے آزمایا اور اس مین جن باتون سے تم نے اسپر نالشین کی نہین میرے پاس کچہہ ثابت نہ ہوئی۔ ۱۵۔ اور نہ ہیرودو کے پاس کہ مین نے تمہین اسکے نزدیک بہیجا تہا اور دیکہو اسنے ایسا کچہہ نہ کیا کہ قتل کے لایق ہو۔ ۱۶۔ پس مین اسے سزا دیکے چہوڑ دیتا ہون انتہا۔ ای صاحبو عیسیٰؑ کی گرفتاری کا حال جو متی اور لوقا لکہے ہین وہ بیشک ایک دوسرے کی تکذیب کرتا ہے اور باہم بہت اختلاف رکہتا ہے اس مین کس کا جہوٹ اور کسکو صحیح جاننا۔ ہمارے پاس زروے آیات قرانی کے جو اس باب مین نازل ہوئی ہین ان ہردو کا لکہنا جہوٹا اور دروغ معلوم ہوتا ہے۔ ان ہردو انجیل کے برخلاف انجیل یوحنا باب ۱۸ ورس ۱۳ مین ہے کہ پہلے اوسے حنا پاس جو قیافا کا سسر تہا لیگئے الخ۔ ۱۴ یہ وہی قیافا ہے جس نے یہودیونکو صلاح دی کہ لوگونکے لئے ایک شخص کا مرنا بہتر ہے انتہا۔ ایسے ایسے جہوٹی باتونکو خدا کا کلام اور سچ جاننا عقل سے بعید ہے۔ رد عقیدہ زندہ ہونا عیسیٰؑ کا۔ وہ جو عیسویان کہتے ہین اور کامل عقیدہ رکہتے ہین کہ یسوع فرماتے تہے کہ یونسؑ جیسا کہ تین رات دن ماہی کے شکم مین تہے ویسا ہی مین بہی تین رات اور تین دن زمین کے اندر رہونگا۔ الغرض ویسا ہی یسوع مصلوب ہو کے موئے اور تین رات دن قبر مین رہے

پہر زندہ باہر تشریف لائی انہا۔ یہ عقیدہ صرف غلط ہی یسوع نہ مصلوب ہوئی اور نہ موئے اسکے ثبوت کی دلایل اسکے آگے کے عقیدہ کی جواب مین گذر گئے اب ہم دو دلیل بیان کرتے ہین جن کے مطالعہ سے مدفون ہونا یسوع کا پہر زندہ باہر آنا انکا قبر سے جہوٹا ثابت ہو جاویگا۔ دلیل اول یوحنا باب ۲۰ ورس ۱۔ ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے ایسا ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکہا۔ ۱۱ ورس لیکن مریم باہر قبر پر روتی کہڑی رہی اور روتی ہوئی جبکہ قبر مین جہکے نظر کی ۱۲ ورس تو دو فرشتے سفید پوشاک مین ایک کو سرہانے دوسریکو پائے تانے جہان یسوع کی لاش رکہی گئی تہی بیٹھے دیکہے۔ ۱۳۔ جنہون نے اسے کہا اے عورت توکیون روتی ہے اسنے انہین کہا اسلئے کہ وی میری خداوند کو لیگئے اور مین نہین جانتی کہ انہون نے اسی کہان رکہا۔ اور متی ۲۸ باب ورس ۱ سبت کی بعد جب ہفتے کی پہلے دن پو پہٹنے لگی مریم مگدلینی نے اور دوسری مریم قبر کو دیکہنے آئین۔ ۲۔ دیکہو ایک بڑا بہونچال آیا تہا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اتر کے آیا اور اس پتہر کو قبر سے ڈہلکا کے اس پر بیٹھ گیا۔ ۳ اسکا چہرہ بجلی سا اور اسکی پوشاک سفید برف کی سی تہی۔ ۵ پس فرشتے نے مخاطب ہوکر ان عورتون سے کہا تم مت ڈرو مین جانتا ہون کہ تم یسوع کو جو صلیب پر کہینچا گیا ڈہونڈتی ہو۔ ۶ وہ یہان نہین ہے۔ انجیل مارک باب ۱۶ ورس ا جب سبت کا دن گذر گیا مریم مگدلینی نے اور یعقوب کی مان مریم اور سلومی نے خوشبو کی چیزین مول لین تاکہ آن کر اوسپر ملین۔ ۲۔ ہفتے کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئین۔ ۵ قبر مین جاکر انہون نے ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے داہنے طرف بیٹھے ہوئے دیکہا۔ اور گہبرا گئین۔ ۹ ہفتے کے پہلے دن وہ یعنے یسوع سویرے اٹھکر پہلے مریم مگدلینی کو جس مین سے اسنے سات دیو نکالے تہے دکہائی دیا۔ ۱۰۔ اسنے جاکے اسکے ساتہیون کو جو اسکے لئے غمگین اور روتے تہے خبر دی۔ ۱۱ وے یہ سنکے کہ وہ جیتا ہے اور اسے دکہائی دیا ہے یقین نہ لائے۔ ۱۲۔ اسکے بعد وہ دوسری صورت مین ان مین سے یعنے دو حواریونکو جسوقت کہ وے پیدل چلتے تہے اور دیہات کی طرف جاتے تہے دکہائی دیا۔ ۱۳۔ انہون نے بھی باقی لوگونکو خبر دی مگر اُن پر وی یقین نہ لائے۔ لوقا باب ۲۳ ورس ۵۵۔ اور وی عورتین بہی جو اُس کے ساتہ جلیل سے آئین تہی پیچہے پیچہے چلین اور قبر کو اور اسکی لاش کو کہ کسطرح رکہی گئی ہے دیکہتی تہین۔ ۵۶۔ اور پہر کے خوشبوئیان اور مر طیار کیا۔ لیکن شرع کے موافق سبت کی دن آرام کیا۔ باب ۲۴ ورس ۱۔ اور وی اتوار کی دن بڑے تڑکے ان خوشبوئیون کو جو تیار کئین تہی لیکے قبر پر آئین اور انکے ساتہ اور کئی بہی تہین۔ ۲۔ اور انہون نے پتہر کو قبر سے ڈہلکایا ہوا پایا۔ ۳۔ اور اندر جاکے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی۔ ۴۔ اور ایسا ہوا

که جدوی اس بات سی حیران تہے دیکہو دو شخص جہلملی پوشاک پہنے انکے پاس کہڑے تہے - ۵ جب وے ڈرتے اور اپنے سر زمین پر جہکاتے تہین انہون نے انسے کہا تم کیون زندے کو مردون مین ڈہونڈتیان ہو - ۶ - وہ یہان نہین ہے بلکہ اٹہا ہے - ۷ - یاد کرو کہ ہنوز جلیل مین تہا تم سے کیا کہا تہا کہ ضرور ہی کہ ابن آدم گناہگارونکے ہاتہہ مین حوالہ کیا جائے اور صلیب دیا جاے اور تیسرے دن اٹہے - ۱۰ - مریم مگدولی نے اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری عورتین جو ساتہہ تہین انہون نے رسولونسے یہ باتین کہین - ۱۱ - پر انکی باتین انہین کہانی سی بیہودہ سمجہہ پڑین اور انکا اعتبار نکیا - ۱۲ تب پطرس اٹہکے قبر کی طرف دوڑا اور جہککر دیکہا کہ صرف کفن پڑا ہے اور اس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گہر چلا گیا انتہا - اور ایک حیرت افزا کیفیت یہ ہی کہ مارک باب ۱۶ ورس ۱۴ - کہ آخر وہ یعنے یسوع ان گیارونکو جب وے کہانے بیٹہے تہے دکہائی دیا انتہا - اور پولس جو قرنتیون کو لکہا ہی پہلے خط کے ۱۵ باب ۳ ورس مین لکہا ہے کہ مسیح ہماری گناہونکے واسطے موا - ۴ - اور گاڑا گیا - اور تیسری دن کتابونکے موافق جی اٹہا - ۵ کیفاس کو اور اسکے بعد بارہونکو دکہائی دیا انتہا - ان ہر دو ورس کا مضمون ایک دوسرےکی تکذیب کرتا ہی کیونکہ یسوع کے بارہ شاگردون مین سے ایک شاگرد یہودا نامی یسوع مصلوب ہونے کی آگے پہانسی لیکے مرگیا تہا وہ بہی ان مین تہا لہذا محض غلط ہے - مخفی مباد کہ شنبہ کو سبت کا دن کہتے ہین آگے کا دن جمعہ کا ہوتا ہی اور ہفتے کا پہلا دن یکشنبہ ہوتا ہی چنانچہ انجیل لوقا جو مرزاپور مین سنہ ۱۸۷۰ع مین طبع ہوئی ہے اسکے باب ۲۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ ورس کی عبارت سی پایا جاتا ہے کہ شام کے چہہ گہنٹونکے قبل یسوع صلیب مین مارا گیا - اور متی ۲۷ باب ۵۷ ورس سے ۶۰ ورس تک مرقوم ہی سو عبارت سی یوسف نامی ایک شخص نے یسوع کی لاش کو شام کے وقت لیکر کفنایا اور دفنایا انتہا - اے صاحبو تمامی درسہاے مرقوم الصدر کے مضامین کو غور سے دیکہین تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع جمعہ کے دن تیسرے پہر کے وقت مصلوب ہوئے - اور اتوار کی صبح کو قبر سے نکلکے باہر آئے - اس سے ثابت ہوتا ہی کہ انہون تین دن تین رات زمین کے اندر نہین رہے مگر دو رات ایکدن قبر مین تہے - چنانچہ پولس قرنتیون کو لکہا ہی سو پہلا خط باب ۱۵ تین چار ورس مین ہے کہ مسیح ہمارے گناہونکے واسطے موا اور گاڑا گیا تیسرے دن جی اٹہا انتہا - اس عبارت سی بہی ظاہر ہے کہ یسوع تین رات تین دن قبر کے اندر نرہے - یہ دلیل عیسویونکی اس عقیدہ کو جو مذکور ہوا باطل کرتی ہے

تنبیہ

متی باب ۲۷ ورس ۵۹ - یوسف نے یسوع کی لاش کو لیکے دفنا دیا - ۶۰ بہاری پتہر قبر کے دروازے پر ڈہلکاکے چلا گیا ۶۶ انہون نے یعنی یہودیون نے جاکے پتہر پر مہر کرکے نگہبانون کو رکہ کے قبر کی نگہبانی کروائی انتہا - اے صاحبو بالا مرقوم ہی سرےکا محافظت کی ساتہہ مدفون تہے سو لاش کو دیکہنے جانیکی طاقت و قدرت مردونکو نتہی بلکہ کوئی مرد وہان گیا

بھی نہین ویسی خوفناک جگہہ مین اندہارے کی وقت عورتونکا جانا غیر ممکن ہے اس بابت مین اور یسوع کی لاش کو دیکہنے کے باب مین اناجیل اربعہ کی عبارت باہم بہت اختلاف رکہتی ہے یہ حال بالا مذکورہ مین سوالوں سے اگرچہ ظاہر ہے لیکن ناظرین کی سہل فہمی کے لئے ان سب اختلافات کو انتخاب کرکے ذیل مین ہم لکہتے ہین یعنے یوحنا کی عبارت سی صاف پایا جاتا ہی کہ مریم مگدلینی تن تنہا صبح کی تڑکے اندہیرا رہتے پر یسوع کی قبر پر آئی اور پتہر کو قبر سے ٹالا ہوا اور اس قبر مین دو فرشتے سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک سرانے دوسرا پائین بیٹھے ہوئے دیکھی - بر خلاف اسکے متی کی تحریر سی ظاہر ہوتا ہی کہ مریم مگدلینی اور دوسری مریم صبح کی پو پہٹنے کی وقت قبر کو دیکہنے آئین اور وے وہان دیکہے کہ خداوند کا فرشتہ آسمان سی اُترکے آیا اور اس پتہر کو قبر سے ڈہلکا کے اسپر بیٹھ گیا اسکا چہرہ بجلی سا اور پوشاک سفید برف سی تہی اس نے کہا یسوع یہان نہین ہے - بر خلاف اسکے مرقس یعنے مارک مین مرقوم ہے کہ وہی مریم مگدلینی اور یعقوب کی مان مریم اور سلومی خوشبو مول لین اور ہفتے کی پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئین اور ایک جوان سفید پوشاک پہنے ہوئے دہنے طرف بیٹھا ہوا دیکہا - بر خلاف اسکے اسی مرقس مین ایسا لکہا ہے کہ ہفتے کی پہلے روز یسوع سویرے اُٹھکر اسی مریم مگدلینی کو دکہائی دیا - بر خلاف اسکے لوقا کی بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہی مریم مگدلینی اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری عورتین جو ساتھ تہین دو شخص جھلگی پوشاک پہنے انکی پاس کہڑے تے اور کہے کہ یسوع یہان نہین ہے انتہا - اے صاحبو مریم مگدلینی وغیرہ عورات یسوع کی قبر پاس گئے سو صحیح ہوتا تو وہ کیفیت ایک انجیل مین مرقوم ہی سو سبکا دوسری انجیل مین بھی بلا تفاوت لکہی جاتی ویسا تو لکہی گئی نہین بلکہ ایک کا بیان دوسری انجیل کی کیفیت کو جھٹلاتا ہے ایسی ایسی جھوٹی باتو پر عورات کی ایمان لانا اور اسکو عقیدہ گردانا عقل سے بعید ہی - دلیل دوم - یسوع تین رات دن زمین کے اندر رہکر پہر زندہ باہر آنے کا اقرار کئے کرکے عیسویان جو کہتے ہین وہ چند وجہ سے صرف غلط ہے - پہلا وجہ یہ ہے - اگر وہ صحیح ہوتا تو مگدلینی مریم فرشتون سے ایسا نہ کہتی کہ میرے خداوند کو لے گئے مین نہین جانتی ہون کہ انہون نے اسے کہان رکہا ہے بلکہ ایسا کہتی کہ میرا خداوند جیسا کہتا تہا ویسا ہی جی اُٹہا ہے لیکن مین نہین جانتی ہون کہ اسنے کہان تشریف لیگیا ہے دوسری وجہ یہ ہے - جبکہ مگدلینی مریم جاکر اسکے یعنے یسوع کے ساتہیون کو خبر دی کہ یسوع کو مین نے زندہ دیکہا اور وہ مجہہ سے ملاقات کی انتہا - اس باتون کو وہ صاحبان قبول لیتے ہین اور ہرگز اسکا انکار نہین کرتے - تیسری وجہ یہ ہے - انجیل مرقس باب ۱۶ ورس ۱۳ - دو مرد جب باقی لوگون کے پاس جاکر خبر دئے کہ ہمنے یسوع کو زندہ راہ مین دیکہے اس بات کو وی لوگان قبول کرلیتے ہرگز اسکا انکار نہ کرتے - چوتھی وجہ یہ ہی - مگدلینی مریم

اور یوحنا اور یعقوب کی ماں مریم اور دوسری عورتین حواریون کے پاس جاکر خبر دینین کہ یسوع کی قبر پاس دو شخص جھلکتی پوشاک پہن کھڑے ہوئے ہم نے دیکھی اور وے ایسا کہے کہ کیون زندے کو مردون مین ڈہونڈتیان ہو یسوع یہان نہین ہے اٹہکر چلا گیا ہے انہا حواریان وہ کیفیت بھی سنکر باور نہ کئے اور بیہودی باتین سمجھے ۔ پانچوین وجہ یہ ہے ۔ پطرس اٹہکر قبر کی طرف دوڑا اور جہکر دیکھا کہ کفن پڑا ہے یسوع وہان نہین ۔ اس ماجرے سے تعجب کیا انہا ۔ پس اسکو لازم تہا کہ یہ سمجھین کہ یسوع فرماتے تہے سرکیا جی اٹہے اور قبر سے نکلکر چلے گئے ویسا نا سمجھکر اس ماجرے والے سکو تعجب کرنے کا سبب نہ تہا ۔ ایضاً جو ان سب وجوہات سے خوب ثابت ہوتا ہی کہ یسوع زندہ قبر سے باہر آنے کا اقرار ہرگز نہین کئے ۔ اگر ویسا اقرار گئے ہوتے تو حواری صاحبان اس کیفیت کو یاد رکہتے اور ہرگز فراموش نکرتے یسوع جی اٹہنے کی خبر سنکر خوش ہوتے اسکا انکار نہ کرتے کیونکہ وے صاحبان عقلمند وخبردار تہے نہ کہ دیوانے و نادان وا سی بر عقل و دانش مسیحیان خود پسند ۔ وے صاحبان دنیوی امورات مین رکہتے ہین سو عقل و فراست دینی ملت کی کامون مین رکہین تو عاقبت بخیر ہوگی ۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ ۔

فصل نہم

در جوابات اعلان ضروری ۔ مخفی مبادکہ ایک مرتد یوسف ہاڈئی نے دس سوال بنام استفسارات کی لکہکر مدراس مین طبع کیا ہی اور بنام اعلان ضروری قرار دیا ہے اور ان کے جوابات اہل اسلام سے چاہا ہے اسلئے بفضل الٰہی و حبیبہ جوابات انکے مع ہر ایک استفسار کے ہم ذیل مین تحریر کرتے ہین ۔ بغض و حسد دور کرکے چشم انصاف سی ملاحظہ کرنے والے ناظرین کو صداقت و راستی ہر ایک جواب کی بخوبی روشن ہوگی **استفسار اول** ۔ دین محمدی کے منجانب اللہ ہونیکی کیا دلیل ہے ۔ دلایل عقلی و نقلی سے ثابت ہونا چاہئے ۔ **جواب** دین محمدی کے من جانب اللہ ہونے پر صدہا دلیل ہین اُن مین سے ایک دو بطور نمونہ کے مرقوم ہوتے ہین پہلی دلیل یہ کہ قران مجید خود اسکی صداقت پر ناطق ہے اور سورہ مائیدہ مین ہے ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ یعنے آج مین پورا دے چکا تم کو دین تمہارا اور پورا کیا تم پر احسان اپنا اور پسند کیا مین تمہارے واسطے دین مسلمانی ۔ اور سورہ نصر مین ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا یعنے جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکھے لوگ داخل ہوتے اللہ کے دین مین فوج فوج انہا ۔ پس دین محمدی

من جانب اللہ ہونیپر آیات مذکور گواہان عادل ہین اور یہہ دین حق اور صاحب دین ظاہر ہونیکی بابت مین اکثر انبیا علیہم السلام پیشگوئیان کئے ہین چنانچہ کتاب یشعیاہ ۴۲ باب ورس ۱ قول خدا کا یون ہی کہ دیکھو کہ میرا بندہ جسے مین سنبھالتا ہون میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کریگا۔ ۳۔ وہ عدالت کو جاری کریگا کہ دایم رہے انتہا۔ اور اسی کتاب کی ۲۸ باب کے پہلے ورس سے ۴ ورس تک کے مطلب کا خلاصہ یہہ ہے۔ دیکھو خداوند کو ایک زبردست زور آور ہے وہ آکر شراب خوارون کو اوران کے نشہ کو پائمال کریگا اور اسی کتاب کی ۶۰ باب کے پہلے ورس سے ۸ ورس تک کا خلاصہ یون ہی کہ اٹھ روشن ہو خداوند کا جلال تجھہ پر طلوع کیا ہے دیکھہ تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور قومین اور شاہان تیری روشنی مین چلینگے اور قیدار کے سارے بھیڑین یعنے لوگ تیرے پاس جمع ہو وینگے اور نبیط کے مینڈے تیری خدمت مین حاضر ہونگے انتہا۔ ان پیشگوئیان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہونا اور دین محمدی کا من جانب اللہ ہونا خوب ثابت ہوتا ہے اسلئے کہ آنحضرت دنیا مین پیدا ہوکے اس دین متین کی ذریعہ سے عدالت اور نصفت جاری کئے وہ عدالت آج تک قایم ہے اور دایم جاری رہیگی اور شراب ور نشہ کو حرام اور پائمال کئے اور نبیط حضرت اسماعیل کے بڑے فرزند کا اور قیدار دوسری فرزند کا نام ہے اور اس قیدار کی اولاد مین نبی صلعم پیدا ہوئے ہین انکی بھیڑئے اور مینڈے یعنی لوگ اور اولاد آنحضرت کی پاس جمع آئے اور ایمان لائے ان مین کوئی شخص عیسیٰ کی پاس گیا نہین سوای اسکے آنحضرتکا دنیا مین پیدا ہونا اور دین محمدیکا من جانب اللہ ہونا عیسیٰ کی پیشگوئیون سے بھی خوب ثابت ہوتا ہے دیکھو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۷ و ۸ و ۱۳ ورس قول عیسی کا یون ہے۔ لیکن مین تمھین سچ کہتا ہون کہ تمھارے لئے میرا جانا اچھا ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن دلاسا دینے والا تمہارے پاس نہ آئیگا پر اگر مین جاؤن مین اوسے تمھاری پاس بھیجونگا۔ ۸۔ وہ جب آویگا تو جہان کو گنہہ سی پاک اور راستی اور حکم سے ملتزم کریگا۔ ۱۳۔ لیکن جب وہ آوے تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ کہ وہ سنیگا سو کہیگا۔ انتہا ان کی دوسری پیشگوئی یہ ہے کہ مکاشفات یوحنا دوسرا باب ورس ۲۶ کہ وہ جو غالب ہوتا ہی اور میری کامونکو آخر تک حفظ کررہتا ہے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا۔ ۲۷۔ وہ لوہے کی عصا سے انپر حکومت کریگا کہ وے کمہار کی برتنون کے مانند چکنا چور ہو جاینگے۔ ای صاحبو یہان تک جو بیان ہوے سو دلایل قرآن سے اور دلایل توراۃ و انا جیل سے دین محمدی کا اور صاحب اس دین کا من جانب اللہ ہونا جب کہ ثابت ہو چکا اب ہم بیان کی چند دلایل عقلی دین محمدی من جانب اللہ ہونے پر بیان کرتے ہین معلوم باد کہ آدمؑ کی زمانے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی وقت تک بہت دین وملت قرار پائے انہین سوای دین محمدی کے باقی کے تمامی دین وملت کفر وشرک سے بھرپور رہین - دیکھو ہندؤن مین سے سیون کے مذہب الی سیون کی اور وشنو کے مذہب الی وشنو کی - اور بدہن کی مذہب الے بدہن کی - اور آتش پرست کی مذہب الے آتش کی پرستش کرتے ہین اور یہودیان عیسیٰؑ کو بدبولتے ہین اور عیسوی مذہب والے عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے اور باپ بیٹا روح القدس کو ایک خدا جانتے ہین اور ان مین سے فرقہ رومن کاتلک بت پرستی بھی کرتے ہین الغرض جب دنیا مین شرک وکفر حد سے زیادہ ہوگیا اور بت پرستی ہر کہین پھیل گئی - اور اللہ سبحانہٗ تعالی کی واحدانیت پوشیدہ ہوگئی اور اسکا نام پاک بولنے والا جہان مین نرہا پس خالق برحق نے چاہا کہ ایسا ایک نبی دنیا مین پیدا کرے کہ بشیر ونذیر یعنے اللہ کی رحمت سے خوشخبری دینے والا - اور عذاب سے ڈرانے والا ہووے - اور اپنی عبادت اور وحدانیت کی تعلیم وہدایت خلایق کو کرے اور انکے مراتب انکو سکہلاوے یہ اسلئے حضرت محمد صلعم کو پیدا کیا اور یہ پیشگوئی اس حال پر دلیل کافی ہے - دیکھو کتاب حبقوق - ۳ باب ۳ ورس خدا تیمان سے وہ جو قدوس ہے کوہ فاران یعنے کوہ مکہ سے آیا اسکی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اسکی حمد سے ماسور ہوئی انتہا - اس پیشگوئی سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک نبی کا اور اسکے دین کا ظہور ہونا برحق ہے سو وہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین - کیونکہ ان کی سوای مکہ مین کوئی نبی جن وانس کے لئے ظاہر ومشہور نہین ہوا - اسکے سوا اور ایک دلیل عقلی یہ ہے کہ اہل اسلام مین بہت سی فرقے ہوئے ہین وی سب کی سب اسبات پر متفق ہین کہ خدا ایک ہی اسکا کوئی شریک نہین آنحضرت اسکی رسول برحق ہین اور قران مجید اللہ تعالے کا خاص کلام ہے کہ اس بات مین کسی ایک کو شک وشبہہ نہین جیسا کہ عیسویون کی انکے ملت وایمان مین خلاف ہے - اس دین محمدی مین جیسا کہ توحید خاص آلہی اور استرداد اقسام کے شرک ذاتی وصفاتی کا اور ہر قسم کے کفر وبدعت کا ہے سلف کی انبیا علیہم السلام کی ادیان سے کسی ایک دین مین نہین تہا - **استفسار دوم** - آیا دین محمدی کا من جانب اللہ ہونا محمد صاحب کی رسالت ونبوت پر موقوف ہی یا قرآن کی روسے - ثبوت نبوت مقدم ہے یا قرآن - اگر نبوت مقدم ہی تو اسکی ثبوت مین کیا سند ہے اور قرآن مقدم ہی تو قرآن کی صداقت کی کیا سند ہی - یا دونو باہم بلا قید تقدیم وتاخیر ثابت ہین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہین اس صورت مین دلایل عقلیہ سے ثابت کرنا چاہیے کہ اتحاد دعوی اور دو برہان عقلی حق ودرست ہی - **جواب** مخبر صادق حضرت محمد مصطفے صلعم فرماتے ہین کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئًا - یعنے خدا تہا اور کوئی چیز ساتھ اسکے نہ تہی انتہا - انجیل یوحنا پہلا باب پہلا ورس ابتدا مین کلام تہا

اور کلام خداکو ساتہہ تہا اور کلام خدا تہا - ۲ - یہی ابتدا مین خداکی ساتہہ تہا - ۳ - سب کچہہ اس سے پیدا ہوا - اور جو شئے پیدا ہوئے اُن مین سے ایک چیز بغیر اسکے پیدا نہوئی - ۴ - زندگی اسمین تہی اور وہ زندگی آدمیون کا نور تہا انتہا - تشریح اسکی یہ ہے ازل مین ذات بحت خداکی تہی اور سب کچہہ اس مین تہا یعنے کلام ونبوت وبصارت وقدرت وعلم وغیرہ صفات اس مین تہے بلا قید تقدم و تاخیر کے مگر خلقت عالم مین قید تقدیم وتاخیر کا لگا - اور ایک دوسری کے بعد ظہور پکڑا چونکہ نبی صلعم کے بعثت کے بعد قرآن دنیا مین نازل ہوا اسلئے نبوت مقدم اور قرآن موخر ٹہرا یہ بات اظہر من الشمس ہی پس ان دلایل سے ثابت ہوچکا ایک وجہ سی کلام اللہ اور نبوت بلا قید تقدیم وتاخیر کی ہین - اور ایک وجہ سی تاخیر قرآن کی نبوت سی پائی جاتی ہی اس صورت مین دین محمدی کا من جانب اللہ ہونا اُن ہر دو سے یعنے نبوت وقرآن سے ثابت ہی - اسلئے ان ہر دو کی تعلیم وتلقین ایک ہی طور کی ہے نہ جدی جدی دلایل نقلی سے ثابت ہی سو بابت کی صداقت کے واسطے دلیل عقلی بیان کرنے کی حاجت وضرورت نہین تہوڑے بیان پر اسکو ہمنے واگذاشت کیا - یعنے معجزہ انکا دکہلانا اور توحید کامل کا سمجہانا اور شرک وکفر کا اٹہا دینا نبی صلعم کی ثبوت نبوت ورسالت پر دلیل کافی ووافی ہے اور آج تک تحریف وملحقات کا نہونا اور فصاحت وبلاغت مین لاثانی رہنا اور صداقت پر امت مرحومہ کا متفق علیہ رہنا قرآن مجید اللہ کا کلام خالص ہونے پر حجت ساطع وبرہان قاطع ہے **استفسار سوم** - وہ کون سی خصوصیات ہین کہ جنکے روسے دین محمدی کی فضلیت اور فوقیت بمقابلہ دیگران ادیان ومذاہب کی ثابت ہوتی ہے اور بحالت ان خصوصیات کی مذاہب غیر پراوسے ترجیح دیجاتی ہے - بعض مسلمان یہ دعوی کرتے ہین کہ دین محمدی مین توحید ذات واجب تعالی کا ذکر مذکور ہی حال اینکہ یہ ترجیح بلا مرجح وتخصیص بلا مخصص ہے - اسلئے کہ توحید ذات واجب تعالی کا ذکر چند اور مذاہب مین بہی پایا جاتا ہے - حکماء فلسفہ وفضلاء سلف ذہبی توحید باریتعالی کو تسلیم کیا ہی ہندؤن کی ویدون مین بہی توحید کا ذکر ہے یہودی بہی توحید کو مان لیتی ہین پس یہ کوئی وجہ خصوصیت دین محمدی کی مطلق نہین قرار پا سکتی اسلئے خاص وجہ خصوصیت دین محمدی کی بیان کرنا چاہیے اور اگر کوئی وجہ خصوصیت کی دین محمدی مین نہین پائی جاتی ہے تو اسکی صداقت وحقیقت بمقابل دیگر ادیان کچہہ بہی نہین ہے
جواب جواب اسکا دو تنبیہون مین لکہا جاتا ہے - پہلی تنبیہ - اے صاحبو جو جو مسایل اور احکام عقاید کے اور عبادت الہی کے اور صوم وصلوات کی وزکات اور حلال وحرام کے اور اکل وشرب کی اور نکاح اور طلاق کی اور رضاعت کی حدود وطی وزنا وشہادت کی حلف ودروغ وشراب وسود خواری وسرقت ودزدی ورہزنی وغارتگری کے وبیع وفروخت ورہن کے اور وکالت وقضاوت کے اور ودیعت کی اور عاریت کی اور ہبہ کی اور دمین کی اور تقسیم

وترکہ اور غصب المال کے اور حق الشفعہ اور قتل اور قصاص کی اور خون بہا کے اور بیع کی اور قربانی کی اور صید بری وبحری کی جس قدر ضبط ونسق کی ساتھ شرع محمدی کی عقائد وفقہ مین مرقوم ومشہور مروج ہین دی کسی ایک دین وملت مین موجود ومذکور نہین یہ احکام وہ ہین جو اہل حکومت انگریزی قاضی صاحبان ومفتی صاحبون کی توسل سے تعلیم انتظام معاملات کی وانفصال مقدمات کی پائے ہین۔ ہنود ایک مذہب والی بموجب اپنے احکام ملت کی بت پرستی کرتے اور خدا کی ذات وصفات مین غیر کو شریک کرتے ہین اور جنم کی معتقد ہین اور انبیا علیہم السلام کا اور کتب سماوی کا اور بعث ونشر کا انکار کرتے ہین۔ اور ستر عورت تو بالکل نہین ہے جائی ضرور کی وقت ایک دوسری کی پس وپیش بیٹھتے ہین اور گائی کا پیشاب پینے کو موجب ثواب کا جانتے ہین اور شاستر مین انکے یون ہے چار بہائیون مین سے ایک بہائی شادی کیا تو وہ عورت باقی کے تین بہائیون کی لئے کفایت کرتی ہے اور عورت کو رہن کرنا بہی جایز ہے۔ رہن چہڑانے کیوقت تک جو بچہ کہ پیدا ہوتا ہی اسکو رہن گیر اٹہا لیتا ہے انکے سوای اور بہی چند بد کام ہنود مین مروج ہین ناگفتہ بہ اور یہودیون کا دین وملت یہ ہے کہ عیسیٰؑ کے نبوت ورسالت کی منکر ہین اور انجیل کے قایل نہین اور آنحضرت کو دغاباز اور جہوٹے نبی کہتے ہین اور بی بی مریم پر تہمت زناکاری کی لگاتے ہین سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔ آتش پرست کا دین ومذہب تو ہر ایک خورد وبزرگ پر خوب روشن ہی حاجت بیان نہین۔ عیان را چہ بیان۔ عیسوی صاحبونکا دین وملت عجیب وغریب ہی دنیا کی تمامی ادیان کا مخالف ہی یہ دین ومذہب والی خدا کو بندہ بندیکو خدا قرار دیتے ہین خدا کو ذو ولد کہتے ہین۔ اور مسئلہ تثلیث کی اصل ایمان جانتے ہین۔ اور وحدت فی التثلیث وتثلیث فی الوحدت جانتے ہین اور کامل اعتقاد رکہتے ہین کہ عیسیٰؑ مصلوب ہوکر جان دیئے اور خدا کی لعنت مین گرفتار ہوکر تین رات تین دن قبر مین رہے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ۔ اور اسکو موجب نجات اخروی کا جانتے ہین۔ اور بچے کی اصطباغ یعنے نجات کی لئے مری ہوئی حاملہ عورت کی فرج مین شراب بہری پچکاری چلاتے ہین اور عشاء ربانی یعنے انکو روٹی توڑکے اسکو عیسیٰؑ کا گوشت اور شراب کا پیالہ لیکے اسکو عیسیٰؑ کا خون اعتقاد کرکے کہاتے پیتے ہین اور کہتے ہین کہ تمامی انبیا علیہم السلام چوران تہے اور عاصی تہے معصوم نہین اور بی بی مریم کو یوسف نجار کی عورت قرار دیئے ہین چنانچہ اسکو عیسیٰؑ کے سوای چار بیٹے اور چند بیٹیان پیدا ہوئے فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا کے سیدہی بازو عیسیٰؑ بیٹھا ہے۔ اور اکل وشرب مین حلال وحرام کا قید انجیل مین مطلق نہین جسکا جی جو چاہے کہائے۔ اور حکم ختنہ کا جو ابراہیم کے وقت سی عیسیٰؑ تک

بلکہ اوسکے بعد بہی جاری تہا اٹہا دیئے ہین حال آنکہ عیسٰیؑ کا ختنہ ہوا ہے اور ناچنے اور جوا کہیلنے اور شراب پینے کی۔ ممانعت اناجیل مین نہونے سے مرد و زن مرتکب ان افعال شنیعہ کے ہوتے ہین اور طہارت ظاہری و باطنی ان مین ہرگز نہین حالت جنابت و حیض و نفاس مین بہی گرجون کو یعنے دیولون کے اندر جاتے اور اناجیل ہات مین لیکے تلاوت کرتے ہین عند الضرورت مقعد کاغذ سے پوچہتے ہین — اور مرد و زن کہڑے کہڑے پیشاب کرتے ہین پیشاب لگے ہوئی کپڑون سے اور بدن سے اپنی عبادت مین مشغول ہوتے ہین انکے سوا اور بہی بہت اقوال و افعال مروج ہین بطور اختصار کے یہ صفات حمیدہ مرقوم ہوے — ای صاحبو انصاف سے دیکہو اور کہو اس دنیا مین مروج ہین ادیان و ملل مین کونسا دین افضل و اکمل ہے پس خوب ظاہر ہو جائیگا کہ دین محمدی بہ نسبت دوسرے ادیان کے سیکڑون درجہ فضیلت و فوقیت رکہتا ہے ؎ بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد + بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد +

تنبیہ دوم + اس کچہ عیسوی صاحب کو توحید کیا ہے سو معلوم نہین اگر اسکو سمجہے ہوتے تو اس استفسار مین یون نہ لکہے ہوتے کہ ہندؤن کے ویدون مین بہی توحید کا ذکر ہے اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگ جو کہتے ہین خدا ایک ہے اسی بات کو انہون نے توحید سمجہ لیا ہے وہ سو غلط ہے اگر علم توحید سے وقفیت رکہتے تو ہرگز مذہب عیسوی اختیار نہ کرتے۔ ای صاحب علم توحید وہ ہے جو خوب جان لیوین کہ خداوند تعالیٰ گنج مخفی مین کس حیثیت سے تہا اور کون سا مرتبہ کس مرتبہ مین ظہور کیا اسکا نتیجہ کیا ہوا اب کیونکر ہے پہر کیونکر ہوگا۔ اسکی حقیقت کی پہچانت و وقفیت سوای نبی صلعم کے اور آپکی امت کی مشائخین اور علما کی دوسرا کوئی مذہب و ملت والیکو نہین — اسی سبب سے سعدی فرماتے ہین **بیت** درین رہ بجز مرد داعی نرفت + گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت + توحید الٰہی کے علم و رمز کو خوب پائے ہین سو بزرگان مثل حضرت شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی اور شمس تبریز رضوان اللہ تعالیٰ علیہم وغیرہ نے حضرت موسیٰ و عیسیٰؑ وغیرہ انبیا علیہم السلام کے معجزات کی برابر و مقابل کرامات و تصرفات کرتیائے ہین چنانچہ مردون کو زندہ اور نابینا کو بینا اور بہرے کو شنوا کئے ہین اور بیمارون کو شفا بخشتے ہین اور شمس تبریزؒ آب دریا پر چلے گئے ہین اور نبی صلعم علماء دین محمدی کے حق مین فرماتے ہین کہ۔ **عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ** بہلا اب فرمائے کہ حکما و فلسفہ مین یا یہودیون مین یا ہندون مین کون سا توحید دان ویسی کرامات و تصرفات کر دکہلایا ہے اگرچہ ان مین بہی توحید الٰہی کا بیان آیا ہے مگر بطور اجمال و نقصان کرنہ بکمالیت و جامعیت کہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + کہان یہ اور کہان وہ ان مین آسمان و زمین

کا فرق ہو اور جامعیت فضیلت رکھتی ہے اوپر اجمال کر۔ یہ نا سمجھکر واہی تباہی بکدینا شقاوت ازلی ہے **بیت**
تقدیر کے لکہے کو امکان نہین دہونا ٭ تقصیر نہین دلکی قسمت کا بُرا ہونا **استفسار چہارم**۔ محمد صاحب
نے دعوے نبوت و رسالت کا کیا تہا ان کی اس دعوی کی دلیل کیا ہے اس زمانے مین شہر کلکتہ مین ایک شخص
مسمّی باپو کیشب چندر سین صاحب نے یہہ دعوی کیا ہے کہ مجہپر الہام اور وحی ہوتی ہے اور خدا کی طرف سے
فرشتہ مرے ساتہہ ہم کلام ہوتا ہے اور انکی ظاہری وضع از روی گفتار و رفتار بہی نہایت نیک و پرہیزگارانہ
تہی انکا چال چلن عام پسند تہا ان کی بول چال زبان انگریزی مین ایسی فصیح و پر تاثیر تہی کہ ہزارہا اشخاص
تعلیم یافتہ بنگالی و ہندوستانی قدیمی بت پرستی اور واہیات رسمیات کو ترک کر کے انکے تابع و پیرو ہو گئے تہے
اور ابتک ان کے پیروؤن کا شمار ملک ہند مین بڑہتا جاتا ہے علی ہذا القیاس محمد صاحب نے بہی دعوی کیا کہ اُن
کے پاس فرشتہ وحی لاتا ہے ہزارہا آدمی محمد کے پیرو ہو گئے۔ باپو صاحب مین اور محمد صاحب مین یہ فرق ہے
کہ محمد صاحب نے اپنے دین کی ترقی بذریعہ جہاد و تیغ کشی کے کر دکہائی باپو صاحب نے فصاحت کلامی اور بلاغت
بیانی سے اپنی قوم کو بڑہایا محمد صاحب نے معجزے دکہلانے سے انکار کیا اور صاحب معجزیت ہونا انکا قرآن سے
ثابت نہین ہوتا جیسا کہ ہم ذیل مین ذکر کرینگے اور قرآن اور محمدیون کا یہ دعوی کہ خود قرآن از روے
فصاحت و بلاغت یہ خاص معجزہ ہے تو اس صورت مین بہی باپو صاحب ممدوح کو فوقیت ہے اسلیئے کہ قرآن
زبان عربی مین ہے اور محمد صاحب کی خاص زبان عربی تہی اگر انہون نے گاہ بگاہ فقرات فصیح کہے بہی تو جائے
تعجب نہین ہے کیونکہ انکی وہ مادری زبان تہی مگر باپو صاحب زبانی انگریزی مین ایسے فصیح الکلام و بلیغ
البیان تہے کہ اہل زبان نے انکی فصاحت و بلاغت کو تسلیم کیا اور انکی حاضر جوابی اور زبان آوری کا ہر ایک
شخص کو اقرار ہے کہ جنہون نے باپو صاحب کی لیکچر اور وعظ و نصائح سنی ہین اگر قرآن از روی فصاحت
و بلاغت معجزہ قرار دیا جاوے تو اس سے زیادہ باپو صاحب کی لیکچرون کو معجزہ ماننا اور انکے کل دعونکو
قبول کرنا پڑیگا۔ پس ان امورات مین جسطرح آپ محمدی صاحبان باپو صاحب کی تکذیب کرینگے انہین
دلایل سے ہم محمد صاحب کی رسالت و نبوت کو رد کرینگے کیونکہ ہمارے نزدیک دونو صاحبونکا دعوہ یکسان ہے
محمد صاحب کے دعوی کو کیشب چندر سین کے دعوے سے ہم نے اس واسطے تشبیہ دی ہے کہ جسطرح محمد صاحب نے دعوی
کیا ہے اسی طرح باپو صاحب نے بہی دعوی کیا ہے باپو صاحب نے بلا غرض لوگونکو تاریکی اور کفر و جہالت سے نکالا محمد
صاحب نے بیت المال اور خزانہ کو مال غنیمت سے بڑہایا۔ باپو صاحب نے ایسے افعال کو صریح گناہ ٹہرایا محمد صاحب نے

اسکو افضل عمل بیان کیا **جواب** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت نبوت ورسالت پر انبیاء سابق کی پیشگوئیان اور آنحضرت کی معجزے اور عیسیٰؑ کے حواری برنبا کی انجیل اور کفار قریش کا مسلمان ہونا دلالت کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تفصیل دلایل مذکورہ کی ہم جوابات مین استفسار پنجم کے تحریر کرینگے۔ اے صاحبو جہاد کچھ بدکام نہین وہ سو فرمان الٰہی ہے جو شخص کہ اسکو بجالانے سے منہہ پھیریگا وہ کافر ہے اور جہاد دشمنان خدا کو زم کرنے کی لئے خوب ہے اور اکثر انبیاء مثل یوشع بن نون وداؤد وموسیٰ علیہم السلام دشمنو نسے اور کفار سے جنگ وجہاد کئے ہین۔ اور خون انکا بہائے اور مال لوٹ لئے اور شہرون کو تاراج کئے اور زن وفرزند ونکو انکے اسیر کرکے باندی غلام بنائے اور جہاد کے لئے تیغ زنی نہ کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو ان سب پیغمبرون کے جہاد کا احوال اس رسالے کے فصل دہم کے دسین وبین سوال کے جواب مین مفصل مرقوم ہوگا دیکھلو۔ چونکہ عیسیٰؑ کو جہاد کا حکم نہ تہا اور قوت اور قدرت بہی جہاد کی نتہی اسلئے وہ ثواب سے اسکے محروم رہے اور یہودیون کی ہات سے مار کہائے۔ اے کرسٹ صاحب جہاد کا کرنا بڑے جوانمردونکا کام ہے اور ایماندارونکی صداقت کی امتحان کے لئے کسوٹی ہے۔ جہاد کرنا ہر ایک مشرک ونامرد کا کام نہین۔ باپو تو مشرک تہا اسکا نام اس کے شرک وکفر پر دلالت کرتا ہے مشرکونکے ملت ومذہب مین جہاد منع آیا ہے۔ ویسا مشرک مشرک لوگون کو شرک وبدعت سے باز رکہا کہنا صرف جہوٹ ہے ع باطل ست آنچہ مدعی گوید ✤ اگر وہ کیفیت سچ ہوتی تو البتہ مدعی بیان کیا ہوتا کہ اس کا دین اسطرح کا تہا اور فلان مذہب وملت رکہتا تہا۔ ویسا تو نہین کیا۔ مگر دلمین آئے سو بکا واہی تباہی بکد یا ع ولیکن قلم درکف دشمن است ✤ طفل مکتب بہی اسکو قبول نہ کریگا اور وہ جو مدعی نبی صلعم پر اور قرآن کی فصاحت پر باپو کے کلام کو ترجیح دیا ہے یہ اسکی بدبختی ہے اس استفسار چہارم سے ظاہر ہوا نہین کہ فلان کتاب باپو صاحب سے تصنیف ہوئی ہے۔ یا فلان فلان لکچر فصیح تر ہے۔ اگر اسکو لکہا ہوتا تو قلعی اسکی کہلجاتی بے سند لکہنا اسکا مانند گوز شتر کے ہے۔ کسی نے اسکی فصاحت کی تعریف کیا نہین الا اس مدعی نے ✤ بعض اہل لسان انگریزی کہتے ہین کہ دنیا کے فصیحون مین ماہرین جو مفسر تورات وانجیل کا ہی کلام اسکا بہت فصیح وبلیغ ہے اور اکثر علماء عیسوی کہتے ہین کہ فصاحت وبلاغت کلام لوتہر صاحب کا جو مجتہد اور امام فرقہ پروٹسٹنٹ کا تہا لاثانی ہے۔ اب ہم کسکے کلام کو فصیح جانین اور کسکو غیر فصیح۔ اسطرح کا تعرض وتناقض جس کلام مین ہو وہ فصیح نہین۔ دیکہو آج تک قرآن مجید کا تعرض کوئی کلام ہوا ہی نہین۔ اور قیامت تک ہوگا ہی نہین اس کلام مقدس کو کلام فصیح وکلام معجز نظام

بولنا سزاوار ہے فصاحت کی حقیقت ولطافت کو نہ سمجھکر قرآن کے مقابل مین باپ کے کلام کو بیان کرنا تعصب
وحسد ہی سے ؎ بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست - اور وہ جو مدعی کہتا ہے
کہ خدا کا فرشتہ باپ پاس آتا اور ہم کلام ہوتا یہ صرف جھوٹ ہو و بندش ہے اَلْکُفّارُ لَا اِعْتِبَار - شاید کہ
شیطان نے آکر اسکو ورغلایا ہوگا - چونکہ باپ کو فرشتے اور شیطان کی تمیز نہین - اسلیئے اُسنے اس شیطانکو فرشتہ
قرار دیا ہوگا شاید کہ وہ مکار تہا وحی کے نازل ہونے کا اور فرشتے کی ہم کلامی کا دعوی کیا اور لوگون کو فریب
دیا ہوگا اور وہ باپ کتاب استثنا کی ۱۳ باب پہلے ورس سے ۵ ورس تک کی مضمون کی موافق قتل ہونے کے
لایق ہے - **استفسار پنجم** - محمد صاحب کی رسالت ونبوت از روی معجزات ثابت ہوتی ہے یا بدون اظہار
معجزات اگر معجزات کی رو سے انکی رسالت ثابت ہوتی ہے تو وہ کون سی معجزات ہین کہ جو محمد صاحب سے سرزد ہوئے
آیا ان کا ذکر قرآن مین ہی یا کتب احادیث مین اگر قرآن مین مذکور ہے تو وہ کون سی مقامات ہین کہ جہان
انکا ذکر آیا ہے - حالانکہ قرآن مین کئے مقامات ہین کہ جہان سے واضح ہوتا ہی کہ محمد صاحبکو قدرت معجزہ
دکھلانے کی نتھی نہین اونہون نے معجزہ دکھایا بعضے محمدی دعوی کرتے ہین کہ محمد صاحب نے معجزہ دکھاے
کہ جنکا ذکر کتب احادیث مین ہے مگر یہ بیان اُنکا صرف نہ ہمارے انکار کی تردید کرتا ہے بلکہ قرآن کے انکار
کی بھی تردید کرتا ہے - اسلیئے کہ قرآن مین محمد صاحب کے معجزات کی نفی مرقوم ہے جس حال مین قرآن مین نفی
مذکور ہو تو بہ مقابلہ قرآن کتب احادیث کو زیادہ معتبر سمجھنا چاہیئے - پس جب کہ کتب احادیث اس بارہ مین
قرآن سے معتبر جانی جاویگی تو اسوقت محمد صاحب کو صاحب معجزات قرار دینا قرین قیاس ہوگا - اسلیئے
ہم منفیات مرقومہ قرآنی کو نقل کرتے ہین انتہا - اے صاحبو عبارت مذکورہ کی ذیل مین صاحب استفسار نے
چار ۴ نفی آیات قرآن سے درباب عدم قدرت معجزہ نبی صلعم کی تحریر کیا ہے ہم اُن چہار نفی معجزے سے ایک
ایک کو علیحدہ کر کر جواب کی ساتھہ لکھتے ہین تا کہ ناظرین کو مطالب ان کے بہ آسانی معلوم ہوجاوین **جواب**
نفی اول اسمین چہار دلیل ہین - دلیل اول - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت آپ کی
معجزات سے اور موسی وعیسی وغیرہ انبیا علیہم السلام کی پیشگوئیون سے ثابت ہی باوجود اسکے مدعی کا سوال از راہ
عناد وشرارت کیا جاتا ہے کیونکہ نبوت محض معجزے دکھلانے پر منحصر نہین ہے اگر ہوتی تو کتاب استثنا ۱۳-۱
باب پہلے ورس سے ۵ ورس تک ایسا نہین لکھتا یعنے اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر
ہو اور تمہین کوئی نشان یا معجزہ دکھلاوے اور اس نشان یا معجزے کی مطابق جو اسنے تمہین دکھلایا واقع

ہو وے ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دہر یو وہ نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا۔
تمہاری صداقت و ایمانداری کی آزمایش کے لیئے وہ مبعوث ہوا ہے انتہا۔ اور متی ۲۴ باب ۲۳ و ۲۴ ورس مین
قول عیسیٰؑ کا یون ہی کہ اگر کوئی اسی وقت تم سے کہے دیکھو مسیح یہان یا وہان ہی یقین مت لاؤ کیونکہ جہوٹے مسیح
اور جہوٹے نبی ظاہر ہونگے۔ اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین دکہلاوینگے اگر ممکن ہوتا تو وے برگزیدگون کو بھی گمراہ
کرتے انتہا ان دلایل کتب توراۃ و انجیل سے ثابت ہو چکا کہ نبوت کا ثبوت منحصر معجزہ دکہلانے پر نہین ہی کیونکہ
جہوٹے نبیان بہی معجزہ بتلا سکتے ہین اور دجال لعین بہی اکثر کرامات بطور معجزے کر دکہلائیگا **تنبیہ** اب جانیے کہ دنیا کی
عادت کے خلاف جو کام کہ اظہار نبوت کے لیئے انبیا سے وقوع مین آتا ہے اسکو معجزہ کہتے ہین اس امر کی کامل قدرت
انبیا کو حاصل نہین اگر ہوتی تو یعقوبؑ راحل کو بچہ ہونے کا معجزہ بتلائے ہوتے ہرگز ایسا نفرماتے کہ کیا مین خدا
کی جگہہ پر ہون کہ جسنے تجہی بچہ دینی سی باز رکہا ہے سو آسکے یوحنا ۱۱ باب ۴۱ و ۴۲ ورس مین مذکور ہی سو مردے کو عیسیٰؑ نے
اپنی قدرت سی زندہ نکیا مگر اسکے واسطے درگاہ آلہی مین عجز و انکساری سے دعا کی دلایل مذکورہ سے ثابت ہوتا ہی
کہ معجزے کی قدرت دست قدرت مین خدای عز و جل کے ہے نہ انبیا کے **دلیل دوم** عیسیٰؑ کے اجداد مثل
یعقوبؑ و اسحٰق علیہم السلام وغیرہ نے کسی طرح کا معجزہ بتلایے نہین چنانچہ کتاب پیدایش باب ۳۰ ا و ۲ ورس راحل
یعقوبؑ کو بولی کہ مجہے بچہ ہووے سر پکا کر تب اسنے غصہ سی کہا۔ کیا مین خدا کی جگہہ پر ہون کہ جسنے تجہے بچہ دینے سے
باز رکہا ہی انتہا۔ چونکہ یعقوبؑ نبی تہے معجزہ دکہلانا انکو لازم تہا پس کسلیئے انہون نے راحل کو بچے ہونے کا معجزہ
نہ دکہلایا۔ ای یاردان فرمائیے کہ معجزہ نہ بتلانیکے سبب سی یعقوبؑ کی نبوت مین کیا نقصان آیا **دلیل سوم**
عیسیٰؑ نے بہی اکثر بار معجزہ دکہلانے سی انکار کیا ہے بلکہ اسکے طالبونکو دشنام دیئے ہین متی ۴ باب ۳ ورس تب
آزمایش کرنے والے نے اُس پاس یعنے عیسیٰؑ کے پاس آکے کہا اس پتہر کو روٹی بنا انتہا۔ اسنے نہ بنایا۔ ورس ۵
و ۶ تب شیطان اسے مقدس شہر مین اپنے ساتہہ لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کہڑا کر کے اس سی کہا کہ اگر
تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئین نیچے گرا دے انتہا۔ پس نہ گرایا ۱۱ باب ۳۸ و ۳۹ ورس تب بعضے فقیہون
اور فریسیون نے جواب مین کہا کہ اے استاد ہم تجہہ سے ایک نشان دیکہا چہتے ہین اسنے انہین جواب دیا
اور کہا کہ اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈہونڈتے ہین متی ۱۶ باب ا و ۴ ورس۔ فریسیون
اور صدوقیون نے آکے آزمایش کے لیئے اس سی چاہا کہ ایک آسمانی نشان ہمین دکہلاوے۔ اسنے جواب
مین ان سے کہا بد اور حرام کار لوگ نشان ڈہونڈتے ہین الخ۔ پس کوئی معجزہ نہین بتلائے ۸ باب

۴۴ ورس اوسنے اورون کو بچایا۔ پر آپکو نہین بچا سکتا۔ اگر اسرائیل کا بادشاہ ہی تو اب صلیب پر سے اُتر آوی تو ہم اُسپر ایمان لاوینگے انتہی۔ پس نہ اُترا۔ انجیل یوحنا۔ ۶ باب ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ ورسون کا خلاصہ یہ ہی کہ چند شخص عیسیٰ سے کہی کہ کونسا نشان یعنی معجزہ ہمکو دکھلاتا کہ سو دکھا۔ تاکہ ہم دیکھکر تجھپر ایمان لاوین انتہیٰ۔ پس عیسیٰ نے انکو کوئی معجزہ نہین دکھائے۔ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ ورس ان ورسونکا خلاصہ یہ ہی کہ ہیرود بادشاہ نے عیسیٰ سے کرامات یعنے معجزے چاہا۔ انتہیٰ۔ اونہون نے اوسکو کوئی معجزہ نہین دکہایا۔ ای صاحبو یہان تک جو دلایل بیان ہوئے اون سے ثابت ہوچکا کہ عیسیٰ معجزہ دکھلانے سے اکثر بار انکار کئی ہین اور طالبونکو گالیان بھی دئی ہین اس صورت مین اکثر بار معجزے بتانے سے انکار و کراہت کی ہے سو عیسیٰ کی نبوت کا اقرار کرنا اور شاذ و نادر اوقات معجزہ نہ بتلانے سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنا ضلالت و گمراہی ہے۔

دلیل چہارم

ہمارے نبی صلعم نے حد سے زیادہ معجزے بتلائے ہین چنانچہ شق القمر کا معجزہ قران سے ثابت ہی اور غروب ہوئے بعد آفتاب آپکے حکم سے پہر طلوع ہوا ہے اور موئے بچونکو جابر کے زندہ کئے ہین اور بکری بخت و پز کرکے گوشت کہا چکے تہے سو بکری کی ہڈیان جمع کروا کر اسکو زندہ کئے ہین اور انگشتان مبارک سے اتنا پانی بہائے جسکو ہزار آدمی و مواشی سے زیادہ پئے ہین اور چاہ اس مین اپنا لعاب دہن ڈالکر اس کی شور آب کو شیرین کئے ہین چنانچہ اس چاہ کا پانی آجتک شیرین ہے درختان اور سنگریزے و گھوڑے بھیڑ آپ کی رسالت پہ گواہی دیے ہین اور بیابان مین خشک زمین پر ایڑی سے مارکے ابو طالب کے واسطے پانی بہائے ہین اور بیمارون کو شفا اور اندہون کو بصارت بخشے ہین گنگے کو گویا اور شیطان کو دفع کئے ہین۔ انکے سوای اور بھی آن حضرت کے اور معجزے ہین جو نبوت پر آپکے دلالت کرتے ہین۔ تفصیل ان سب کی مدارج النبوۃ مین اور فوائد بدریہ وغیرہ کتب سیر مین مرقوم ہے دیکھلو۔ ای صاحبو بالا بیان ہوے سو معجزے اور ہین اور آیات منفیات مرقوم الصدر مین مندرج ہین سو معجزے دیگر ہین اُن ہر دو مین بڑا فرق ہی۔ اسکی حقیقت نا جانکر ان ہر دو قسم کے معجزون کو باہم ملا دیکے جہوٹے جہوٹے اشکال کرنا جہل نادانی ہے الٰہی کہپڑی اندہا دہیان۔ اب ہم ان ہر دو قسم کے معجزات کا فرق بیان کرتے ہین یعنے وہ معجزے جو بالا مرقوم ہوے ہین فقط احادیث ہی سے نہین بلکہ بچشم خود دیکھکر ایمان لائے سو بزرگون کی روایات صحیحہ سے بہی ثابت ہوے ہین بیان اسکا صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث مین آیا ہے دیکھلو۔ وہی احادیث مخالف آیات قرآن مجید کی نہین اس باب مین عیسوی صاحبان چند اعتراض کرتے ہین۔ اولاً یہ کہ اگر وے معجزے وقوع مین آئے سو سچ ہو تو جیسا کہ عیسیٰ کے معجزون کا بیان اناجیل مین آیا ہے ویسا ہی ان معجزون کا ذکر البتہ قرآن مین آیا ہوتا انتہا۔ اسکا جواب یہ ہی کہ قرآن شریف احکام الٰہی کا مجموعہ ہے نہ کہ آنحضرت

کی افعال واقوال کا۔ اسلیئے ذکر انکا قرآن مین آیا نہین۔ اگر وہ بیان قرآن مین آتا تو حضرت کا کلام قرار پاتا نہ
کہ خدا کا کلام چونکہ اناجیل مروجہ اصل انجیل یا خدا کا کلام نہین ہے اور وے اناجیل عیسیٰؑ آسمان پر گئے
سو کئی سال کے بعد حواریون اور غیر حواریون سے لکھے گئے ہین اسلیئے عیسیٰؑ کے معجزونکا بیان اناجیل مین آیا ہے
اور وی اناجیل بطور کتب سیر کے ہین نہ کلام آلہی اگر قرآن مجید بھی کتاب سیر ہوتا تو البتہ اُس مین نبی صلعم
کی معجزے تحریر ہوئے ہوتے انتہا۔ دوسرا اعتراض یہ کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہو تو اس مین شق القمر کے معجزے
کا اور بعض معجزے جنکی نفی قرآن مین آئی ہے اونکا ذکر قرآن مجید مین آنے کا کیا سبب ہے انتہا۔ اسکا جواب یہ ہے
کہ عرب کی اشرار اور بدکارون نے اکثر بار آنحضرت کی معجزے دیکھکر ایمان نلائے اور بطور شرارت اور تمسخر ی
کی محض سوالات کیئے تب وہ آیات نفی معجزات کی خدا سے نازل ہووے اسی سبب وہی قرآن مین داخل ہوئے
اور شق القمر کے باب مین آنحضرت کی دعا مقبول بارگاہ حق تعالے کی ہونیسے چند آیات جو نازل ہووے بھی
داخل قرآن ہوے + تیسرا اعتراض یہ کہ اس استفسار پنجم مین مندرج ہین سو آیات قرآنی معجزے نہ دکھلانے
پر آنحضرت کی دلالت کرتے ہین برخلاف اسکے احادیث معجزے بتلانے پر آنحضرتکے دلالت کرتے ہین۔
اس صورت مین قرآن کے آیات کو صحیح سمجھین تو احادیث جھوٹے ٹھہرتے ہین اور اگر احادیث کو صحیح جانین
تو وے آیات جھوٹے ٹھہرتے ہین۔ پس کسکو سچ اور کسکو جھوٹے جانین انتہا۔ اسکا جواب یہ ہی کہ وے آیات
مخالف احادیث کی نہین اسلیئے کہ وے آیات مخصوص اُن معجزون کے حق مین نازل ہوے ہین جو منافقون
اور اشرار نے طلب کیئے تھے نہ تمامی عام معجزون کے باب مین یہ معجزے دوسرے ہین اور وے
معجزے دوسرے ہین باہم مخلوط نہین سے ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔
اسی استفسار پنجم مین پانچ نفی معجزہ نہ بتلانے پر نبی صلعم کے جو مرقوم ہین انکا بیان یہ ہے نفی اول از سورۂ
بنی اسرائیل۔ مَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۚ یعنے کوئی سبب
ہم کو مانع نہین ہوا کہ تجھکو ہم معجزات کی سات بھیجتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرون کو جھٹلایا ساتھہ اونکے انتہا
معلوم باد کہ کفار قریش نے نبی صلعم سی سوال کیا کہ مکہ کی زمین کو چوڑی کرنا اور کوہ صفا کو طلائی بنا دینا انتہا
چونکہ انکا یہ سوال از روی حسد و مسخرے پن کی تہا نہ کہ ایمان لانے کے عقیدت و ارادت سو تب آیت مذکور نازل
ہوئی اس سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ معجزے بتانیکی قدرت آنحضرتؐ کو تھی چونکہ اگلے پیغمبرون کے معجزے لوگ
دیکھکر جھٹلاے اور ایمان نہین لائے ان لوگون کے مانند وہ طالبان معجزہ بھی جھٹلانے والے تھے لہذا

حکم الٰہی ہوا کہ یہی امر ہمکو معجزہ دکہلانے سے منع کرتا ہی انتہا۔ آیت مذکورہ معجزہ بتلانیکی قدرت و طاقت پر دلالت کرتی ہے نہ عدم قدرت پر۔ ویسی آیت کو عدم قدرت پر سند گردانتا کمال حماقت و جہالت ہو۔ اس آیت مین اگلے پیغمبرون کا ذکر جو آیا ہے وہ اشارہ ہو قوم ثمودیان سے کیونکہ وے لوگ معجزہ ناقہ کا صالح پیغمبر سے دیکہکر بہی ایمان نہ لائے اور جہٹلاتے تہے۔ اور یہی اشارہ ہو طرف عیسیٰ کے۔ اسلئے کہ انہون نے اکثر شہرون مین معجزے دکہلائے لیکن وہان کے باشندگان نے نہ توبہ کئے اور نہ ایمان لائے۔ دیکھو انجیل متی ۱۱ باب ۲۰ ورس اور اشارہ ہے طرف فرعون کے کیونکہ اسنے موسیٰ کے معجزے دیکہا پر ایمان نہ لایا نفی دوم وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا الخ در جوابش قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا۔ کہ جسکا خلاصہ یہ ہو کہ مخالفین نے محمدؐ صاحب سے معجزہ طلب کیا اور کہا کہ اگر آپ ہمین معجزہ دکہاوین تو بیشک ہم آپ پر ایمان لاوینگے۔ آپ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ پاک ہو میرا رب مین کون ہون مگر ایک آدمی ہون اور اسکا بہیجا ہوا۔ اول آیت مین نفی مطلق ہو دوم ان کی عجز پر دلالت کرتی ہے کہ وہ معجزہ دکہانے پر قادر نہین تہے

جواب کفار شقاوت شعار جنہون نے نبی صلعم کے اکثر بار معجزے دیکہکر ایمان نہ لائے اور ہرگز ایمان لانے والے نہ تہے۔ شرارت و عداوت سے جناب عالی مین مہمل سوالات کئے۔ یعنے تم ہمارے لئے زمین مین ایک چشمہ روان کرنا۔ یا ایک باغ کہجور کا و انگور کا تیار کر دینا۔ اور انکے بیچ نہرین بہانا یا آسمان کو گرانا یا اللہ کو اور فرشتون کو روبرو لانا۔ یا اپنے واسطے ایک گہر روپئے کا تیار کرانا اور آسمان پر چڑھ جانا اور اسکی بہچوٹی کے لئے ایک نوشتہ حاضر کرنا تب آپکو ہم مانینگے انتہا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو فرمایا تو کہہ وے پاک ہے اللہ میرا مین ہون مین۔ مگر ایک آدمی بہیجا ہوا اسکا انتہا۔ یہ سوالات و جوابات ان آیات قرآنی مین مندرج ہین یعنے۔ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۵۔ اسکے مطالعہ سے ناظرین کو خوب معلوم ہو جاویگا کہ ان کفار کے سوالات محض شرارت اور حرامزادگی کے تہے نہ معتقدانہ۔ اسلئے خداوند تعالیٰ سے وہ فرمان آیا جو بالا مذکور ہوا ہے اشرار کفار کی بابت مین نازل ہوئی ہے سو آیت مذکور کو سند گردان کے معجزہ دکہلانے کی قدرت آنحضرت صلعم کو نہین تہی کہنا جہل مرکب ہو وابلہ فریبی ہے **تنبیہ** اس آیت نفی دوم مین مدعی نے بڑے دغابازی و چوری کیا ہے یعنے اس آیت مذکورہ کو تمام و کمال نالکہکر اکثر اسکا چہوڑ دیا ہے اس ارادہ سے کہ اسکے تمام و کمال لکہنے سے

اپنا مقصد بر نہ آویگا - اور اعتراض اپنا مہمل ہوجائیگا - اتہا ہمنے ناظرین کے مطالعہ کے لیئے تمام وکمال وہ آیت بالا لکہدیتے ہین **نفی سوم** سورہ انعام مین مرقوم ہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ جَآءَتْھُمْ اٰیَۃٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِھَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ وَمَا یُشْعِرُکُمْ اَنَّھَآ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ترجمہ - قسم کہائے انہون نے ساتہہ سخت قسمون اللہ کے کہ اگر کوئی معجزہ دیکہین ایمان لاوینگے - کہہ اے محمدؐ کہ معجزات خدا کے پاس ہین اور تم نہین جانتے ہو اگر معجزہ ہوگا تب بھی ایمان نہ لاوینگے - اس نفی سے ظاہر ہے کہ محمد صاحبؐ نے صاف کہدیا طالبان معجزہ کو کہ معجزات خدا کے پاس ہین اور ان کا یہ بیان کہ بعد دیکہنے معجزے کے بہی وے ایمان نہ لاوینگے - محض اونکا حیلہ تہا کیونکہ اسی آیت قرآن سے واضح ہوتا ہے کہ طالبان معجزات نے قسم کہائی کہ بدون دیکہے معجزہ ہم ایمان نہ لاوینگے - پس بمقتضای انصاف واجب تہا کہ انکو معجزہ دکہایا ہوتا تاکہ اونپر حجت پوری ہوتی **جواب** بہت لوگ معجزہ نا دیکہکر بہی ایمان لائے ہین لیکن اشرار وبدکارون کی عادت تہی کہ معجزہ دیکہکر بہی ایمان نہین لاتے اور جہٹلاتے تہے پہر معجزہ طلب ہوتے تہے - اس قبیل کے کفار بے اعتبار مجہ قول وفعل مین اپنے صادق نہ تہے ازروے نفاق ولاف زنی کے قسم کہائے اور نبی صلعم سے معجزے طلب کیئے تب قادر برحق نے اُس آیت مذکورہ کو نازل کیا مقصود اس سے یہ تہا کہ وے معجزہ دیکہے پر بہی ایمان نہ لاوینگے کیونکہ اپنے قول مین سچے نہ تہے اور انکی قسم کا اعتبار نہین تہا - چنانچہ اس بیان پر - اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ - کا جملہ جو اس آیت مین ہے دلالت کرتا ہے نہ عدم قدرت پر معجزہ نبلا سکیے - یہ سو کلام الٰہی ہے نہ آنحضرت کا حیلہ - اسکو آنحضرتؐ کا کلام سمجہنا اور حیلہ قرار دینا ضلالت ہے اور ہر ایک کام خداوند عالم کی دست قدرت مین ہے نبوت ہو یا غیر نبوت یہ بات ہر ایک ذیشعور پر روشن ہے - انبیا علیہم السلام جبکہ طالب معجزہ کو شریر اور نااہل سمجہتے اسکو معجزہ دکہلانے سے انکار کرتے تہے یہ عادت سلف کے پیغمبرون کی تہی چنانچہ یعقوب علیہ السلام کو معجزہ دکہلائے نہین اور عیسیٰؑ اکثر بار معجزہ دکہلانے سے انکار کیئے ہین بلکہ دشنام دیئے ہین بیان اوسکا اس استفسار کے اوایل مین گذر چکا - اب فرمائیے معجزہ نا دکہلانے سے عیسیٰؑ کی نبوت ورسالت مین کیا نقصان آیا اپنے پیغمبر کے حال سے بیخبر رہنا اور دوسرون پر محمل اعتراض کرنا تعصب وگمراہی ہے **تمثیل** ایک حکیم حاذق کے پاس - کسو نے ازروی شرارت کے کچہہ دوا چاہا تب اسنے اپنے خاوند کے حکم کے موافق بولا کہ دوا دینے مین کچہہ مانع نہین لیکن اول بعضون نے دوا لیکئے اسکو عمل مین نہین لاے - اسواسطے تمکو دوا نہین دیتا پہر چند بدکارون نے بدار ادیسے اور مسخری سے اسی حکیم سے دوا چاہا ہے - انکو بہی ویسا ہی فرمایا - اب غور کرو آیا وہ جوابات مخصوص دوا طلب کے

سوا اشرار سے علاقہ رکہتے ہین یا اس حکیم پاس دوا مانگ کہاتے آتے ہین سو تمامی بیمارون سے متعلق ہین
تب معلوم ہوجائیگا کہ وہ جواب مخصوص شریر طالبان دوا کے حق ہین ہین نہ کہ دوسرے دوا کہانے مارون کے
حق ہین ۔ ان جوابات پر نظر کرکے کوئی نادان بہی ایسا نہ کہیگا کہ اوس حکیم کو طبابت معلوم نہین ۔ یا اسکو دوا دینے
کی قدرت نہین ۔ اسی قبیل سے ہے نبی صلعم کا معجزہ نہ بتلانا تہا ۔ اور وہ آیات جو معجزہ نہ دکہلانے کی بابت ہین نازل
ہوئے ہین مخصوص ان معجزات کی ساتہہ علاقہ رکہتے ہین جو اشرار بدکردار معجزہ طلب ہوتے تہے نہ عام معجزون کی ساتہ
اس سوا ہمارے نبی صلعم کی ثبوت نبوت و رسالت پر سوای دلایل مرقوم الصدر کے اور بہی بے حساب دلایل عقلی و نقلی
ہین ۔ دل کا جوش و خروش اسقدر دلایل پر جو مذکور ہوئے اکتفا نکرکے کشان کشان اور بہی چند دلایل کے بیان کرنے
پر لایا لہذا اہم بیان اونکا ذیل ہین کرتے ہین ۔ طوالت کلام کی باعث رنجیدہ خاطر مت ہونا ۔ مہربانی کرکے
انکو بہی دیکہلو ۔ کیونکہ وے قابل دیدنی و شنیدنی ہین ۔ اگر آنحضرت کو معجزے بتلانیکی قدرت نہوتی تو آپ کے
امتیون ہین سے اکثر اولیا مثل حضرت سید عبدالقادر محی الدین جیلانی اور حضرت شمس تبریز اور حضرت عین القضاۃ
اور حضرت شاہ عبدالحمید قادر ولی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم جو مردون کو زندہ کئے اندہون کو بصارت بہرون کو سماعت اور
بیمارون کو شفا دیتے ہین سو کیونکر دیتے وہ کرامت و ولایت انہون کو کہان سے ملی یقین ہے ۔ کہ ہمارے نبی اکرم
کی پیروی و مطابعت سی انکو اون کرامات کا مرتبہ و قدرت حاصل ہوئی ۔ کرامت ولی کی عین معجزہ ہے اس نبی
کا جس کا وہ پیرو ہے چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین نظم ۔ خرق عادات از نبی و ولی +
ہست بر فضل شان دلیل جلی + اگر اظہار آن میان امم + ہست با دعوی نبوت ضم + باشد آن معجزہ بہر امام
ورنہ آمد کرامت آنرا نام + از ولی خارقی کہ مسموع است + معجزہ آن نبی متبوع است + اور عیسوئیان کہتے ہین اور فخر و ناز کرتے ہین کہ عیسی نے
بہت سے معجزے دکہلائے ہین انہا ۔ بہلا بیان کرو کہ عیسیٰ نے کون کون سے بڑے معجزے کب اور کہان کہان بتلائے ہین
اسکا بیان اناجیل ہین کہین پایا جاتا نہین مگر یہ کہ اکثر بیمارون کو تندرست کئے ہین اور مردون کو زندہ یہ تو تعجب کی بات
نہین کیونکہ جس جس شہر کے باشندون کو اپنے ہنر و صنعت پر فوقیت و فضیلت کا دعوی تہا ان کو عاجز و مغلوب
کرنے کے لئے حق سبحانہ تعالی نے وہان مبعوث ہوے سو انبیا کو اس ہنر و صنعت پر فوقیت و فضیلت کا معجزہ
عطا فرمایا تہا ۔ چنانچہ موسیٰ کے زمانے ہین تہے سو جادوگران اپنے جادوگری و افسون گری کا غرور کرتے تہے
انکو عاجز کرنے کے لئے اللہ تعالی نے موسیٰ کو عصا کا معجزہ بخشا تا کہ جادوگرون کے کامون کو خراب کرے ویسا ہی
عیسیٰ کے وقت ہین یونانی حکیمان اور اطبا اپنے حکمت کا بڑا دعوہ اور لاف زنی کرتے تہے انکی حکمت پر فضیلت

رکہنے کے لئے بیمارون کو صحت وشفا دینے کا معجزہ عیسیٰؑ کو اللہ نے بخشا اور نبی صلعم کے زمانے مین فصحای عرب اپنے
اپنے کلام وفصاحت کا بڑا دعوی وغرور کرتے تھے۔ لہذا اللہ تعالی نے ان سبکے کلام سے فصیح تر اور بلیغ تر کلام کا
معجزہ یعنے قرآن مجید عنایت فرمایا۔ جسکے ایک چہوٹے سے سورہ کے کلام کے موافق فصحای عرب سے کسو نے عبارت
نہ بنا سکا تہا۔ چونکہ عادت الٰہی وقت کے موافق انبیا کو معجزہ عطا کرنے کی تہی ویسا ہی بیمارون کو شفا کرنیکا اور مردیکو
زندہ کرنیکا معجزہ اللہ تعالی نے عیسیٰؑ کو بخشا تہا۔ مگر عیسیویان کہتے ہین کہ عیسیٰؑ مردیکو زندہ کئے سو کسیکا کوئی نبی زندہ
نہین کیا وہ غلط ہے اسلئے کہ فوائد بدریہ مین مذکور ہے کہ جابرؓ کے موئے ہوئے دو فرزندون کو نبی صلعم نے زندہ کئے ہین اور
ایکدن جابرؓ نے ایک بکری کو ذبح کیا اور اسکا گوشت پکا کر نبی ؑ اور دیگر صحابہؓ وغیرہ کو کہلایا آنحضرتؐ نے اس بکری کی ہڈیان
جمع کروا کے اسکو زندہ کئے یہ معجزہ فضیلت رکہتا ہے عیسیٰؑ کے معجزہ پر **نظم** عیسیٰ مسیح پہرا دیا مردے مین روح وجان
یہ نہین عجب کہ رکہتا تہا وہ جسم واستخوان ٭ بکری کا گوشت کہا کے جو باقی رکہے ہڈان ٭ منگوا رسول اسکو عطا کی
ہے جسم وجان ٭ اور بہی فوائد بدریہ مین لکہا ہے کہ جب نبی صلعم نے بتون کی مذمت اور اہانت اور اسلام کی
دعوت شروع کئے تب کفار قریش کے سرداران جمع ہو کے آنحضرتؐ سے عرض کئے اگر جناب کو مال ومتاع
کی خواہش ہو تو جسقدر چہتے ہو ہم دیتے ہین اگر سرداری کی آرزو ہو تو ہم اپنا سردار بناتے ہین اگر عورات
کی تمنا ہو تو خوبصورت صاحب جمال عورات حاضر کرین لیکن ہمارے بتون کی مذمت واہانت مت کرو اور ہمکو اسلام
کی دعوت کرنیسے باز آو تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجہے کسی چیز کی خواہش نہین مگر بتون کی پرستش سے اور شرک
وکفر سے تمکو چہوڑا کر اسلام سے مشرف کرنے کیلئے مین اللہ سے بہیجا گیا ہون تم خدای واحد کی وحدانیت پر
ایمان لاؤ اور اوس خالق برحق کی بندگی کرو تو بس ہے انتہا۔ اس گفتگو سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت
نبی برحق ہین۔ اگر آپ جہوٹے نبی یا مال ومتاع کی خواہش والے ہوتے تو مال اور اچہے اچہے عورات لیکے اور ان سبا
کے سردارین کے فراغت سے رہتے ویسا تو نہین کئے اسلام کی ترقی کے لئے انواع واقسام کی تکلیف وتصدیع
اٹہائے۔ کچہہ مال ومنال جمع نہین کئے اور تحایف اور نذرانے کے طور سے جو کچہہ کہ بادشاہون کے پاس سے
یا غازیون کے جہاد سے جنس ومال آتا تہا وہ سب غریبون اور فقیرون کو تقسیم کر دیتے تہے اور خاص اپنے لئے کچہہ بہی
کچہہ نہین رکہتے تہے۔ فاقہ کشی سے گذران کرتے تہے۔ نہ اچہے بستر پر سوتے تہے نہ اچہا کہاتے پیتے تہے۔ یہ
سب نیک خصائل دلالت کرتے ہین آنحضرت کی ثبوت نبوت پر۔ اور آنحضرت صلعم کے احوال تقدس مآل
مین ایک کتاب بزبان اردو بعض عیسویون سے تحریر ہو کے پالم کوٹے کے چرچ مشن پریس نامی مطبع مین

سنہ ۱۸۵۶ع مین طبع ہوئی ہے اسکا نام محمد سر تیریم رکھا گیا ہے - اسکے دسوین بارہوین صفحہ کا مطلب یہ ہے
کہ اوائل مین اسریہ کا راجہ سکنا سار ہیبت یعنے مصر کا راجہ سی شاک اور بابلون کا راجہ سینوکات نیچار اور
فاسیہ کا راجہ کیروس اور یکی تونیا کا راجہ الکزانڈر اور روم کا بادشاہ پومپیہ - دی سب ایک کی بعد ایک ملک
عرب لینے کیواسطے اور عربون پر فتحیاب ہونیکے لیے بہت کچھ کوشش کیئے کچھ فائدہ نہوا سوا اسکے عیسیٰؑ
کی پیدایش کے بعد عربون نے اپنے بیابانون سے نکلکر بڑی جماعت جنکے روم کی سلطنت کے جنوبی شہرون
مین جاکر بہت تاراج کیا اور نقصان پہنچایا انکو سزا دینے کیلیئے اور انکی حکومت کو تباہ کرنے کے ارادہ سے
روم کے راجگون مین سے اول بار تیرا ابن لبعہ سیورس نے کمال جوانمردی اور بہادری کے ساتھہ ملک عرب کی
طرف جاکر اسقدر جنگ و جدال کیئے کہ خون کے نالے بہے آخرش وہ بڑی آفت و مصیبت مین گرفتار ہو کے اپنے
ارادے سے باز آکے چلے گئے انتہا - الغرض نبی صلعم کی پیدایش تک روم کے اور پارسیون کے بادشاہان
عربون سے ڈرتے اور گہبراتے تہے نہ کہ عربان ڈرتے انتہا - ای عیسوی صاحبو نبی صلعم کا ان باپ نہین سو یتیم و
بیسیر تہے مال و متاع و لشکر و یار و مددگار نہین رکہتے تہے غریب تہے باوصف اسکے بادشاہان اور راجگان
کی متابعت و فرمانبرداری نہین کیئے سو اور بادشاہون سے بڑی بہادری و جوانمردی کے ساتھہ جنگ و جدال
کیئے سو سخت و جاہل عربان پشت بہ پشت پرستش کرتے ہوئے تہے سو اپنی پیاری بت پرستی اور شرک کو
ترک کر کے آنحضرت کی فرمانبرداری اختیار کرنے کا اور معتقد ہونے کا اور اللہ اور رسول پر ایمان لانے
کا سبب کیا تہا کرکے تم غور کروگے تو صاف ظاہر ہوگا کہ قادر ذوالجلال نے آنحضرت کو اپنا رسول دینی
گردان کے اور بزرگی دیکر معاون و مددگار ہونیکے ہی باعث سے وہیسے سخت عرب انکے مطیع و فرمانبردار
ہوئے کرکے ظاہر ہوگا - سوائے اسکے عیسیٰؑ کے اور صحابی تہے سو برنبانے اپنی انجیل مین لکھا تہا کہ احمد
نامی ایک نبی پیدا ہوگا - اور اسکے اوصاف فلان فلان ہین انتہا - وہ برنبا بڑے اعتقاد و عقیدہ سے مذہب
عیسوی کا وعظ کرتے تہے اور اپنے مذہب مین بہت خبردار تہے - ابرالحواری کرکر مشہور تہے - ان کی بعد
کی عیسویان حسد سے اس انجیل کو توراۃ و اناجیل کے مجموعہ یعنے بیبل مین داخل نہ کرکے خارج کردیتے
اور اسمین بہی تحریف و تبدیل کیئے ہین - اس انجیل کے مطالعہ سے بہی محمد صلعم کا نبی برحق ہونا ثابت ہوتا ہے
ای عیسوی صاحبو دیکہو کہ موسیٰؑ اپنے امتیون کو چہوڑ کے کوہ سینا پر جا کے چالیس دن تشریف رکہے تہے
اس قلیل عرصہ کے اندر آپکے امتیان دین موسوی کو چہوڑ کر مشرک ہوگئے اور طلائی گوسالہ بنا کے اسکی

پرستش کرنا شروع کئے اسی طرح سی کتاب خروج ۳۲ باب ۴ و ۷ و ۸ ورس مین ہے - اور اب تک رومن کاتلک
عیسویون مین بت پرستی جاری ہے - شکر خدا کا کہ نبی صلعم کے روز وفات سی آجتک ۱۳۰۰ سال کا
عرصہ ہوتا ہی باوجود اسکے آنحضرت کی امتیان بت پرست ہوئے ہین اور اللہ تعالی کی وحدانیت یا
قدرت مین یا صفات مین غیر کو شریک کرتے نہین اور آنحضرت کو نبی برحق سمجھتے ہین اور خدائے واحد کی
عبادت کرتے آتے ہین اور یہود و عیسویون کے مانند قرآن مین ایک لفظ کو بھی تبدیل و تحریف نہین کئے
اور نبی صلعم کی رسالت و نبوت کا انکار ہی نہین کئے یہ بہی آنحضرت کا ایک معجزہ ہے - اس جواب مین مذکور
ہین سو سار کے دلایل منقول و معقول سے ثابت ہی کہ محمد رسول اللہ صلعم اللہ تعالی کے نبی برحق ہین انتہا -

نقض چہارم سورہ انعام مین ہے - **ماعندی ما تستعجلون بہ ان الحکم الا
للہ یقص الحق وھو خیر الفاصلین قل لو ان عندی ما تستعجلون
بہ لقضی الامر بینی وبینکم** ترجمہ یعنے معجزہ جسکے لئے تم جلدی کرتے ہو نہین ہے
میری پاس کیونکہ حکم خدا کی طرف سی ہے - اور وہی حق کو ظاہر کریگا اور وہ سب حاکمون سے بہتر و برتر ہے
کہدی محمد وہ چیز یعنے معجزہ جسے تم چاہتے ہو کہ جلد ظہور مین آجاوے اگر میرے پاس ہوتا تو میرا
تمہارا جھگڑا فیصل ہو جاتا یہان سے بہی صاف ظاہر ہے کہ محمد صاحب نے اپنی عدم معجزات کا اقبال
کیا پس یہ چہار منفیات محمد صاحب کے عدم معجزات پر دلالت کرتے ہین اب جو شخص کتب احادیث سی محمد صاحب
کا معجزات کرنا ثابت کرے تو ان اربعہ منفیات کی صداقت سی ہاتھہ دہووے - یا یہ مقابل قرآن کتب
احادیث کو معتبر قرار دیوے انتہا - **جواب** ای مومن بہائیو خبردار ہو قول و فعل کو عیسویون
کو ہرگز اعتبار مت کرنا کیونکہ وی عوام اسلام کو فریب دینیکے لئے جہوٹے اعتراضات اور مہمل اشکالات
ہمارے نبی صلعم پر اور دین اسلام پر کرتے ہین سوا ئ اُسکے قرآن کی آیتون کا صحیح معنی چہوڑ کر جہوٹا
معنی بیان کرتے ہین **بیت** بنطق آدمی بہتر ست از دواب ؛ دواب از تو بہ گر نہ گوی صواب ؛ اب
غور سی دیکہو کہ قریش کے کافرون سے بعضون نے جہگڑا کیا اور عذاب نازل ہونیکی جلدی کے فقط - چونکہ
خدای عالم الغیب خوب جانتا تہا کہ ان کفار کی اولاد ایمان و اسلام سے مشرف ہو کر دین محمدی کی امداد و اعانت
کرینگے - اسلیے عدم عذاب کی بابت ہین آیات مذکور نازل کیا نہ معجزہ کے باب مین ان مین لفظ ما تستعجلون
کا جو بیان ہوا ہی مراد اس سے عذاب ہے نہ معجزہ - چنانچہ تفسیر حسینی اور تفسیر کبیر مین اور دوسری سب تفاسیر مین

ماتستعجلون سو مراد عذاب لئے ہین۔ پس ماتستعجلون سو معجزہ مراد لینا جہالت و ضلالت ہی
اس مدعی تھا تستعجلون سی معجزہ مراد لیا ہو سو بے سند ہی بات ہو کسی تفسیر مین ویسا مذکور نہین اور مدعی نے
دہوکا دینے کے لئے ان دو آیات مذکورہ مین سے دوسری آیت کی اخیر مین جو کام کا فقرہ تہا چہوڑ دیا ہے
وہ یہ ہے واللہ اعلم بالظالمین انتہا۔ عبارت مذکورہ سی یہ ثابت ہوتا ہی کہ احکم الحاکمین زیادہ
جاننے والا ہے ستمگارون کو اور عذاب دینیوالا ہی اُن کو اگر عذاب دینیکی قدرت آنحضرت صلعم کو ہوتی تو البتہ
عذاب دینے اور ہلاک کر ڈالتے ستمگارون کو۔ اور خلاصی پاتے اور جہگڑا فیصل ہو جاتا۔ ان یار دو آیت
مذکور سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ دی عذاب کی بابت مین نازل ہوئی ہین نہ معجزے کے باب مین۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین استفسار ششم

محمد صاحب معصوم ہین یا عاصی
شق اول۔ ان کی عصمت قرآن سے ثابت نہین ہوتی ہے اگر کوئی آیت قرآنیہ اُن کی عصمت کے باب
مین منقول ہو تو پیش کرنا چاہیئے۔ شق ثانی۔ بحالت معصیت شفیع المذنبین نہین ہو سکتے ہین کیونکہ
گناہگار گناہ گار کا شفیع نہین ہو سکتا ہے اسلئے وہ خود شفیع کا محتاج ہے۔ پس محمد صاحب شفیع مذنبین
نہین ہو سکتے ہین چنانچہ قرآن کے چند مقامات ان کی معصیت پر دلالت کرتے ہین اور اول سورہ محمد
ہین۔ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات
یعنے پس معلوم کر تو ای محمد کہ تحقیق ہے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور تو بخشش مانگ اپنے
گناہون کی اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے گناہون کی۔ دوم سورہ فتح مین لکہا ہے
انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
ویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطا مستقیما یعنے تحقیق فتح دیا ہمنے
تجہکو فتح ظاہر۔ البتہ بخشیگا اللہ تیرے گناہون کو جو تو نے آگے پیچہے کئے ہین۔ اور تمام کریگا اپنی
نعمتون کو تجہپر اور ہدایت کریگا تجہے سیدہی راہ پر سوم سورہ مومن مین لکہا ہے فاصبر ان
وعد اللہ حق واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار
ترجمہ پس صبر کر ای محمد کیونکہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہون کی معافی مانگ اور صبح و شام اپنے
خدا کا شکر کر چہارم سورہ قتال مین ہی۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات
ترجمہ اور معافی مانگ ای محمد اپنی گناہون کے لئے اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کی گناہونکے لئے

پنجم سورہ والضحی مین ہی وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ یعنے ای محمد پایا تجھے گمراہ پس ہدایت کی تیری انتہا- ان خطابات خمسہ مرقومہ بالا سے صریح واضح ہوتا ہی کہ محمد صاحب گناہونکی معافی کے محتاج تھی اسلیئے ثابت ہوا کہ وہ شفیع المذنبین ہرگز نہین ہوسکتے ہین کیونکہ گناہ گار دوسری گناہ گار کا شفیع نہین ہوسکتا کہ وہ خود شفیع کا محتاج ہی قطع نظر اسکے قرآن مین ایک آیت بھی نہین ہی جو ان کی عصمت کی باب مین دلیل ہو- اور نہ کوئی ایسی قطعی نص قرآن مین پائی جاتی ہے کہ جس سی یقین حاصل ہو کہ محمد صاحب کی گناہونکی معافی ہوچکی **جواب** آیہ اول وثانی وسوم وچہارم کا- شفیع المذنبین رسول رب العالمین لاریب معصوم ہین- کبیرہ وصغیرہ گناہ سی مبرہ ومنزہ ہین- ان کی عصمت وعفت مین شک وشبہہ نہین- ہر کہ شک آرد کافر گردد- نَعُوذُ بِاللّٰهِ- چونکہ اللہ سبحانہ تعالی ہر ایک عیب ونقص وزوال سے پاک ہی دوست رکھتا ہی پاکون کو نہ عاصیون اور گنہگارون وبدکارونکو اسلیئے کہ بدکار کو دوست رکھنا بھی بد ہے- اگر نبی صلعم گنہگار ہوتے تو وہ سبحانہ تعالی آپ کو دوست نہ کہتا آن حضرت کے نیک ذات وحمیدہ صفات ہونے سی آپکو کل انبیاء پر فضیلت دی اور دوست گردانا- اکثر مقامات مین قرآن مجید کی اپنے نام کی ساتھ نام پاک آنحضرت کا بھی بیان کیا ہی- اور سورہ والضحی مین فرمایا ہی- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یعنے بلند کیا ہمنے واسطے تیرے ذکر تیرا- اور سورہ فتح مین- إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا یعنے ہمنے تجھکو بھیجا گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا- اور بھی فرمایا ہے لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا یعنے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اسکی مدد کرو اور اوسکا ادب رکھو اور اسکی پاکی بولو صبح اور شام- اور بھی فرمایا ہی- إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ یعنے جو لوگ ہاتھہ ملاتے ہین تجھسے وی ہاتھہ ملاتے ہین اللہ سے- اور سورہ انبیا مین فرمایا ہے- وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنے اللہ جل شانہ تعالی نے آپ کو عالم کے حق مین رحمت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے- ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی ان سب دلایل سے ثابت ہوتا ہی کہ آن حضرت اللہ کی حبیب تھے اور رحمت عالم کے اور معصوم تھے اور پاک معصیت سی تھے نہ کہ عاصی وگنہگار- پس آنحضرت کو عاصی وگنہگار سمجھنا شقاوت ازلی ہے بدبختی ہے- اور وہ سبحانہ تعالی بڑی حکمت والا ہے- اسکی حکمت مخلوق کے ادراک وفہم سے خارج ہی دیکھو کسو نے جنگلی ہرن کو شکار کرتا ہی تو اولا اپنے سدھے ہوی اور سکھی ہرن کو چھوڑ کر

اسکے وسیلے سے جنگلی ہرن کو دام مین لاتا ہے - آدمی کی حکمت ایسی ہو تو اس حکیم مطلق کی حکمت کو کیا پوچھنا
چاہیئے **بیت** توان در بلاغت بسحبان رسید * نہ در کنہ بیچون سبحان رسید اسلیئے کافۂ بشر پر
بشر کو رسول و نبی بنا کر بہیجا نہ فرشتے یا روح کو **بیت** کرد بعث محمد عربی * تا شود خلق را رسول و نبی -
اسلیئے کہ ہم جنسیت کے سبب سے وہ مالوف اسکا ہو کے اس کا دین و ملت قبول لے اور دنیا مین جیسا باپ
چلتا ہے ویسا بچے بہی چلتے ہین اور بادشاہ کے رویہ کو رعایا بہی اختیار کرتے ہین - **الناس علی دین
ملوکھم** - اس لحاظ سے اوس حکیم مطلق نے نماز و روزہ و حج و زکات کا و استغفار کا حکم نبی صلعم کو کیا
تاکہ آنحضرت کے رویہ پر امت بہی عمل پیرا ہووین اور ان آیات کو جو سورۂ مومن و سورۂ محمدؐ و سورۂ قتال مین
مذکور ہوئے ہین نازل کیا وہ سب محض امت کی تعلیم و ہدایت کے واسطے نازل ہوئے ہین نہ کہ آنحضرتؐ کے
واسطے الغرض جو حضرتؐ کی امت مین بہت بندے گناہ کبیرہ و صغیرہ کے مرتکب ہوئے ہین - ان مین سے
کسی ایک کی طرف اللہ سبحانہ تعالی خطاب کر کے حکم استغفار کا نہ کیا مگر آنحضرتؐ کو فرمایا کہ اپنے گناہون کی اور
مومن مردان اور مومن عورتون کے گناہون کی بخشش مانگ انتہا - یہ حکم محض گنہگارون کی تعلیم کو لیئے
آنحضرت پر نازل ہوا مقصد اس سے یہ ہے کہ آنحضرتؐ کو دیکہکر امت بہی استغفار کرے اور بخشش مانگے دگر نہ
آنحضرتؐ کو بخشش مانگنیکا حکم کرنا اور دوسرے کسی کو نا کرنا کچہہ بات نہین اس رمز و حکمت کو نا جان کر
ان آیات کو سند گردان کے آنحضرتؐ کو عاصی ٹہرانا حماقت و جہالت ہے دوسرا یہ کہ خطاب ایک کی طرف ہوتا ہے
اور مقصد دوسریکی طرف رہتا ہے ایسی باتین توراة و انجیل مین بہت آئے ہین دیکہو کتاب یسعیاہ ۴۲ باب
۱۱ ورس - حکم خدا کا یون ہے کہ بیابان اور اسکے بستیان اور قیدار کے آباد دیہات اپنی اپنی آواز بلند کرینگے
اور انجیل متی ۱۱ باب ۲۰ ورس پہر وہ یعنے عیسیٰ نے شہرون کو جن مین اسکے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے
ملامت کرنے لگا - کیونکہ انہون نے توبہ نہ کی تہی انتہا - کتاب پیدایش ۱۸ باب ۲۰ ورس قول خدا کا یون
ہے سدوم اور عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور انکا جرم نہایت سنگین ہوا - انتہا - یہ جاے غور کی ہے کہ یعنے دیہات
کو ہو یا شہرونکو ہو یا شہر سدوم و عمورا کو ہو نہ تو جسم ہے نہ تو جان اور زبان - پہر کیونکر وہ بیابان آواز بلند
کرینگے یا شہران توبہ کرینگے یا چلاوینگے مقصد ان حکمون سے وہان وہان کے باشندون سے ہے نہ بیابان
و دیہات و شہرون سے - یہی مقصود ہے ان سب آیات کا جو استغفار اور بخشش کے باب مین نازل ہوئے
ہین یعنے وے آیات صرف آن حضرت سے خصوصیت رکہتے نہین مثال اوس کا یون ہے کوئی ایک بادشاہ اپنے

وزیر کو حکم کرتا ہی کہ تو اپنے زن و فرزندکیواسطے ایک عمارت تعمیر کرا انتہا اس حکم پر غور کرو کہ وزیر نہ معمار ہے
نہ نجار۔ پس وہ کیونکر بذاتہ عمارت تعمیر کریگا۔ یعنے ہرگز نہ کرسکیگا۔ مرادی معنی اوسکی یہ ہی کہ معمار وغیرہ
سی تعمیر کرواتا ہی۔ نکہ وزیر اپنی ذات سی تعمیر کرنا۔ بفضل الٰہی وحبیبہٖ چونکہ سورۂ محمد وسورۂ مومن وسورۂ
قتال کی آیات مذکورہ کے نازل ہونیکا سبب اور جواب مرقوم ہوچکا اب ہم اس آیت کا جواب جو سورۂ
فتح مین درباب معافی گناہ کی نازل ہوئی ہے تحریر کرتے ہین۔ تعصب چہوڑکے چشم انصاف سی ملاحظہ کرین
تو وہی سب صحیح اور راست نظر آوینگے باللہ التوفیق **جواب** نفی دوم۔ جانئے کہ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم بےشک وشبہہ معصوم ہین کبہی گناہ کبیرہ یا صغیرہ کئے نہین۔ اور اگر وہی کئے ہوتی
تو البتہ اسکا ذکر قرآن مجید مین مذکور ہوتا جیساکہ آدمؑ وحواؑ کی ذلت کا و اصحاب فیل وغیرہ کے گناہون
کا ذکر قرآن مجید مین آیا ہی۔ قطع نظر اسکے کتاب گنتی ۲۰ باب ۱۲ ورس قول خدا کا یون ہے کہ پہر خداوند
نے موسیٰؑ وہارونؑ کو فرمایا۔ اسلئے کہ تم مجہپر اعتقاد نہ لائے الخ اور ۲۷ باب ۱۲ ورس سی ۱۴ ورس
تک ہی کہ خدانے فرمایا کہ جب جماعت نے مجہہ سے جہگڑا کیا تو تم نے یعنے موسیٰؑ وہارونؑ نے بہی دشت
سین مین سرکشی کیا۔ اور کتاب خروج ۳۲ باب ۲ سی ۱۲ ورس تک دیکہو خدانے مرتکب ہونا موسیٰؑ کے
بہائی حضرت ہارون کا گناہ بت پرستش گوسالہ کے مفصل کہدیا ہی انتہا ان سب کا گناہ اور جرم جیساکہ
خداوند تعالیٰ نے اپنی کتابون مین بیان کیا ہی ویسا تو نبی صلعم کے گناہ کا کوئی کام قرآن مجید مین بیان نہین
کیا۔ اگر آن حضرت مرتکب کسی گناہ کے ہوئے ہوتے تو البتہ اس مین بیان کردیتا ہرگز نہ چہوڑتا۔ خدانے
محض آنحضرت کی دلاسے کے لئے فرمایا۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
کیونکہ موافق الایمان بین الخوف والرجا کے ہر ایک نبی وولی کے دل مین خدا کی رحمت کا
امید اور اس کی غضب اور غصے کا خوف مدام رہتا ہی وہ خوف اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کی خاطر
مبارک سی دفع ہونیکے اور تسلی کے لئے نازل فرمایا نہ اثبات وقوع گناہون کے ویسی مبشر آیت کو سند گردان کے
آنحضرت کو عاصی بولنا ابلہ فریبی اور احمقی ہی۔ اور تفسیر حسینی مین مرقوم ہی۔ کہ حضرت ابو اللیث رح نے اگلے
گناہون سے مراد طرف آدمؑ کے اور پچہلے گناہون سے مراد طرف امت مرحومہ کی اولیا ہی واللہ اعلم
بالصواب **جواب** نفی پنجم مدعی نے نبی صلعم کی معصیت کی ثبوت پر اپنے اس استفسار ششم
مین آیت ووجدک ضالا فہدیٰ کو بیان کیا ہے اور لفظ ضالا سے گناہ مراد

لیا ہی۔ یہ سو اسکی نادانی ہے اور احمقی کیونکہ تمامی مفسرین قرآن کا اتفاق اس بات پر ہی کہ
ضالاً کے معنی راہ بہولنے کی ہین نہ گناہ کی چنانچہ ایک مفسر قرآن اس آیت کی تفسیر مین یون
لکھتا ہی کہ نبی صلعم خوردسال تہے سو وقت پہاڑون کے دامن مین راستہ بہولکے جاتے تہے تب ابوجہل
دیکہکر آپکو اونٹ کی پر بٹہا کے ابوطالب کے پاس لا چہوڑا اور بولا ہم نہین جانتے کہ تیری بیٹے سی ہمکو کیا کچہہ
پہونچیگا عبدالمطلب نے پوچہا کیون تب بولا کہ مین نے اس لڑکے کو فلانے درے مین راستہ بہولا ہوا
بہٹکتا پایا اور اس کو اٹہا کر پہلے اپنی پیٹہہ کے پیچہے سوار کر لیا سو اونٹ نے ہرگز نہ چلی بیٹہہ بیٹہہ جاتی تہی
جب اسکو اپنے آگے بٹہلایا تب یہ اونٹ نے اٹہکر چلنے لگی انتہا۔ فی التفسیر فتح العزیز۔ اگر مدعی تفاسیر
قرآن سے خوب واقف ہوا ہوتا تو ہرگز لفظ ضالاً سے گناہ مراد نہ لیتا اور اپنے کو ضلالت مین
نہ ڈالتا۔ مخفی مبادا آیت مذکورہ خالق برحق کے احسان کو ظاہر کرتی ہے اور وہ سو کلام محبانہ ہی اسکو
آنحضرت کی معصیت پر دلیل گرداننا بیوقوفی ہے **بیت** تا چہ خواہی خریدن ای مغرور * روز درماندگی
بسیم دغل۔ **استفسار ہفتم**۔ خدا کی ذات محدود بجہات ستہ ہی یا بسیط اور خارج از جہات
ستہ ہی اگر محدود ہی تو کس جہت مین ہی اگر محدود نہین ہے تو دلایل عقلیہ سے ثبوت چاہیئے حالانکہ قرآن
مین کئی مقامات سی ثابت ہوتا ہے کہ ذات باری محدود بجہات ستہ ہی چنانچہ سورۂ حدید مین لکہا ہوا ہے
الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش
ترجمہ اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو چہہ دن مین پہر بیٹہہ گیا عرش پر۔ استوا بمعنی
استقرار۔ قرآن کے چند مقامات سی ظاہر ہوتا ہے اور مفسرین قرآن نے بہی استوا سی استقرار مراد لئے
ہین چنانچہ صاحب مدارک و معالم نے لکہا ہی مَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ إِلَيْهِ۔ اور عرش کی نسبت
سورۂ مومن مین لکہا ہی الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ۔ انتہا۔ یعنے وی لوگ جو عرش کے حامل اور جو اوسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اور تعریف
کرتے ہین اپنے رب کی ان دونو آیات سی ظاہر ہے کہ خدا عرش پر مستقر ہے اور فرشتے اس عرش کو
لادے ہوئے ہین۔ پس خدا کا وجود مجسم ہونا اور محدود ہونا قرآن سے ثابت ہوا اسلئے کہ جسم کو لئے مکان
لازم ہی اگر خدا جسم سی پاک ہی تو اس کو عرش کی کیا ضرورت ہی اور فرشتون کا عرش کو اٹہانا کیا معنی رکہتا ہی
جواب اللہ سبحانہ تعالی کی ذات پاک ہی بے مثل و بے مثال ہے نہ محدود و نہ معدود و نہ اسکو جسم ہی

اور نہ صفات جسم اور نہ زمان و مکان ہی پاک پاکیزہ ہی ہر ایک نقص و زوال سی اور محیط ہی جہات ستہ و زمان و مکان پر مگر وی محیط نہین اسپر بیت محیط است علم ملک بر بسیط ✢ قیاس تو بر دی نگردد محیط ✢ اور بلند تر ہی ہر ایک بلند سی اور ہر ایک مافوق پر فوقیت رکہتا ہی — عرش جو ہی - فوق السماوات ہی - نہ تحت السماوات و شش جہت کا علاقہ تحت السماوات کو ہے نہ فوق السماوات — پس جو کچھہ کہ عرش پر مستقر ہوا اسکے سات جہات ستہ کو کچھہ علاقہ و ربط نہین اور وہ جہات سی مبرا ہے — نظر برین وجوہات استقرار اللہ سبحانہ تعالیٰ کا عرش پر جہات ستہ سی منزہ و مبرا ہی اگر کوئی بے ایمان کہے کہ عرش جہات سی علاقہ رکہتا ہی وہ ہم پر حجت نہوگا کیونکہ بعض ذات خدا کو معدوم اور نیست جانتے ہین — ویسون کی بولا بولی غلط ہی اور اسکو یقین جاننا کفر ہے اور استقرار اللہ جل شانہ کا عرش پر بے کیف و بی مثال ہے - جیسا کہ ذات پاک اوسکی بے چون و بے چگون ہے مراد استقرار سی وہ فوقیت ہی جو لایق شان اس پروردگار کی ہے - نہ اس معنی سے ہی جو از لوازم مخلوقات کی ہے - یا مع اجزای جسمانی کے یا قد و قامت کی پس وہ استقرار خارج از حدود و جہات ستہ کی ہے دیکہو وہ خدائے عز و جل کلیم ہی - کلام اسکا نہ از حلق و زبان کی ہے اور سمیع ہی سماعت اوسکی نہ از راہ گوش کے ہی اور بصیر ہے بصارت اسکی نہ بواسطہ چشم کے ہی - بدستور استقرار اس کا نہ از جسم و وجود کی ہے چنانچہ اس معنی کے یعنے استوا علی العرش کے بہت فقرے تورات و انجیل مین بہی آئے ہین اجی کچھے کرسٹ صاحب ملاحظہ کرو اور شرماؤ —

۲ زبور ۴ ورس - وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند انہین ٹہٹہون مین اڑائیگا - اور ۹۹ زبور پہلا ورس - کہ خداوند سلطنت کرتا ہی امتین کانپین وہ کروبیون کی اوپر تخت نشین ہے زمین لرزے - اور کتاب یسعیاہ ۶ باب پہلے ورس کہ جس برس کہ عزیز بادشاہ مر گیا مین نے خداوند کو ایک بڑی بلندی پر اُن کے تخت کی اوپر بیٹھے دیکہا اور مکاشفات یوحنا ۴ باب ۲ ورس تب مین انہین روح مین شامل ہو گیا پہر کیا دیکہتا ہون کہ آسمان پر ایک تخت دہرا ہی اس تخت پر کوئی بیٹھا ہی ۱۰ ورس تب وی چوبیس بزرگ اسکے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتی ہین اور اس کو جو ابد تک زندہ ہی سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اوس تخت کی آگے ڈالتے ہین — ۱۱ ورس - ای خداوند تو ہی جلال و عزت اور قدرت کی لایق ہے - کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کئین اور وے تیری ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئے ہین - انجیل متی ۵ باب ۳۴ ورس مین قول مسیح کا یون ہے کہ پر مین تمہین کہتا ہون ہرگز قسم نا کہانا - نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی ۳۵ ورس مین ہی نہ زمین کی کیونکہ وہ اسکے پاؤن کی چوکی ہے اور کتاب یسعیاہ ۶۶ باب پہلا ورس - کہ خداوند یون فرماتا ہی آسمان میرا

تخت ہی اور زمین میرے پاؤن رکھنے کی چوکی ہے وہ گھر کہاں ہے کہ میرے واسطے بنایا چاہتے ہو اور میرا آرام
گاہ کہاں ہے انتہا۔ ایسا ہی اعمال رسول کے ۷ باب کے ۴۹ ورس مین ہے مارک ۱۱ باب ۲۵ ورس مین ہے
اور جبکہ تم دعا کیلئے کھڑے ہوتے ہو اگر تمہین کسی پر کچھہ شکایت ہو تو اوسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بھی جو آسمان
پر ہے تمہارے قصورون کو معاف کرے۔ ۸۰ زبور پہلا ورس اے اسرائیل کے گڈرئیے تو جو یوسف کو گلے کی
مانند لے چلتا ہی اور کروبیم کے اوپر تخت نشین ہے جلوہ گر ہو۔ دلایل مرقوم الصدر سے بخوبی اس خالق برحق کا آسمان
پر رہنا اور تخت پر بیٹھنا۔ اور کروبیان کا حاملان عرش ہونا ثابت ہو چکا بس بے ایمان جو اعتراض آیت
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اور الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ پر کرتے ہین شقاوت ازلی ہے

بیت ای ہنرہا نہادہ بر کف دست ✦ عیب ہارا گرفتہ زیر بغل۔

استفسار ہشتم

مسلمان دعوی کرتے ہین کہ بہ نزول قرآن کتب سابقہ توریت و انجیل منسوخ ہو گئی ہین اور دین محمدی
ناسخ ادیان سابقہ کا ہی۔ اس دعوی کی دلیل قرآن سے نہین ملتی ہے اور نہ قرآن کا دعوی ہی کہ کتب
سابقہ منسوخ ہو گئے ہین بلکہ قرآن اُن کتابون کی تصدیق کرتا ہے اور اُن کی حقیقت و صداقت کا اقبال کرتا ہی
چنانچہ چند شواہد اس قسم کے قرآن سے نقل کیے جاتے ہین اولاً سورہ آل عمران مین لکھا ہی قُلْ فَأْتُوا
بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ یعنے ای محمد کہہ تو ان کو یعنے یہود کو لاؤ توریت
کو اور پڑھو اگر تم سچے ہو انتہا۔ یہ گواہی اس بات کی ہے کہ توریت زمانہ محمدی مین بدون تنسیخ و تحریف موجود
تہی۔ اگر منسوخ ہوتی یا اصلی نہوتی تو محمد صاحب ان سے صاف کہدیتے کہ تمہاری توریت منسوخ و محرف ہے
چنانچہ بخاری مین لکھا ہی کہ توریت محمد صاحب کے سامنے لائی گئی اور جس مسئلہ کی نسبت نزاع تھی وہ فیصل ہوا
اور محمد صاحب کا فتوی برقرار رہا ثانیاً سورہ مائدہ مین لکھا ہے وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ
التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ یعنے اور کس طرح تجھکو اپنا حاکم بناوینگے جس حال مین ان کے پاس توریت
ہی جس مین خدا کا حکم ہے۔ اس گواہی سے واضح ہوتا ہی کہ توریت زمانہ محمد صاحب مین کامل بلا تنسیخ و تحریف
اہل یہود کے پاس موجود تہی کہ جسکا اقرار قرآن سے واضح ہوتا ہی۔ ثالثاً سورہ مائدہ مین مذکور ہی إِنَّا
أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا
لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ
وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۔ ترجمہ تحقیق ہم نے اوتاری توریت اسمین ہدایت ہے اور روشنی ہے

اس پر حکم کرتے تھے درویش اور عالم - اسواسطے کہ نگہبان ٹہرائی تھی اللہ کی کتاب پر اور اسکی گواہ تھی - اس گواہی سے یہ ثابت ہوا کہ توریت پر کل انبیا رسابقہ عامل تھے اور توریت پر ہدایت اور روشنی ہے اور جو کوئی اس پر عمل نہین کریگا - وہ مخالف ہدایت اور روشنی ہوگا - اور یہ بہی ثابت ہوا کہ وہ عالمون اور درویشون کی محافظت مین محفوظ تہی جو لوگ اسکے بر خلاف چلتے ہین وے انبیاؤن کے طریق کے بر خلاف ہین اور ان کا مذہب پیغمبران سلف کے مخالف ہے - رابعاً اسی سورہ مین ہے وَقَفَّيْنَا عَلٰى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ترجمہ اور نبیون کے پیچھے بہیجا ہمنے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو سچ کرتا ہوا توریت کو جو آگے سے تہی اور اسکو دی ہمنے انجیل جسمین ہدایت اور روشنی ہے اور سچ کرتی ہوی اپنے آگے کی توریت کو اور ہدایت اور نصیحت کرتی ہوئی پرہیزگارون کو اور چاہئیے کہ حکم کرین انجیل والے اس چیز پر جو اتارا اللہ نے ہمین اور جو حکم نہ کرے اسپر جو اتارا اللہ نے پہر وہی لوگ فاسق ہین - اس گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور انجیل کتاب توریت کی مصدق ہین کہ دونو کتاب مقدس کی تصدیق و تائید کرتے ہین - پس چار گواہیون کے سوا اور بہت سے مقامات قرآنی کتب مقدسہ کی بابت تصدیق کرتے ہین - بطریق اختصار اس پر ہی ہمنے کفایت کیا اگر یہ کتابین حسب دعا ر مسلمانان محرف و منسوخ ہوتین تو قرآن مین ان کی تصدیق و توثیق ہرگز نہین ہوتی اسلئے مسلمانون کا دعوی بلا دلیل ہے قابل اعتبار کے نہین **جواب** توریت و انجیل کے عدم منسوخی پر اور انکی عدم تحریفی پر اس استفسار مین چہار آیت مذکور ہین اور وے سب مدعی کے دعوے کے ثبوت کے مفید نہین اور اُن مین سے ایک آیت مین بہی لفظ منسوخ یا غیر منسوخ کا اور تحریف یا عدم تحریف کا موجود نہین - محض عوام مومنین کو گمراہ کرنیکے ارادے سے ان آیات کو تحریر کیا ہے - اول آیت سے اور بخاری کی تحریر سے اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ نبی صلعم کے حکم کے موافق یہودیان توریت کو حاضر کئے اور اس کے دیکھنے سے آنحضرت کا فرمان صحیح و راست نکلا انتہا - مدعی اس آیت کے ذیل مین اپنی رای یون لکھتا ہے کہ اگر توریت و انجیل منسوخ یا محرف ہوئے ہوتے تو آنحضرت ویسا نفرمائے ہوتے - اسوقت ویسا نا فرمانا آنحضرت کا توریت و انجیل کے غیر منسوخ و تحریف پر دلالت کرتا ہے انتہا - یہ تاویل مدعی کی ہیچ در ہیچ ہے - چونکہ مباحثہ

اسوقت تنسیخ وتحریف کا نہ تہا - پس آنحضرت اس باب مین کچہہ فرمای نہین - اوراگراس بات کا مباحثہ ہوا
ہوتا تو البتہ فرما دیتے - آیت دوم سے اسقدر پایا جاتا ہو کہ توریت یہودیون کے پاس تہی اسمین حکم خدا
کا ہوا تہا - یہ سچ ہے مگر وہ جو توریت نبی صلعم کے زمانہ مین کامل موجود تہی منسوخ یا تحریف ہوئی نہ تہی کرکو
مدّعی نے ذیل مین اس آیت کی تحریر کیا ہو سو سراپا جہوٹ ہو - اسلئے کہ یہ کیفیت اس آیت مین ہرگز
مذکور نہین - آیت سوم سے ظاہر ہو کہ توریت مین ہدایت وروشنی ہو اس پر انبیا رسابق اور درویشان
اور عالمان حکم کرتے ہوتے تہا - یہ سچ ہو مگر وہ لوگ جو اسکے برخلاف چلتے ہین وہ انبیاؤن کے طریق کے برخلاف
ہین اوران کا مذہب پیغمبران سلف کے برخلاف ہو کر اس آیت کے ذیل مین مدعی لکہا ہو سو اسکے دل کی تراش
ہو اور غلط ہو - اور یہ اس آیت کا مضمون نہین - اور وہ حکم امت موسیٰ یعنے یہودیون سے متعلق ہے دوسرے
مذہب والون سے اگر وہ حکم دوسرے مذہب والون سے بہی علاقہ رکہتا ہے کہ فرض کرین سو صورت مین اولا عیسویان
فاسق ہوتے ہین - اسلئے کہ اکثر احکام برخلاف توریت کے مثلاً موقوفی ختنہ کی اور ذبح کی اور حرمت سور کی اور
سبت کے ذکر یاد لانے کی انجیل مین آئی ہے - ابہی صاحبان عیسویون کا مذہب احکام توریت کے برخلاف ہونے مین اور
سلف کے پیغمبرون کے مخالف ہونے مین کچہہ شک وشبہہ نرہا - اس طور کے اختلافات اناجیل مین ہونے پر
دوسرے مذہب کے حقیقین بہ طور طعن کے اعتراض کرنا حماقت ہو - آیت چہارم سے اسقدر ظاہر ہوتا ہو کہ اللہ
تعالی نے عیسیٰ کو انجیل دیا تہا - اور وہ سچ کرتی ہے توریت کو - اور حکم کرین انجیل والے اس چیز پر جو اتارا
اللہ نے اسمین - ورنہ حکم نکرین اسپر وہی لوگ فاسق ہین انتہا - لیکن عدم منسوخی یا غیر تحریفی اس آیت چہارم سے
ثابت نہین ہوتی اور اللہ تعالی سے عیسیٰ کو دے گئی تہی سو اصل انجیل مفقود ونابود ہے مگر آنحضرت آسمان پر
عروج کئے سو کئی سال کے بعد حواریون وغیر حواریون سے تالیف کئے گئے سو انجیلان اور خطوط وغیرہ موجود
ہین یہ بہی تحریف سے خالی نہین - الغرض اناجیل پر عمل کرنا اور خلاف اسکا نا کرنا محض عیسویون پر واجب ہے
نہ کہ محمدیون پر - اسکا بیان تتمہ ذیل مین لکہا جائیگا - اب ہم یہان سے ادیان سابقہ اور توریت وانجیل
منسوخ ہونیکے دلایل عقلی ونقلی تحریر کرتے ہین - دلیل عقلی یہ ہے کہ قرآن مجید محمد عربی احکام الٰہی کا ہے اسمین
احکام مفروضہ وغیر مفروضہ اور امر ونواہی جو لوازمہ بشر ہین مذکور وموکد ہین - اور بعض ان مین سے ناسخ ہین
چند احکام توراۃ کے مثلاً حلیت شتر کی جو توریت مین حرام ہے - اور بعضے ناسخ ہین چند احکام اناجیل کے مثلاً
حرام ہونا شراب کا اور خوک کا جو انجیل مین حلال ہے الغرض قرآن مجید حاوی ہے تمامی طرح کے احکام کا پس

حاجت توریت وانجیل کی دیکھنے کی نرہی وہ سب مانند تقویم پارینہ کی یعنے تقویم سال گذشتہ کی از کار رفتہ ومعطل ہوچکے۔ اسلئے کہ تقویم سال حال موجود ہوتے پر حاجت تقویم سال گذشتہ کی نرہی۔ یہی حال ہے توریت وانجیل کا مقابل میں قرآن مجید کے۔ دلیل نقلی یہہ ہے۔ اللہ تعالی سورۂ آل عمران میں فرماتا ہے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ یعنے اور جو کوئی چاہے سوای اسلام کے دوسرا دین تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا دین صحیح اور مقبول اللہ کی پاس دین اسلام ہی اسکے سوائے اور دین جو تھے منسوخ ہوئے اللہ کے پاس۔ اب مقبول نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالی جس دین کا حکم کری اور اس سے راضی ہو وہی دین صحیح ہے وهو في الآخرة من الخاسرين۔ اور وہ شخص آخرت میں خراب ہے یعنے اسکو ثواب نہ ملیگا۔ اور اسکو عذاب ہوگا۔ فی التفسیر فیض الکریم۔ اور تفسیر رؤفی وتفسیر حسینی میں یہی لکھا ہے جو شخص کہ سوای اسلام کی دوسرا دین طلب کریگا وہ زیان کاروں سے ہوگا یعنے آخرت میں عذاب پاویگا اور ثواب نہ پاویگا انتہا۔ دلایل مذکورہ سی ثابت ہوچکا کہ اسلام سے دین موسیٰ وعیسیٰ وغیرہ انبیا سلف کا منسوخ ہوگیا۔ پیروی انکی باطل وعاطل ٹھہری جب ادیان سلف منسوخ ہوچکے پیر اس دین کی کتب اور اس کی احکام منسوخ ہونے میں شک وشبہہ نرہا **بیت** نہ ازلات دعوی برآور دگرد ✻ کہ توریت وانجیل منسوخ کرد ✻ ایسا ہوتے پر قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخیت میں توریت وانجیل کی نہیں آئی ہے اور وہ کتب بلا نسخ وتحریف کی حضرت نبی صلعم کی وقت تک کامل تھے بولنا محض احمقی ہے ع دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست اب صاحب استفسار پر واجب ہی کہ معصیت سی اپنے توبہ کرے اور اسلام سے مشرف ہووے یہانتک بیان ہوئے سو دلایل عقلی ونقلی سے ثابت ہوچکا کہ استفسار ہشتم میں چہار آیت جو درباب عدم منسوخیت توریت اور انجیل کے مرقوم ہیں ان سے عدم منسوخیت ان کتب کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ آیت ومن يبتغ غير الاسلام دينا سے منسوخ ہونا انکا ثابت ہوتا ہے **تنبیہ** آیت چہارم مذکورہ میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ انجیل والے حکم کریں اس چیز پہ جو اتارا اللہ نے اسمیں اور حکم نکرے اسپر وہی فاسق ہے اور انجیل متی ۵ باب ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ میں قول عیسیٰ کا یوں ہی۔ یعنے یہ گمان مت کرو کہ میں توریت اور نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ میں منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہوں اسواسطے میں سچ تمسے کہتا ہوں جس وقت تک کہ آسمان اور زمین نیست نہو ایک نکتہ یا ایک شوشہ توریت سی ہرگز منسوخ نہوگا جب تک سب پورا نہووے پس جو کوئی کہ ان حکموں کے چھوٹے سے چھوٹے ایک حکم کو سست کری اور ویسا ہی

آدمیون کو سکہا دی - آسمان کی بادشاہت مین چہوٹا کہلائیگا انتہا موافق مضمون درسہای مذکور کی اور آیت مرقوم الصدر کی عمل عیسیون کا نہین ہے بلکہ بر خلاف اسکے ہی اسلئے کہ احکام طلاق دینے کی اور زنا کار کو رجم کرنیکے اور ایک مرد ایک عورت سی زیادہ عورتون کو شادی کرنیکے اور کفار سے جہاد کرنیکے جو توراۃ مین جایز ہین وے سب احکام اور بہی اکثر احکام اوسکے انا جیل سے مسترد ہوگئے ہین اور جناب پولس نے توریت کو بے زور جانکے منسوخ کر دیا - چنانچہ اسنے عبرانیون کو لکہا ہے سو خط ۷ باب ۱۸ و ۱۹ ورس مین لکہا ہے پس اگلا قانون یعنے توریت اسلئے کہ کمزور اور بیفایدہ تہا اوٹہہ گیا یعنے منسوخ ہوگیا - اور جناب موصوف گلتیون کو لکہے ہین سو خط ۳ باب ۱۳ ورس فرماتے ہین کہ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی یعنے توریت کی لعنت سی چہڑا دیا کہ وہ ہماری بدلے مین لعنت ہوا - کیونکہ لکہا ہی جو کوئی کاٹہہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہوا - انتہا - اس فقرے سی ثابت ہوتا ہے کہ بسبب لعنتی ہونے عیسیٰ کے شریعت کی یعنی توریت کی حاجت نرہی اور عبرانیون کے خط مذکور کی ۱۸ و ۱۹ ورس سی ثابت ہوتا ہی کہ توریت بی زور ہونے سی منسوخ ہوگئی - الغرض اختلافات مذکورہ کی سبب سی عیسویان فاسق اور جہوٹے ٹہرتے ہین علاوہ بران اینکہ وہی لوگ سبت کا روز بموازروی توریت کی شنبہ کا تہا بدلاکے اسدن مین کاروبار دنیوی مین مشغول ہونیکے سبب سی کتاب خروج ۳۵ باب ۲ ورس کی موافق واجب القتل ہین ـــــ

استفسار نہم مسلمانون کا یہ دعوی کہ توریت و انجیل مین تحریف واقع ہوئی ہے اور وہ کتابین اصلی نہین بلکہ جعلی ہین - اس دعوی کی دلیل کیا ہی - حالانکہ قرآنی شواہد سے منقول ہوچکا ہے کہ زمانہ محمد ؐ ہی مین یہ کتابین کامل بلا تحریف موجود تہین - اگر موجود نہوتین تو محمد صاحب انکی تصدیق ہرگز نہ کرتی اور تصدیق محمدیہ سی ثابت ہوا کہ چہہ سو سال تک وہی کتابین بحالت اصالت موجود تہین اور ہر ایک ملک و قوم کی درمیان منتشر ہوچکی تہین مختلف زبانون مین انکا ترجمہ ہوکر جاری ہونا اس بابت کی دلیل ہی کہ اسکی تحریف خیال محال تہی کیونکہ ہر ایک ملک کی لوگون کا اسکے بدل ڈالنے مین اتفاق کرنا غیر ممکن امر تہا - کیونکہ تحریف کا ہونا دو صورتون سی ممکن ہی قصداً یا سہواً - دونون صورتون مین غیر ممکن ہے کیونکہ لاکہون کروڑون کا سہو مین پڑنا دشوار تہا

جواب وہ جو مدعی دعوی کرتا ہی کہ توریت و انجیل کی کتابین ترجمہ ہوکے ہر ایک ملک و قوم کی درمیان منتشر ہوچکین نہین اسلئے ان مین تحریف کا واقع ہونا غیر ممکن تہا انتہا - یہ دعوی اسکا غلط ہی اور بی اصل کیونکہ عیسیٰ کے اور نبی صلعم کی زمانی مین توراۃ کی کتب یہودیون سے محرف ہوئے ہین اور تبدل و تغیر پائی ہین اولا یہ کہ عیسیٰ کی خصومت و عداوت کی سبب سے توریت کی اکثر مقامات یہودیون سی تحریف و تبدیل پائے ہین

اس بات پر بڑے بڑے عالمان دین مسیح کے متفق ہین اگر مدعی کو اس بات سے وقفیت ہوتی تو ہرگز ان کتب کے عدم تحریفی کا دعوی نکرتا۔ انکے تحریف ہونے کا احوال اس رسالے کے فصل پنجم و ششم مین مفصل تحریر ہوا ہے دیکھ لو۔ لیکن ناظرین کی تشفی کے لئے تہوڑا یہان بہی لکہا جاتا ہے چنانچہ آگستائین جو بڑا عالم اور مفسر ہے اپنی تفسیر مین لکہتا ہی کہ یہودیون نے بلاشک تواریخ واردات مندرجہ عہد عتیق مین نسخہ عبری مین مسیح کی دشمنی واسطے اور یونانی ترجمہ کو غیر معتبر کرنیکے لئے تحریف کئے ہین اور وارڈ اپنی کتاب کے اغلاط نامیکے مقدمے کے ۱۷ و ۱۸ صفحہ مین لکہا ہی کہ ڈاکٹر جمفری صاحب نے اپنی کتاب کے ۷۸ صفحہ مین لکہا ہی کہ یہودیون کو ترجمہ ذکی جا عہد عتیق کی کتابون کو ایسا خراب یعنی محرف کیا ہی کہ پڑہنے والا اسکو سہولت سے معلوم کر لے سکتا ہی یہہ لکہتا ہی کہ یہود کے عالمون نے بشارت مسیح کو بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے۔ اور واٹسن کی تیسری جلد کے ۲۸۳ صفحہ مین لکہا ہی کہ مدت ہوئی کہ ارجن ان اختلافات کی شکایت کرتا تہا اور انکو مختلف سببون کی طرف نسبت کرتا تہا مثل تغافلی اور بدذاتی اور بیباکی کاتبونکی انتہا۔ دلایل مرقوم الصدر سے ثابت ہوچکا کہ عیسیٰ کے زمانے مین اور بعد اسکے بہی یہودیون سے توریت تحریف ہوتی آئی ہے۔ اب فرمائے کہ ہم تمکو جہوٹے سمجہین یا تمہاری عالمون کو ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد ❊ ثانیاً یہ کہ نبی صلعم کے زمانے مین یہودیان روم و شام و جزایر عرب مین کثرت سے تہے اور دوسرے ملکون کم یاب ان مین اکثر نصاری بہی شامل تہے اور نصاری کے عالمون کے پاس کتب انجیل کے اور یہودیون کے عالمون کے پاس کتب توریت کے تہے ان ہر دو فریق مین عالمان بہت نہ تہی مگر کم تہے چنانچہ سورہ مائدہ کی آیت۔ اِنَّآ اَنزَلنَا التَّوْرٰیۃَ فِیھَا ھُدًی وَّنُوْرٌ کے درمیان وَالرَّبَّانِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ کِتٰبِ اللّٰہِ وَکَانُوْا عَلَیْہِ شُھَدَآءَ کا جملہ جو آیا ہے دلالت کرتا ہی کمی عالمان اور مشایخان پر۔ اور فخرالدین رازی نے بھی اس آیت کی تفسیر مین ایسا ہی ذکر کیا ہے انتہا۔ وے عالمان اپنے اپنی کتابون سے ماہر و خبردار تہے۔ لیکن عام یہودیان اور عام نصارے کو کتب مذکور کے احکام سے کچہہ خبر نہ تہی جیسا کہ اس دین وملت کے عالمان فرماتے تہے۔ اس پر عمل کرتے تہے حق و باطل کی تمیز ہرگز انکو نہ تہی جسوقت کہ نبی صلعم نے اسلام کی دعوت شروع کی اور یہود و نصاری کو اسلام مین طلب کئے تب ان ہر دو فریق کے عالمان آنحضرت کے دشمن ہوئے اور آنحضرت کے صفات حمیدہ اور خصایل پسندیدہ جو ان کتب مین مذکور تہے انکو چہپانے اور تحریف کرنے اور عوام کو فریب دینے اور ضلالت مین ڈالنے لگے چونکہ اس زمانے مین کوئی شخص حافظ توریت کا یا انجیل کا نہ تہا اور عوام لوگ احکام توریت و انجیل سے بے بہرہ و بیخبر تہے اور چہاپے کا رواج بہی نہ تہا اور توریت و انجیل کی جتنی کتابین تہین وے سب دستی اور قلمی تہین۔ اور عوام یہود و نصاری کے نزدیک

مذہب کے عالمون کی تابعدار اور فرمانبردار تہے۔ اور جو کچہہ کہ عالمان فرماتے تہے اسکو مانند وحی آسمانی کی جانتے تہے۔ پس وے سب اپنے عالمون کی تحریف وتبدیل کو صحیح جاننے لگے اور دوسرے جزایر وغیرہ مقامات مین جو یہود و نصاری کہ رہتے تہے وے لوگ مدینے کے علماء یہود ونصاری کی قول وفعل کو مراسلات یعنی خطوط سے آگہی پاکے اسکے موافق اپنی کتابون مین بہی تحریف وتغیر کرنے لگے۔ اسطرح کی تحریف سب ملک وجزایر مین ہونے لگی۔ سبب اسکا صرف خصومت وعداوت دلی ہے اور پاسداری اپنے مذہب وملت کی کیونکہ ہر ایک شخص اپنے دین وملت کو جان ومال سے عزیز وپیارا جانتا ہے۔ اور جان ومال کو دین پر سے نثار کرتا ہے اس صورت مین اپنے خاص دین کی فضیلت کے واسطے غیر دین کے نبی کے نام ونشان وصفات کو تحریف وتغیر کرنا کچہہ بڑا کام نہین بلکہ موجب ثواب کا ہے سب ملکون مین اور جزایر مین تہے سو توریت وانجیل مین تحریف واقع ہونیکا یہی سبب تہا جو مذکور ہوا دیکہو کتاب استثنا کا ۲۳ باب جسکا سب تحریفی ہے کرکے تفسیر ہنسری اور اسکات مین مرقوم ہے اور وہ باب سب کا سب پورا ہر ایک ملک وقوم کے درمیان مختلف زبانون مین ترجمہ ہو کر منتشر ہین سو سب کتب استثنا مین لکہا گیا ہے اب فرمائیے ان سب ترجمات مین باب مذکور کیونکر داخل ہوا۔ اور منتشر ہوا۔ اس ہماری دلیل سے دعوی عدم تحریفی کا جو مدعی نے جو کیا ہے صرف غلط ہے۔ اور انجیل مین بہی الحاقی اور تحریفی فقرے اکثر جای واقع ہین اور علماء مسیحی بہی اسکو قبول لیتے ہین چنانچہ متی ۶ باب ۱۳ درس مین یہ جملہ کیونکہ بادشاہت وقدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہی الحاقی ہے۔ رومن کاتلک اسکو الحاقی بتلاتے ہین اور وارڈ اپنے اغلاط نامے کے ۱۸ صفحہ مین لکہتا ہے کہ یہ جملہ الحاقی ہے اور ارازمس نے اسکو ناپسند کیا اور بلنجر نے کہا ہے کہ یہ جملہ تو پیچہے سے جوڑا گیا ہے معلوم نہین کہ اسکے جوڑنے والا کون ہے انتہا۔ اور ہارن اپنی تفسیر کے دوسری جلد کے ۳۳۱ صفحہ مین لکہتا ہے کہ بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیال اصلاح کی اعمال حواریون مین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہے اسمین واقع ہوئی ہین کاتبون نے اوران سے زیادہ مترجمون نے ذکر ناقص مین دوسری جای سے ٹیک ملادیا ہے انتہا۔ اور قرآن مجید سے بہی تحریف ہونا کتب مذکورہ کا ثابت ہوتا ہے چنانچہ سورۃ النساء مین ہے مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ یعنے بعضے یہود بدل دیتے ہین کلمون کو انکے ٹہکانون سے انتہا۔ اس آیت کی بیان مین تفسیر فیض الکریم مین بعد تہوڑے بیان کے مرقوم ہے کہ یہودیون نے توریت کے لفظون کو بدلاکے دوسرے الفاظ اسکی جگہہ مین دہرا کرتے تہے چنانچہ یسعیاہ کی قدیم کتاب کے ۴۲ باب مین نبی صلعم کا ذکر یون ہے یعنے احمد اسمہ اسکے بعد ۱۸۱۱ع مین عربی ترجمہ جو ہوا ہے اسمین اس لفظ کو بدلکے تتعجد اسمہ لکہا ہے بعد ۱۸۲۱ع مین ترجمہ جو ہوا ہے اسمین اس جملے کو نکال ڈالا ہے ایسے بہت سے تغیرات عمل مین آئی ہین

اصل کتاب کو رکہکے دیکہیے تو ان کا تبدل و تغیر ظاہر ہو گا۔ اصل کتاب کا سراغ ملتا نہین اور سورہ بقر مین ہی فویل
للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ ۔ یعنے خرابی ہی انکی
جو لکہتے ہین کتاب کو اپنے ہاتہہ سے پہر کہتے ہین کہ یہ ہی اللہ کے پاس سے ۔ اور سورۂ ال عمران مین ہی۔ یا اہل
الکتاب لم یلبسون الحق بالباطل یعنے ای کتاب والو کیون ملاتے ہو صحیح مین غلط کو انتہا
اسکا بیان تفسیر فیض الکریم مین یون ہی کہ یہود اور نصاری کو معلوم تہا کہ محمد رسول اللہ صلعم اللہ کے رسول ہین
اور انکا دین حق ہے لیکن ظاہر مین اسکا انکار کرتے تہے اور لوگون کو شک و شبہہ مین ڈالتے تہے پہر توریت کی عبارت
مین اپنی طرف سے کچہہ ملا دیکے لوگون کو سنا دیتے تہے انتہا ۔ یہانتک بیان ہوئے سو آیات قرآنی سے اور مفسرین توریت
و انجیل کے اقوال سے تحریف ہونا توریت و انجیل کا ثابت ہوتا ہی باوجود اسکے وہی ہر دو قسم کی کتابیں نبی صلعم
کے زمانے تک بلا تحریف کے کامل موجود تہے بولنا مفسدی ہے **بیت** خندہ می آید بحال تو کہ زیست ٭
حق و باطل را نمی داند کہ چیست — **استفسار دہم** ۔ ماہرین قرآن اور کتب مقدسہ پر مخفی نہین ہے
کہ اکثر مضامین کتب مقدسہ سے قرآن مین نقل ہوئے ہین عیسائی دعوی کرتے ہین کہ وہ مضامین کتب مقدسہ
سابقہ سے اخذ کئے گئے ہین اور قرآن مجموعہ کتب سابقہ کا ہی ۔ دلیل انکی یہ ہی کہ کتب مقدسہ سابقہ قرآن سے
پہلے تہی ۔ اور ملک عرب مین یہودی اور عیسائی آباد تہے کہ جنکے پاس کتب مقدسہ موجود تہے محمد صاحب نے انکی
صحبت سے حاصل کئے تہے ۔ انہین کو قرآن مین داخل کرکے دعوی وحی کا کیا ۔ اور محمد صاحب نے ملک شام کا سفر کیا
اور عیسائیون اور یہودیون سے یہ باتین سنی تہین اب دریافت طلب ہے کہ جو تعلیم قرآنیہ علاوہ کتب مقدسہ کی
ہین اسکی عمدگی اور خوبی پیش کرنا چاہیئے فقط یوسف حامد سلمہ **جواب** مخفی مباد کہ جملہ ۳۹ کتابین
معہ زبور کی بنام عہد عتیق کے یعنے توریت کے اس زمانے مین مروج ہین اور یہ سب بائبل مین داخل ہین ان مین کتاب
اول سے پنجم تک پانچ کتاب جو ہین موسیٰ کے صحایف ہین باقی کے سب دوسرے نبیون کی کتابین ہین انمین احکام
شریعت کے کچہہ بہی نہین بدستور کسی ایک انجیل مین احکام شرعی کا کچہہ ذکر ہی نہین ۔ وہ سب کتب بوسہ دیکر
طاق مین رکہدینے کے لائق ہین ۔ مگر صحایف موسوی مذکورہ مین چند احکام ہین وے سب بہ نسبت احکام قرآن
کے از بسیار اندکے و از ہزار یکے ہین ۔ اللہ تعالی پیدائش آسمان و زمین وغیرہ کے صدہا سال کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا ۔
اور جسطرح ان سب کی پیدائش سے انکو خبر دیا ویسا ہی نبی صلعم کو کل باتون کی خبر دیا وہ سب قرآن مین موجود ہین
ہرگز آنحضرت توریت سے یا انجیل سے کوئی کیفیت اخذ کئے نہین اور یہود اور نصاری اسے کچہہ پڑہی یا سیکہے

ہی نہیں - آپ امی تھے کوئی آپکا اوستاد نہیں قولہ تعالی سورہ اعراف مین ہر **اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ** ترجمہ وہ لوگ جو اخلاص دل سے پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہے لکہنے اور پڑہنے نہین جانتا تہا - **بیت** - یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ✤ کتب خانہ چند ملت بہ شست - اور آنحضرت شام کو سفر مین ایک دو ماہ سے زیادہ رہے نہین اسقدر قلیل عرصہ مین کوئی کیا سیکہیگا یا سکہادیگا اگر آنحضرت یہود اور نصاری سے کچھ سیکہے یا توریت سے یا انجیل سے کچھ کیفیت اخذ کیئے ہوتے تو مدعی اس استفسار دہم مین بہ طور شاہد کے ایک دو کیفیت لکہا ہوتا اس بابت مین جو کچھ کہ اوسنے لکہا ہے وہ سب غلط اور بے اصل ہے اسکی ثبوت پر کوئی دلیل عقلی و نقلی نہین اور وہ کیفیت کسی ایک کتاب تواریخ و سیر سے ثابت ہوتی نہین اور احکام طہارت کے اور روزہ و نماز و حج و زکوۃ کے اور حدث و تقسیم و ترکہ کے اور معاملات اور عبادات وغیرہ کے جو قرآن مین مذکور ہین وے سب توراۃ و اناجیل مین کہان ہین - اور جناب پولس نے اکل و شرب مین حلال و حرام کا قید اٹہا دیا اور فرمادیا جسکا جی جو چاہے سو کہالیوے اور توریت کو بے زور قرار دیکر اسکو منسوخ کردیا - اجی صاحب احکام دینی و دنیوی مین شرع محمدی کو وہ فضیلت اور فوقیت ہے کہ کسی دین و ملت مین ہے ہی نہین حضرت جامی رح فرماتے ہین

نظم شرع او ناسخ شریعتہا ست ✤ ہر شریعت کہ غیر آنست ہباست ✤ گرفتہ حکم شرع آن سرور ✤
متفق با شریعت دیگر ✤ نیست آنرا متابعت اصلا ✤ جز ازان رہ کہ شرع اوست روا ✤

تنبیہ

اگر توریت و انجیل کے احکام و مسائل جاننے سے اور ان کو پڑہنے سے نبوت و رسالت کا دعوی کرنا ممکن ہوتا تو البتہ اکثر یہود و نصاری اور دوسرے اقوام والے جو کتب مذکورہ کے احکام و ارکان سے خوب واقف و ماہر اور علوم مختلفہ کے تحصیل سے کامل و لاثانی تہے اور مدت ہائے تک ملک شام مین رہے تہے البتہ دعوی نبوت و رسالت کا کیئے ہوتے ویسا تو کسونے کیا نہین - ان وجوہات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت و رسالت خدادادی ہے تحصیل علوم پر منحصر و موقوف نہین یہ نا سمجہ مدعی جو کہتا ہے کہ نبی صلعم یہود و نصاری سے توریت و انجیل کے کوائف سیکہہ کر اسکو قرآن مین داخل کیئے اور اسکو اللہ کا کلام قرار دیئے اور دعوی وحی کا اور نبوت کا کیئے انتہا یہ صرف بے ایمانی اور بد ذاتی ہے مولانا روم فرماتے ہین **بیت** گرچہ قرآن از لب پیغمبر است ✤ گر کہ گوید حق نگفتہ کافر است - اجی پچہ کر ساحب صاحب قرآن کی عبارت مین اور آنحضرت کی احادیث کی عبارت مین بڑا فرق ہے اس لطافت کو وہ شخص جانتا ہے جو قواعد علم عربی سے خوب واقف و ماہر ہے - گدہے کو زعفران کی قدر کیا معلوم - اور نبی صلعم کے زمانہ سے آجتک ہزارہا آدمی قرآن کے حافظ ہوتے ہین اور ہوتے آتے ہین یہ کیفیت قرآن کلام آلہی اور نبی صلعم کا معجزہ ہونے

کی صداقت پر دلیل کافی و وافی ہے سوای اسکے قرآن کلام آلہی ہونیکی ثبوت پر اکثر دلایل ہین ان ہین سی نو (۹) یہ طور شاہد کے بیان تحریر ہوتے ہین **اوّل** یہ کہ قرآن فصاحت و بلاغت ہین لاثانی ہے **دوم** معارضہ اسکا کسی کا کلام نہین ہوا **سوم** آجتک عبارت اسکی بحالت اصلی ہے **چہارم** اسمین ایک لفظ آجتک محرف یا ملحق نہین ہوا **پنجم** بچے سے بڑھے تک حافظ قرآن ہین اور ہوتے آتے ہین **ششم** کل امت محمدیؐ اسکی صداقت پر متفق ہین اسمین کسی ایک کا خلاف نہین **ہفتم** اللہ تعالی فرماتاہے سورۃ النجم ہین وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنے نہین بولتا ہے محمدؐ اپنی خواہش سے مگر حکم سے اللہ کے **ہشتم** عیسیٰ فرماتے ہین فارقلیط جس سے مراد نبی صلعم ہین۔ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ کہ سنیگا یعنے اللہ سے سنیگا سو کہیگا **نہم** کتاب استثنا ۱۸ باب ۱۸ و ۱۹ ورس قول خدا کا یون ہے کہ اے موسیٰؑ کہ تجھہ سا ایک نبی پیدا کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ ہین ڈالونگا مراد اس سی قرآن اور نبی صلعم ہین ان نو (۹) شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فضیلت توریت اور انجیل کو نہین ہے — ای مسلمان بھائیو دسش استفسارات مرقوم الصدر کر روایات لکہنے کی قدرت و طاقت اس ہیچمدان کو ہرگز نہ تھی باوجود اسکے جسقدر کہ مجھسے لکھا گیا ہے اسکو ایک معجزہ نبی صلعم کا سمجھہ لینا چاہیئے۔ یا الٰہی اس عاصی کو اور تمام مومنون کو تا لب زلیست احکام شرع محمدی پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرما یا الٰہی فریب اخوان الشیاطین کے ہمکو بچا۔ یا الٰہی گمراہونکی راہ بد پر ہمکو مت چلا۔ یا الٰہی سبحان سی با ایمان ہمکو لیجا

بیت

الٰہی بحق محمدؐ رسول ✤ دعا مجھہ گنہگار کی ہو قبول

فصل دہم

سوال و جواب ہین عیسویون کے اور محمدیون کے **سوال** تمہاری نبی مانند عوام الناس کے مادر و پدر سی پیدا ہوئے اسمین کچھہ فضیلت نہین۔ اور انکی پیدایش کے وقت یا اول یا بعد کچھہ عجائبات سی ظاہر ہوا۔ دیکھو یسوع ؑ بن باپ کی پیدا ہوئے مریم روح القدس سی حاملہ ہوئی یسوع کو جنی اسکے اول فرشتے نے خوابمین مریم کو خبر دی کہ تو بیٹا جنے گی نام اوسکا یسوع رکھہ پس پیدایش یسوع کی فضیلت رکہتی ہے محمد صلعم کی پیدایش پر **جواب** متی باب پہلا ۱۰ ورس مین ہے کہ مریم روح قدس سے حاملہ ہوئی بر خلاف اسکے لوقا پہلے باب کے ۳۵ ورس مین ہے کہ فرشتے نے جواب مین اس سے یعنے مریم سی کہا کہ روح قدس تجھہ پر نازل ہوگی اور تجھہ پر اللہ کی قدرت کا سایہ ہوگا۔ اس سبب سی وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا پہر اسی ہر دو انجیل مین اور دوسری اناجیل مین یسوع کو کہین ابن آدم کہین تو خدا کا بیٹا کہین تو داؤد کا بیٹا لکہا ہے واہ واہ یہ عجب مجہول النسب بیٹا ہے۔ کہ کسی ایک کے سلسلہ نسب اسکا ثابت نہین ہوتا ہے پہر صورت

مریم نے یسوع کو جنا - انکے بے باپکے پیدا ہونیکے سبب سے انکی پیدایش کو نبی صلعم کی پیدایش پر فضیلت دینا تعصب ہے - کیونکہ خالق
برحق کی قدرت کاملہ سے اور اسکی روح قدس کی تائید سے آدم و حوا اور فرشتے بے مادر و پدر پیدا ہوئے سوای اسکے خداوند تعالی نے
ابتداء خلقت مین بہتیرے درندے چرندے پرندے پیدا کیے جو سب بے مان اور بے باپ کے روح قدس کی مدد سے پیدا ہوئے پس ان سبکی
پیدایش کو یسوع کی پیدایش سے افضل و فایق جاننا مناسب ہے اسلئے کہ یسوع مان کی بطن سے پیدا ہوا لیکن وے جانوران
ویسا نہ ہوئے - اسکے سوای ملک صدق جو کاہن اور امام ابراہیم کے وقت مین تھا فضیلت رکھتا ہے یسوع پر چنانچہ پولس جو
عبرانیون کو لکھے ہین سو نامے کے ۷ باب کے اول مین کچھہ حال اسکا لکھکر ۳ ورس مین لکھتے ہین کہ یہ بے مان اور بے باپکے اور بے نسب ہے
جسکی عمر کا اول اور زندگی کا آخر نہین تھا - پس موافق عقیدہ عیسائیون کی جو مسیح کو بے باپ کہتے ہین سو ملک صدق کو تقدیم
رکھنا واجب ہے تھا - یسوع حمل مین تھے سو وقت ہوا تو لد کے بعد ہو عجائبات سے کچھہ نمود دار نہ ہوا - مگر انجیل متی مین ہے کہ مجوسیان
پورب کی باشندے یروسلیم مین آئے یسوع کو ڈھونڈھتے اور آپکی پیدایش کا ستارہ ہم نے پورب مین دیکھا اسکو سجدہ کرنیکے واسطے
آئے ہین بولے تھا - خدا جانے کہ وہ صحیح ہے یا غلط - اب یسوع کی پیدایش کا احوال انجیل لوقا کے دوسرے اور چھوتھے باب سے
مختصر لکھا جاتا ہے کہ انکی پیدایش نہ مریم کی گھر مین ہوئی نہ دوسرے کسی کے گھر مین نہ کسی سرا مین ادھر اودھر ایک جگہہ مین ہوئی ما
مریم انکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر چرنی یعنے بیلون کی کرتی مین رکھدی - اور بیجا کی آٹھوین دن ختنہ کی - اور یسوع نام رکھی مریم اور
اسکا شوہر یوسف نجار پرورش کیا جب یسوع تیس سال کا ہوا یحیی کے ہات سے یردن کی ندی مین غوطہ کہا کے دعا کی تو ہی آسمان
کھل گیا اور روح قدس جسمانی صورت مین کبوتر کی مانند اسپر اتری آسمان سے آواز ہوئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تب یسوع روح قدس سے
بھر گیا - اور یردن سے باہر آیا بیابان کو گیا - چالیس دن تک شیطان کے ہاتھہ مین گرفتار رہا اور کچھہ نہ کھایا نہ پیا - جب بھوکا ہوا
شیطان نے اس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اس پتھر کو روٹی بنا - نہ بنایا پھر شیطان یسوع کو وہان سے لیکے اونچے پہار پر لیجا کے
کہا - کہ تو مجھے سجدہ کر - نہ کیا پھر وہان سے یروشلیم کے بڑے عبادتگاہ کی ایک کنگورے پر کھڑا کرکے کہا - کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے
تو اپنی تئین یہان سے گرا نیچے فرشتے اٹھا لینگے نہ گرا - القصہ جب شیطان کے ہاتھہ سے چھوٹا جلیل کو گیا اور وہانکے عبادتگاہون مین
وعظ کرتا پھرتا تھا - ای عیسوی صاحبو غور سے دیکھو کہ یسوع نے تیس سال کی عمر تک کسکی پرورش مین تھا - اور کیا کیا خرابیون
مین مبتلا تھا - اور شیطان سے ستایا گیا - اس عرصہ دراز مین آپ سے کوئی کرامت یا معجزہ ظاہر نہ ہوا - اور کبھی نہ فرمایا کہ
مین نبی ہون یا خدا کا بیٹا ہون یا وہ میرا باپ ہے - سب لوگ کہتے تھے کیا یہ یوسف نجار کا بیٹا نہین - اور کہتے تھے کیا یہ بڑھئی
کا بیٹا نہین - اسکی مان مریم نہین - اور اسکے بھائی یعقوب اور یوشی اور شمعون اور یہودا نہین اور اسکی سب بہنان کیا ہمارے
ساتھ نہین ہین - انجیل متی ۱۳ باب ۵۵ و ۵۶ ورس تھا - افسوس صد افسوس کہ عیسائیان اس صفات کی یسوع کو اور اسکی

پیدائش کو محمد رسول اللہ صلعم کی فضایل و آفرینش پر فضیلت دیتے ہین سو حماقت ہی - بقول شخصے پیران نمی پرند و مریدان می پرانند - ای صاحبو یسوع کی پیدائش کا حال تو خوب ظاہر ہو چکا - اب محمد رسول اللہ صلعم کی آفرینش کا احوال مختصر سنو - مدارج النبوہ اور فوائد بدریہ وغیرہ کتب سیر مین مذکور ہی کہ جس شب آنحضرتکا نور آمنہ کی حمل مین قرار پایا غیب سے آواز آئی کہ محمد کو نور آجکی شب آمنہ کی رحم مین قرار پکڑا اور بہت روز دن سی عرب مین تہا سو قحط جاتا رہا - جب حمل مبارک چہہ ماہ کا ہوا - ایک شخص نے عالم رویا مین آمنہ سی کہا کہ تو سید العالمین کو حاملہ ہوئی ہے اسکو جنے تو محمد نام رکہہ - آمنہ کہتی ہین کہ جب مجہہ درد زہ شروع ہوا مین ایک بڑی آواز سنکے گہبرائی تب ایک سفید پرندہ نی پر اپنا مجہپر پہرایا وہ خوف دل سی جاتا رہا - اور مجہے تشنگی ہوئی - غیب سے ایک دودہ سی سفید پیالہ آیا مین اسکو پی تب ایک بڑا نور میرے سی روشن ہوا اور مین محمد کو جنی - اللّٰھم صل وسلم علیہ - دیکہی تو آپ سجدہ مین ہین ایک ابر کی ٹکڑی آئی - آن حضرت کو گہیر لی - اور تین شخص کو دیکہی کہ روپے کا آفتابہ زمرد کا طشت حریر کا کپڑا رکہے تہی - اور آنحضرتکو نہلائی حریر مین لپیٹ کر میرے حوالی کئے اور آنحضرتکو دادا عبد المطلب کہتی ہین کہ بتان اوندہے گرے اور غیب سے آواز آئی کہ محمد پیدا ہوئے یہ سنکر مین آپکو دیکہنے گیا تہا - اور یہہ بہی ثابت ہی کہ نور سی تمام گہر روشن ہوا - اور کسریٰ کی حویلی کو زلزلہ ہوا اسکے چودہ کنگری گر پڑے اور بہت روز دن سی خشک تہی سو سماوی کی ندی مین پانی آیا - اور ہزار سال سے سلگتا تہا سو فارس کا آتشکدہ بجہہ گیا اور آنحضرت کی دائی حلیمہ کہتی ہی کہ آنحضرت میرے سیدہی طرف کی پستان کا دودہ پیتے ڈاوین طرف کا ناپیکر میرے فرزند کیو لئے چہوڑ دیتے تہے اور یہی ثابت ہی کہ ایک بار عربستان مین بڑی خشک سالی ہوئی اور مینہہ پڑہنے کی دعا مانگنے کے لئے عرب اپنے بچون کو لیکر ایک میدان کو گئے ان مین آنحضرت بہی تہے اور آپکے چچا ابو طالب مینہہ کے پڑنیکی دعا مانگنے سے پہلے آنحضرت کو ولی تب آنحضرت انگشت مبارک سی آسمان کی طرف اشارہ کئے ابر کی ٹکڑی آئی اور مینہہ پڑا - اسوقت عمر شریف چار سال کی تہی اور آپ کی بدن مبارک مین خوشبو تہی جس راستے سی گذر کرتے تہی وہان خوشبو مہکتی تہی جسم شریف کو سایہ نہ تہا اور جس جماعت مین تشریف رکہتے تہی سب سے بلند نظر آتے تہی - اور آگے سی دیکہے سے ویسا پیچہے کی چیزان بہی دیکہتے تہی بدن مبارک پر کبہی مکہی بہی مچہر بیٹہا نہین - وی تمام صفات حمیدہ و خصائل پسندیدہ نہ حضرت عیسیٰ مین تہے نہ موسیٰ مین نہ دوسرے کسی نبی مین - ع سزای آفرین از آفرینش ۞ وای بر عقل و دانش عیسویان خود پسند کہ باوجود دیکہنے اور سننے اوصاف جمیلہ آنحضرت کی جہوٹے اشکالات اور اعتراضات آپکی نبوت و رسالت پر کرتی ہین - اور آپکی آفرینش پر عیسیٰ کی پیدائش کو فضیلت دیتے ہین چہ نسبت خاک را با عالم پاک - **سوال دوم** - محمد صاحب بیمار ہوئے اور سکرات کا عذاب دیکہے اور مانند عوام الناس مری اور در خاک ہوئی ایک ہڈی بہی باقی نہوگی - دیکہو یسوع صلیب مین مارا جاکے

تیسری دن زندہ ہوی۔ قبر سے باہر آئی پہر آسمان پہ گئے اور زندہ ہین انکا مرنا اور زندہ ہونا فضیلت رکہتا ہی محمد صاحبکی موت پہ
جواب آدم صفی اللہ سی عیسیٰؑ تک جتنے انبیا ہوی اُن سبکے مانند نبی صلعم بہی وفات پاکر مدفون ہوی سو سچ ہی۔
اسمین کچہہ قباحت نہین۔ اسکو محقر جاننا عین تحقیر یسوع کی اجداد کی ہی جو انبیا رسلت تہی۔ ای یارو جسکے اجداد خوار و خراب
ہون سو صورت ہین۔ اسکی آل و اولاد کب نیک ہونگی اگرچہ فلک پہ اڑ ین۔ **کل شیء یرجع الی اصلہ**
نبی صلعم کا مرنا رحمتی ہی اور عیسائی مصلوبی کا مرنا لعنتی ہے۔ دیکہو گلتیون کا ۳ باب ۱۳ ورس **نعوذ باللہ من
ھذا الاعتقاد**۔ یسوع نہ مری اور نہ قبر سے باہر آئے۔ جب انہونے تین بار سجدہ کر کر دعا مانگے بموجب حکم قادر
مطلق کے فرشتے انکو آسمان پر لیگئے جیساکہ ادریسؑ وغیرہ کو آسمان پہ لیگئے اور فرشتے بہی آسمان پر رہتے ہین اس امر
مین عیسیٰؑ بہی ان انبیا کی موافق ہین نہ ان سے فضیلت مین برتر ہین۔ آخر زمانے مین اللہ تعالیٰ انکو زمین پر ڈالیگا
اور موتکا ذائقہ بہی چکہینگے اور زمین مین دفن ہونگے **بیت** کوئی آگے چلا کوئی دنبال ❊ آخرش سبکا یہی احوال
جیساکہ نبی صلعم حیات ظاہری مین زمین پر رہکر امت کی مغفرت چہتے تہے ویسا ہی پردہ زمین مین رہکر امت کی گناہ
گارون کی مغفرت چہتے ہین۔ اور جیساکہ آپ دنیا مین زندہ تہے ویسا ہی قبر مین زندہ ہین اور نام شریف بہی آپکا حیات
النبی ہے۔ جسم مبارک دنیا مین تہا سر بکیا سلامت ہی نہ گلا نہ سڑا نہ خاک در خاک ہوا۔ دیکہو آنحضرتکی جیسے یا سات
سال کے بعد آپکے خلیفہ اول ابو بکر صدیقؓ رحلت کئی اسکے اول انہون نے ایسی وصیت کئی تہی کہ اپنے جنازی کو نبی صلعم کی
روضہ مبارک پاس لیجانا۔ اسکا دروازہ کہل گیا تو اپنی لاش کو اس روضے کی اندر دفن کرنا۔ اگر وہ دروازہ نہ کہلے تو دوسری جگہہ
دفن کرنا۔ پس اس وصیت کی موافق آپکا جنازہ وہان لیگئے بند تہا سو روضہ مبارک کا دروازہ حکم سے نبی صلعم کی کہل گیا
پس انکو وہان دفن کئے۔ سوای اسکے آنحضرت کی وفات کی چند سال کی بعد سید شاہ صبغۃ اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اس روضہ
مبارک کی زیارت کی لئے وہان گئے دیکہے کہ دروازہ اسکا بند تہا مجاورین کو کہے کہ دروازہ کہولدو وی نہین کہولے پہر انسے بولی
کہ مین آنحضرتکی اولاد مین سی ہون زیارت کیا چاہتا ہون یہ سنکر مجاورین کہے اگر تم اولاد نبیؐ ہو سو سچ ہو تو ندا کرو دروازہ
کہلا تو اندر جاؤ۔ تب انہون نے آستانہ مبارک پہ کہڑی رہکر **یا جدی یا جدی** کہے روضہ مبارک کی اندر سی جواب
آیا کہ **یا ولدی یا ولدی** اور دروازہ کہل گیا۔ لوگ متعجب ہوی تب سی انکا خطاب سید شاہ صبغۃ اللہ نائب
رسول اللہ قرار پایا۔ اور تفسیر روح البیان مین ہی کہ سلطان العارفین سید شاہ احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے نبی صلعم کی روضہ
مبارک کی آستانہ پر کہڑی ہوکر آنحضرت کی نعت مین ایک قصیدہ پڑہا۔ پس آنحضرتؐ روضہ مبارک کا دروازہ کہول کر اندر بلالئے
اور حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ جزام کی شکایت مین سخت بیمار تہے آنحضرتکی نعت مین ایک قصیدہ تیار کرکے درد و سوز سے

پڑہے

پڑہی وہ آپکے پسند آیا تب آپنے عالم رویا مین اپنی ردا مبارک ان پر ڈالئے انکی بیماری جاتی رہی۔ اس قصیدہ کا نام قصیدہ بردہ مقرر ہوا۔ دلایل مرقوم الصدر کو غور کرنیسے ہر ایک ادنیٰ واعلیٰ معلوم کر سکتا ہی کہ نبی صلعم قبر مین زندہ و با حیات ہین اور سچے حیات النبی ہین۔ جسم مبارک سلامت رہنا کچہہ عجب نہین۔ دیکہو تیرچناپلی مین مدفون ہین سو حضرت بابا نطہر ولی رح کی درگاہ کی اندر حضرت شاہ الحمید قادر ولی رح چلہ کشی کئے سو وقت بابا نطہر ولی اپنی قبر کے اندر سی نکلے اور ان سی ملاقات کئے اور ہم کلام ہوئی۔ یہ کیفیت مشہور ہی۔ اور ضلع ترناولی کی نیئے پیٹہے ہین ناگورا راوتر کو دفن کئے سو چہے سال کی بعد قبر کہول کو دیکہنے کا اتفاق ہوا انکی میت سلامت تہی۔ نہ گلی نہ سٹری اور اسیطرح بہت سی قبور مین میتان امانت و سلامت تہی۔ سو اکثر بار دیکہنے کا اتفاق ہوا ہی جب عوام بشر کی میتون کا یہ حال ہو تو خاص بشر یعنے انبیا کی میتان سلامت رہتی ہین کچہہ شک و شبہہ نہین وہی یہ حال خود زندہ ہین نیک مسلمان کی میت گلتی اور سٹرتی نہین۔ مگر کافر و مشرک کی میت البتہ گلتی اور سٹرتی خاک در خاک ہو جاتی ہی۔ چونکہ عیسویان اپنی ملت و مذہب والونکی میتون کو گلے اور سٹرے اور خاک در خاک ہوئی پاتے ہین اہل اسلام کی میتان بہی ویسی ہی ہونتے ہونگی کر کر سمجہتے ہین سو وہ غلط ہی۔ دیکہو انجیل متی ۲۷ باب ۵۲ ورس کہ قبران کہلین اور نیک لوگونکی بہتیرے لاشین جو سوتی تہین اٹہین انتہا۔ یہ ورس ہمارے اس دعویکو جو نیکان قبر مین زندہ رہتے ہین خوب ثابت کرتا ہی۔ اس بیان متقدمین کی ذیل مین عیسیٰؑ کی موت کا احوال جو عیسائی کہتے ہین سو انجیل متی ۲۶ وین باب سے تہوڑا لکہنے مین وہ بہی قابل غور ہی۔ جسوقت یہودیونکو حاکم نے یسوع کی گرفت و گیر کا حکم دیا تب انہون نی بہاگ کر مقام برام مین جا چہپے اور فرمایا کہ مجہے تیا دینیوالیکو خدا پیدا نکرتا تو اچہا تہا۔ اور میرا جی مرنی تک بہت غمگین ہے اور ایک جگہہ جا کے تین بار سجدہ کر کر دعا مانگے کہ یا اللہ موت کا پیالہ مجہے نوش کرنا ضرور ہی۔ کیا اگر نہو تو مجہے اس سی رہائی دے انتہا۔ اور آنحضرت کی بارہ حواریون مین سی ایک حواری جسکا نام یہودا تہا دشمنون سے تیس روپیہ رشوت لیکر آپکو پکڑا دیا۔ آپکی گرفتاری کیوقت باقی کے حواریان فرار ہو گئے۔ دشمنان آپکو پکڑ کے حاکم کی پاس لیگئے اسنے آپکی قتل کا حکم دیا تب سردار اسکے آپکی منہہ پر تہوکا اور نئے کپڑے پہنایا۔ پہر وہ کپڑے اتار کر انکا خاص لباس پہنائی بیت ملا ہوا سر کا بینے دئے۔ پہر صلیب پہ کہینچے اور کہے کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی یا اسرائیلون کا بادشاہ ہی تو صلیب پر سی اتر آ ہم تجہپر ایمان لاوینگے۔ الغرض یسوع نے صلیب پر سی چلا کر بلند آواز سے کہا۔ **ایلی ایلی لما سبقتانی** یعنے ای میری خدا ای میرے خدا کیون تو نے مجہے چہوڑ دیا۔ معاً ایک ذٗ دوڑ کر اسفنج لیکے سرکہ مین تر کیا اسکو نیزے پر رکہہ کی یسوع کو پلایا تب اسنے بڑی آواز سی چلا کر جان دی۔ اور ایک شخص نے انکی پسلی مین نیزہ چہبایا۔ یوسف نامی شخص نے پلات سی اجازت لیکے یسوع کی لاش کو کفنایا اور دفنایا۔ اور موافق قول عیسیون کی یسوع تین روز لعنتی ہوکر جہنم مین رہکر آسمان پر گیا انتہا ای علیسوی صاحبو غور سی دیکہو یسوع کی موت کس

خواری اور خرابی کی ساتھہ ہوئی۔ یسوع کی ویسی بدموت کو نبی صلعم کی وفات نیک صفات پر فضیلت دینا تعصب ہے و حسد ہے

بیت وای بر عیسوی نادیدہ ۞ غلطی را بخود پسندیدہ — **سوال سیوم**۔ متی باب ۲۴ ۱۱ و ۲۴ ورس

قول مسیح کا یون ہے۔ بہت جھوٹے نبی اٹھینگے۔ اور معجزہ دکھلاوینگے اگر ہو سکتا تو برگزیدونکو بھی گمراہ کرتے انکا کہا مت مانو انتہا۔ اس صورت مین معلوم ہوتا ہی کہ محمد صاحب انہین سے ایک جھوٹے نبی ہین سوای اسکے انکی نبوت کا بہین کوئی نبی نے پیشگوئی کیا نہین **جواب** جیسا کہ مسیح فرمائے ہین ویسا ہی موسیٰ اور نبی صلعم بھی فرمائے ہین کہ جھوٹے نبیان ظاہر ہونگے اور دعوہ نبوت کا کرینگے۔ اور کتاب یرمیاہ ۲۳ باب ۱۱ ورس سی ۳۴ ورس تک کی فقرات سی پایا جاتا ہی کہ جھوٹے نبیان بلامین اور خدا کی سزا مین گرفتار ہونگی اور کتاب استثنا ۱۳ باب ۵ ورس مین ہی کہ وہ نبی قتل کیا جائیگا۔ الغرض ویسا ہی ہوا جیسا کہ بالا مذکور ہی چنانچہ رچارڈسن بیبل ڈکشنری کی ۸۶۲ وین صفحہ سی اور تریبیسے سلتم سی بھی ظاہر ہوتا ہی کہ موافق قول مسیح کی چند شخص زمانہ متفرقہ مین جھوٹا دعوی نبوت کا کئے اور عرصہ قلیل مین نیست و نابود ہو گئے۔ اور مدارج النبوہ اور فواید بدیہ وغیرہ کتب سیر سے ثابت ہوتا ہی کہ موافق قول نبی صلعم کی مسلم کذاب اور اسود جھوٹا دعوی نبوت کا کئے انہون اور انہون کی پیروان جلد تر نیست و نابود ہو گئے۔ اور قول سے نبی صلعم کی ظاہر ہونا دجال کا اور دعوی کرنا جھوٹی نبوت کا ثابت ہی۔ ایسا جو اگر نبی صلعم جھوٹے نبی ہوتے تو اسود مذکور وغیرہ جھوٹے نبیون کی سرکیا مارا جاتے اور ذلیل و خوار ہو جاتے ویسا تو نہین ہوئے بلکہ عزت و وقار کی ساتھہ رہے اور ہزارہا کفار و بت پرستون کو مسلمان بنای اور بت پرستی چھوڑائے اور عیسیٰ کو بد کہتے تھے سو یہودیون کو ہزارون کو انکی نبوت کی قایل کرائے۔ دیکھو نبی صلعم کی رحلت سے آجتک ۱۳۰۰ برس کا عرصہ ہوتا ہی دین اسلام انکا دن بدن ترقی پاتا ہی اور ہزارہا کفار مسلمان ہوتے آتے ہین بفضل الہی یہ دین اسلام تا بہ قیامت جاری قایم رہیگا۔ دلایل مذکور سے خوب ثابت ہو چکا کہ آنحضرت نبی برحق ہین نہ جھوٹے نبی اگر عیسویان ایسا کہین کہ عیسیٰ کے بعد نبی صلعم کی مبعوث ہونیکے سبب سے مسیح کی قول کی موافق نبی صلعم بھی جھوٹے نبی ہو سکتے ہین تو ہم اسکا جواب یون دیتے ہین کہ کتاب استثنا ۱۳ باب پہلے ورس سی ۵ ورس تک کی مضمون کا خلاصہ یہ ہی۔ کہ جھوٹے نبیان ظاہر ہونگے اور معجزات بھی دکھاینگے لیکن قتل کیے جاینگے اس عبارت سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ موسیٰ کے زمانہ مین اور بعد انکے جھوٹے نبیان نکلینگے۔ پس ورسہاے مذکورہ کی مضمون کی موافق موسیٰ ع کے بعد دعوی نبوت کا کئے ہین سو عیسیٰ اور زکریا اور یحییٰ اور عزیا اور ایوب وغیر انبیا علیہم السلام بھی جھوٹے نبیان ٹھہرتے ہین ان سب کو جھوٹے نبیان سمجھنا اور نبی صلعم جو دین حق بسائی ہین محض انکو جھوٹے ہی جاننا۔ ناانصافی اور بد اعتقادی ہی۔ اور ۵ ورس مذکور سی ظاہر ہی کہ وہ شخص جو دعوی نبوت کا کرے اور اپنی خدائیان کی طرف لوگ کو رجوع کرے جھوٹا نبی ہے انتہا۔ ویسا تو ہمارے نبی صلعم کیے نہین بلکہ خداے واحد و یگانہ کی طرف خلایق کو رجوع کئے انکو

ناطور دہ

جہوٹے نبی سمجہنا بے ایمانی ہے - ہان جو شخص کہ کل انبیا جس خدا کو خدائے برحق مانتے آئے ہین ویسے خدا کو چہوڑکر باپ بیٹا روح القدس خدا ہین کرکے دعویٰ کرتا ہی سو شخص قابل قتل کے ہی اور جہوٹا ہی - اب غور کرو کہ ورس ہای مذکور سی کون علاقہ رکہتا ہی اور قتل ہوا ہی - اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ نبی صلعم کی پیدایش کے باب مین کوئی نبی پیشگوئی نہین کیا - یہ دعویٰ انکا محض غلط ہی آنحضرت کی آفرینش کے حق مین بہت پیشگوئیان عیسیٰؑ وغیرہ انبیا سے صادر ہوئے ہین انہین سے چند پیشگوئیان اس رسالہ کے فصل پانزدہم مین مرقوم ہونگے جسکا جی چاہے دیکہہ لیوے - **سوال چہارم** قرآن مجید اللہ کا کلام نہین وہ نبی صلعم کا ساختہ ہی - اور بہت سے احکام اسمین توریت وانجیل کے برخلاف ہین اور آن حضرت کی رحلت کے دو برس کے بعد ابوبکرؓ اور عثمانؓ نے انکو جمع کئے ہین بقول شیعہ وثلث جز چہوڑ دئیے ہین لہذا اسکو کلام خدا کا جاننا اور اعتبار کرنا کیونکر جایز ہوگا **جواب** قرآن مجید اللہ کا کلام ہونے مین کچہہ شک وشبہہ نہین اور کلام اسکا ایسا فصیح تر ہی کہ کسی بندیکا کلام اسکے برابر نہین - چنانچہ فصحا وشعراء عرب جو بلاغت مین اور فصاحت کلام مین اپنے کو لاثانی جانتے تہے قرآن کے ایک چہوٹے سورہ کے مقابل مین عبارت بنا نہ سکے - عاجز ہوکر اقرار کئے کہ قرآن اللہ کا کلام ہو سو سچ ہے وہ کسی بندیکا نہین نبی صلعم کے زمانے سے آجتک اسمین ایک لفظ بلکہ ایک حرف بہی تحریف وتغیر وتبدیل نہین ہوا قرآن احکام عبادات ومعاملات سے معمور ہی ان مین سے چند احکام خلاف تورات وانا جیل کے ہین - اس سبب سے اسکو خدا کا کلام نہ جاننا جہل ہی کیونکہ خداوند تعالیٰ نے جس وقت جو جو حکم کرنا مناسب جانا قرآن مین کہا ہی - کتب مذکورہ کے مطابق احکام صادر کرنا یا برخلاف اسکے نہ کرنا اسپر واجبات سے نہین - وہ مختار ہی جو چاہے سو کرے چونکہ توریت وانجیل مین احکام الٰہی پورے نہ تہے مگر چند ہے اور ناقص تہے لہذا خداوند تعالیٰ نے پورے احکام قرآن مین زیادہ اور کامل کر دیا تاکہ حاجت دوسری کتاب کی نہووے اسی سبب سے بعد نزول قرآن کے دوسری کتاب آئی نہین اور روبرو مین قرآن مجید کے توریت وانا جیل مثل تقویم پارینہ کے ہوگئے تقویم سال حال موجود رہنے پر تقویم پارینہ کی حاجت نرہی - توریت کے احکام کے برخلاف انا جیل مین اکثر احکام مذکور ہوے ہین بلکہ توریت کو رد کرتے ہین چنانچہ عبرانیون کے خط کے ۷ باب ۱۸ ورس مین ہی - اگلا قانون یعنے توریت اسلئے کہ کمزور وبیفایدہ تہا اوٹہہ گیا یعنے رد ہوگیا - یہی مضمون اسی خط کے ۸ باب کے ۷ و ۱۳ ورس مین مندرج ہی دیکہلو - پہلا اختلاف توریت مین ایک سے زیادہ عورات کرنے کا حکم آیا ہی برخلاف اسکے پولس نے تمطاوس کو لکہا ہی سو پہلے خط کے ۳ باب کے ۲ و ۱۲ ورس مین یون ہی کہ خادم الدین ایک عورت سے زیادہ عورتین نکرین - دوسرا اختلاف توریت مین شنبہ کا دن سبت کا قرار پایا ہی برخلاف اسکے یکشنبہ کا روز عیسویون کے پاس سبت کا دن قرار پایا ہے تیسرا اختلاف کتاب استثنا ۲۴ باب اور ۲ ورس مین ہی اگر کسی شوہر کے نگاہ مین عورت اسکی عزیز نہوا سے اسکو طلاق دینا اور طلاق نامہ لکہدینا

جایز ہی برخلاف اسکے متی ۵ باب ۳۲ ورس مین ہی کہ زنا کاری کے سوای عورتونکو طلاق دینا جایز نہین۔ چوتہا اختلاف
کتاب احبار ۲۴ باب ۱۹ و ۲۰ ورس مین ہی آنکہہ کو بدلی آنکہہ دانت کو بدلی دانت قصاص لینا۔ برخلاف اسکے
متی ۵ باب ۳۸ و ۳۹ ورس مین ہی۔ جو تیرے داہنے گال پر طپانچہ ماری دوسرا بہی اسکی طرف پہیر دے۔ پانچوان اختلاف
کتاب استثنا ۲۰ باب ۱۲ ورس مین ہے کہ کفار کے سات جہاد کرنا۔ برخلاف اوسکے تمطاوس کو لکہا ہی سو ۲ خط ۲ باب
۲۴ ورس مین ہی جہگڑا کرنا یعنے جہاد کرنا جایز نہین۔ چہٹا اختلاف۔ کتاب اشعیاہ ۴۵ باب ۲۲ ورس مین ہی نجات
دہندہ خداکی سوا کوئی نہین برخلاف اسکے متی پہلا باب ۲۱ ورس مین عیسیٰ کو نجات دہندہ لکہا ہی۔ اسطرح کے بہت اختلافات
اناجیل مین مذکور ہین اسکا بیان تطویل کلام جانکر واگذاشت کیا۔ اب عیسویون کو لازم ہے کہ لحاظ اختلافات مذکورہ
کر اناجیل کو بے اعتبار جانین۔ وہ جو عیسویان کہتے ہین نبی صلعم کی رحلت کے دوسرے سال ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان کے
قرآن جمع کرنے سے وہ قابل اعتبار نہین اسلئے کہ وی ہر دو صاحبان کسقدر مضامین چہوڑ دئیے اور اپنے طرف سے
ایجاد کرکے داخل کئے ہین سو خدا ہی جانے لہذا وہ قرآن قابل اعتبار کے نہین انتہا۔ اسکا جواب یہ ہی نبی صلعم رحلت
کئے سو دوسرے سال حضرت عمر ابوبکر صدیق کے پاس آکے فرمائی کہ مسلم کذاب کی جنگ مین بہتیرے حافظ قرآن شہید ہوگئے
لہذا قرآن کو جمع کرنا اولی دانستے ہے نہ جمع کرنیسے دین مین خلل پڑیگا۔ پس اسوقت حاضر تہے سو بہت سے حافظان قرآن کو صاحبان
موصوفین نے بلا کر اور جو جو لوگ کہ سورے اور آیتین لکہکر حفاظت سے رکہے تہے وے سب کو لیکر خوب تحقیقات کے سات قرآن کو جمع کئے
بعد اوسکے حضرت ابوبکر صدیق کے انتقال کرنے سے اور حضرت عمر کو جہاد کا کام درپیش ہونیکے سبب سے وہ قرآن جون کا تون رہ گیا۔ حضرت
عمر کے وفات کے بعد حضرت عثمان جب خلافت پر آئے حذیفہ صحابی وغیرہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے گذارش کئے کہ قرآن کی قرات
مین شام کے رہنے والون مین اور عراق کے باشندگون مین اختلاف و نزاع ہوتی آتی ہی مبادا یہودیان و نصاری کتب توریت و انجیل کو
محرف کئے ہین سرکا قرآن مجید مین تحریف نہ ہوجائے نظر بران قرآن مجید کو صحیح طور سے جمع کرکے رکہنا افضل ہے انتہا۔ اسکے بعد حضرت
عثمان نے وہ قرآن لیکے پہر بہت سے حافظان قرآن کو جمع کرکر تصحیح اسکی بہت تحقیقات کے ساتہہ کئے۔ تب سے اب تک وہ قرآن مشرق سے
مغرب تک شمال سے جنوب تک پڑہا جاتا ہے۔ اسمین یک حرف بہی تحریف نہین ہوا ہے۔ ابوبکر صدیق یا حضرت عمر یا حضرت عثمان
قرآن کے جمع کرنے مین جسقدر حق تہا اسقدر اسمین داخل کئے ہین نہ کچہہ بڑہائے نہ گہٹائے نہ چہوڑے اگر متی و یوحنا وغیرہ
حواریون کے مانند تنہا تنہا خلوت گزین ہوکر جو جی مین آئے سو باتین اناجیل مین لکہدئے سرکا حضرت عثمان وغیرہ قرآن مین
لکہدئے ہوتے تو البتہ اسمین احتمال صدق و کذب کا ہوتا۔ ویسا تو وے صاحبان کئے نہین پس صدہا حافظ و صحابہ جمع
کئے سو قرآن کے صحت مین شک کرنا شقاوت ازلی ہے۔ ای عیسوی صاحبو نبی صلعم کی رحلت کے دوسرے سال قرآن شریف

جمع کیا جانیکے سبب سے تم اسکی صحت کی بابت مین شک کرتی ہو تو آپ پر واجب ہے کہ اناجیل کو جھوٹا اور ساختہ حواریون کی سمجہین کیونکہ متی کی انجیل عیسیٰؑ آسمان پر عروج کیئے سو ۳۳ برس کے بعد متی سے اور مرقس کی انجیل ۶۰ برس کی بعد مرقس سے اور یوحنا کی انجیل ۳۰ برس کی بعد یوحنا سے اور لوقا کی انجیل ۶۷ برس کی بعد لوقا سے تالیف و تصنیف ہوئی ہین ان سبکو صحیح جاننا اور نبی صلعم کی وفات کی ۳ سال کی بعد صدہا حافظون سے و قاریون سے جمع کیئے گئی قرآن کو بے اعتبار سمجہنا نا انصافی ہے ای عیسوی صاحب اہل شیعہ جو کہتے ہین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ قرآن جمع کرنیکی وقت دس جزاسمین داخل نا کر کے چہوڑ دئے ہین یہ صرف غلط اور تہمت ہے - جیساکہ تم دین اسلام کی اور نبی صلعم کی دشمن ہو اور انکو بد بولتے ہو ویسا ہی اہل تشیع حضرات موصوفین کی سخت دشمن ہین - اور دشنام دیتے ہین - اور انکو بد بولنا موجب ثواب کا جانتے ہین - ویسی صاحبان کا بولنا مقبول نہین اسلئے کہ قرآن جمع کرنیکے وقت حضرت علی مرتضیٰ جنکا لقب اسد اللہ الغالب ہے ان سب صحابہ کی شریک تھے - اگر کسی نی دس جزیا ایک سورہ کلام الٰہی سے قرآن مین داخل نہ کر کے چہوڑ دیتا تو آن حضرت ہرگز راضی نہوتی بلکہ شمشیر کی زور سے عاجز کر کے ان جزون کو قرآن مین داخل کرتی - تو ویسا تو کئے نہین - اس دلیل سے اہل تشیع کا اتہام ثابت ہوتا ہے پہلا بتلاؤ وہ دس جز کونسے تہے اور کہان ہین کسلئے حضرت علی مرتضیٰ حفاظت نہین کئے اور اسی قرآن معروف و مشہور کو قبول کر کی تلاوت کرتے تہے - اس اتہام کی حقیقت کتب تواریخ یعنے ہسٹوری آف عثمان امپیر اور ہسٹوری آف پرشیا کی مطالعہ سے صاف ظاہر ہونگی - ای عیسوی صاحبو اگر ان مخالفان صحابہ کی قول کو صحیح جانتے ہو تو تم پر لازم و واجب ہے کہ تمہاری دین و ملت کی دشمن جو یہود ہین انکی قول کو بہی مان لو یعنے وی کہتے ہین کہ عیسیٰؑ پیغمبر نہ تہے مگر مکار و دغا باز تہے - انکی اقوال کو تم دروغ سمجہتے ہو تو اہل تشیع کی اقوال کو بہی جہوٹے سمجہنا ضروری ہے - انصاف سے مت گذرو حق پر رہو **سوال پنجم** افلاک کو خرق والتیام نہین یعنے نہ وی پہٹتے ہین نہ جڑتے - پس تمہاری نبی کا شب معراج مین آسمانون پر جانا اور دوزخ و بہشت کا سیر کر کے ادنی عرصہ مین پہر خاص مقام پر آنا عقل سے بعید ہے قابل اعتبار نہین **جواب** ای عیسوی صاحبو اگرچہ افلاک کو خرق والتیام نہین مگر خالق برحق کی حکم سے کہلنا و ملنا انکا عجب نہین وہ قادر مطلق جب چاہا کہ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کو بہشت و دوزخ بتلاوے - تب جبرئیلؑ کی معرفت سے آپکو طلب کیا - آنحضرت ایک شب براق کی سواری سے اور ہمراہی سے ملایک کی افلاک کا اور بہشت و دوزخ کا سیر و تماشا کیئے اور بالائے عرش معلی کو بہی گئے - اور حق سبحانہ تعالیٰ کی رویت سے مشرف ہوئے اسمین کچہہ شک و شبہہ نہین - اللہ کی کامون کی حقیقت و حکمت اللہ ہی جانے دوسرے کسی کو خبر نہین - دیکہو اُسنے آسمان کو بے ستون کہڑا کیا ہے - اور فرش زمین کو پانی پر بچہایا ہے - ہر چند کہ چو طرفسے دریا موج زن ہے پس زمین کو کچہہ نقصان نہین پہنچتا - اور ایک آدمی کی صنعت کو دوسرا آدمی سمجہہ نہین سکتا ہے ایسے کام دنیا مین بہت ہین ان مین سے ایک یہ ہے اس ملک مین تار برقی لگا یا گیا ہے اسکے ذریعہ سے

ایک شہر کی خبر دوسرے شہر کو جو ایک سال کے فاصلے سے دور تر ہو عرصۂ قلیل مین پہنچتی ہے اس صنعت سے ناواقف ہین سو لوگ تار برقی کی عمل کو جھوٹ کہین تو وہ جھوٹ ہو جا سکتا ہے کیا ہرگز قبول نہو گا۔ جب آدمی کی کاروبار کی حقیقت ہمارے سمجھ مین آ سکتی ہے تو خدای جہان آفرین کی کامون کی حقیقت و ماہیت کب سمجھا جائیگی۔ اگرچہ زمین سے آسمان صدہا سال کی فاصلے پر ہے وہان تک پہنچنے کی طاقت کسی چیز کو نہین مگر جسم لطیف منزہ کو آسمان تک پہنچانا دشوار نہین چنانچہ بصارت چشم کی ایک آن واحد مین آسمان تک پہنچتی ہے اور آفتاب و ماہتاب کو دیکھ آتی ہے سوائے اسکے جبرئیل مین اپنے مقام سدرہ سے زمین تک جو صدہا سال کی فاصلے پر ہے ایک پل مین آیا جایا کرتے تھے۔ ان سب کامون مین عجب نکرنا۔ نبی صلعم جو جسم لطیف اور نورانی رکھتے تھے آسمان پر جانے آنے مین انکی عجب کرنا اور عقل سے بعید جاننا تعصب و ناانصافی ہے۔ خالق ارض و سما کی حکم پر آسمان کھل جاتا اور ہل جاتا ہے چنانچہ متی ۳ باب ۱۶ ورس مین ہے یسوع جب غوطہ کھا چکا اسوقت پانی سے نکل کر اوپر آیا اور دیکھا ایک دسپر آسمان کھل گیا تھا۔ یہ دلیل ہمارے اس دعوی کو جو ہمنے کیا ہے ثابت کرتی ہے۔ ادریس کا آسمان پر جانا توریت سے اور عیسیٰ کا آسمان پر جانا انجیل سے ثابت ہے جس راہ سے کہ وے پیغمبران آسمان پر گئے ہین اسی راہ سے نبی صلعم بھی گئے ہونگے یا جس طرح سے بصارت چشم کی جھنک سے گذرتی ہے اسی طرح جسم نورانی آنحضرت کا گیا ہوگا۔ **بیت** جون نور نظر جھنک افلاک سے گذرا ۔ نزدیک خدا جسم پر انوار محمد ۔ نبی صلعم کو طلب کرکے بہشت و دوزخ دکھا دینے مین حکمت الٰہی یہ تھی۔ حشر کا دن سخت ترین دن ہے معاذ اللہ اسدن مین ہزارہا آفتین اور مصیبتین برپا ہونگی اور دوزخ کا زور و شور بے حد ہو جائیگا۔ اور ہوش و حواس اسکے دیکھنے سے اور سننے سے جاتے رہینگے اور جگر پارہ پارہ ہو جائیگا۔ مان بچے کو بچہ مان کو بسر جائیگا۔ اور کسی نبی و ولی کو اسدن تاب طاقت اس قاضی الحاجات کی درگاہ مین معذرت کی یا شفاعت کی نرہیگی ہر ایک نفسی نفسی کہیگا۔ کفار اور گنہگاران امت محمدی دوزخ مین ڈالا جائینگے پس نبی صلعم اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین شفاعت کرکے اس امت مرحومہ کی گناہگارون کو دوزخ سے نکالینگے۔ ویسی خوفناک دن مین دوسرے انبیا کی مانند شفیع المذنبین رسول رب العالمین ہراسان نا ہوکر بے خوف و خطر کے کمال تشفی و تسلی کے ساتھہ قاضی الحاجات کی درگاہ مین شفاعت کرینگے اسلئے ارحم الراحمین نے آنحضرت کو بہشت اور دوزخ کی خوبیان و خرابیان بتا دیا تاکہ بہشت کی خوبیون سے خوش اور دوزخ کی خرابیون سے واقف ہو جاوین اور حشر کی خرابیان اور آفتان دیکھکر نہ گھبراوین ۔ ای صاحبو ڈراونی چیز کو کسو نے جب اول بار دیکھتا ہے تو گھبراتا ہے دوسرے بار دیکھنے کی وقت وہ گھبراہٹ و خوف نہین رہتا ہے۔ اسلئے خدای رحیم نے اولاً خرابیان دوزخ کی آنحضرت کو دکھا دیا تاکہ محشر مین آنحضرت بیخوف و بیہراس کے شفاعت کرین۔ دیکھو خروج ۴ باب ۲ و ۳ و ۴ ورس خدا نے موسیٰ کو کہا کہ تیرے ہاتھ مین کیا ہے وہ بولا عصا ہے پھر اسنے کہا اسے زمین پر پھینک دے۔ اسنے زمین پر پھینک دیا اور وہ سانپ ہو گیا۔ موسیٰ اسکے آگے سے بھاگا تب خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ اپنا ہاتھہ بڑھا اور اسکی دم پکڑ اسنے ہاتھہ بڑھایا اور

اسے پکڑ لیا وہ اسکے ہاتھہ مین عصا ہوگیا تہا - ای صاحبو حکیم کارساز حقیقی نی اس عصا کو معجزہ موسیٰ کا گردانا - یہ حکم آلہی
محض موسیٰ کی تعلیم و تلقین کے لئے صادر ہوا تہا - تاکہ انہون اس عصا کا معجزہ بنانی وقت گہبرائے نہ جاوین اور بی خوف
و خطر کی مستقل رہین - الغرض انہون نی فرعون پاس گیا اور دعوت ایمانکی کی اور اپنی نبوت کی ثبوت کی لیئے اس عصا کو زمین پر
ڈالا وہ اژدہا خونخوار ہوگیا اسکے شور و شر کو فرعون دیکہکر گہبرایا اور بہاگنے لگا - لیکن موسیٰ بے خوف و ہراس کی کہڑے
رہکر ہنستے تہی اگر وہ معجزہ فرعون کی روبرو وقوع مین آنیکے پیشتر از خداوند تعالیٰ اس عصا کی اژدہا ہونی سے واقف نکیا ہوتا
تو وہ معجزہ ہرگز ان سی عمل مین نہ آتا - اگر آتا تو بہی جیسا فرعون اس اژدہہ کو دیکہکر بہاگا ویسا ہی موسیٰ بہی ڈرکر بہاگتے
اور دعوی رسالت کا باطل ہوجاتا جیسا کہ خدا نی عصا کو اژدہا بنا کی خوف کو موسیٰ کی دفع کیا ویسا ہی نبی صلعم کو دوزخ دکہلاکے
اسکی خرابیون اور مصیبتون سی واقف کردیا تاکہ حشر کیدن خوف اسکا نرہے اور شفاعت مین امت کی ثابت قدم رہے
جو شخص کہ اللہ و رسول پر ایمان نہ لاویگا شفاعت سی آنحضرت کی محروم رہیگا والسلام علی خیر الانام **سوال ششم**
وہ جو اہل اسلام کہتے ہین کہ معجزہ دکہلانے کی لئے نبی تمہارے نی شق القمر کیئے یعنی چاند کو دوپارہ کئے یہ جہوٹ ہی یہ سچ ہوتا تو ہر ایک
ملک کی آدمیونکو نظر آتا یا منجم وغیرہ اسکی خبر دیتے ویسا تو نہین ہوا **جواب** ای عیسوی صاحبو نبی صلعم کی اشارے
پر قمر شق ہوا سو سچ ہی تفصیل اسکی یہ ہی - ابو جہل وغیرہ کفار قریش نے ایک شب جناب مین آنحضرت کی حاضر ہوکر عرض کیئے
کہ اگر آپ سچے نبی ہو تو چاند کو دوپارہ کرو وہ دیکہکر ہم ایمان لاوینگے پس آنحضرت نے انگشت شہادت سی قمر کی طرف اشارہ کیئے معاً
دو نیم ہوگیا - اسمین سے ایک ابو قبیس پہاڑ کی طرف دوسرا طایفان پہاڑ کی طرف پڑا اسکو اکثر لوگ دیکہے ہین اور بعضون نے
ایمان سی مشرف ہوی اور بعضے بدبخت ایمان نہین لائے کہنے لگ کہ یہ سحر ہے انکی ایسا بولنے سی بہی شق ہونا قمر کا ثابت ہوتا ہے
- اللہ تعالیٰ نے قرآن کی ۵۴ وین سورہ کی شروع مین فرمایا ہی کہ نشان یعنے معجزہ دیکہکر اسکے قایل ہوتے نہین - اسکو جادو
کہتے ہین - انتہا - قمر شق ہوا سو اعلانیہ بچشم خود دیکہے ہین سو کفار چونکہ اس معجزہ کا انکار کرتے ہین تو اسکو نادیدہ لوگ انکار
کرنا عجیب نہین - اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ قمر دو ٹکڑے ہوکی اگر اسے سچ ہوتا تو اسکو ہر ایک ملک کی آدمیان دیکہے ہوتے
یا منجمان لکہہ رکہتے انتہا - یہ اعتراض انکا بیجا ہی اسلئے کہ شب کی وقت بعضے لوگ گہر وان مین سو رہتے ہین اور بعضے اپنے اپنے
کامون مین مشغول رہتے ہین آسمان پر گذرتے سو کامون پر نظر نہین رکہتے - وہان اگر شق القمر فلان شب و فلان وقت ہوگا
کرکے سے ہوتے تو البتہ اسکے دیکہنے کی منتظر ہوتے ویسی تو اطلاع ہوئی نہین دفعتاً شق القمر کا معجزہ وقوع مین آیا - یہی سبب ہوگا
انہون کی نا دیکہنے کا - حالانکہ شہاب کی مار سی شیاطین جلکے شعلے اور تارون کی مانند راتکو آسمان سی گرتے ہین بعض لوگ انکو
دیکہتے بعض دیکہتے نہین قطع نظر اسکے ہر سال سورج گہن اور چاند گہن ہوتا آتا ہے اور قبل از گہن لگنے کی منجم اسکی خبر دیتے ہین

باوجود اسکے بعض اسکو دیکہتے ہین بعض دیکہتے نہین ایسا ہوئی پر دفعتاً ظہور مین آیا سو شق القمر سب لوگون کو نظر نہین پڑا بولنا
محل ہے سوای اسکے دہلی مین چاندگہن یا سورج گہن ہوا تو مدراس مین نظر نہین آتا اور بعض ملکون مین آفتاب د ماہتک
غروب ہونیکے وقت بعض ملکون مین غروب ہوتا نہین اور بعض ملکون مین پندرہ گہڑی دن چڑہنے تک بعض ملک مین آفتاب
طلوع ہوتا نہین اندہیرا رہتا ہے آفتاب اور ماہتاب کی طلوع و غروب مین اور گہن کے نظر آنے مین اسقدر اختلاف اور کمی و
زیادتی ہے سو صورت مین مکہ مین قمر شق ہوا سو ہر کہین نظر نہ پڑا بولنا نادانی ہے سوای اسکے کتاب یوشع یعنے یسوع ١٠ باب
١٢ و ١٣ ورس مین ہے یسوع کی فرمان پر آفتاب آسمان کی بیچون بیچ ٹہر رہا اور قریب دن بہر کے پچہم کی طرف کو مایل نہوا
انجیل متی ٢ باب ٢ ورس یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا سو کہان ہے کہ ہمنے یورپ مین اسکا ستارہ دیکہا ہمنے اسی سجدہ کرنے
کو آئے ہین انتہا - ای عیسوی صاحبو یوشع کی حکم پر آفتاب ٹہرا سو اور عیسیٰؑ کی پیدایش کے وقت ستارہ نمایان ہوا سو تم
جہوٹ سمجہتے ہو یا سچ اگر سچ جانتے ہو تو ذرا بتلا دو کہ ان ہر دو کیفیت کو کون سا منجم لکہہ رکہا ہے اور کسواسطے وہ آفتاب
و ستارہ ہر کہین سب لوگون کو نظر نہین آیا شق القمر کا حال بہی اسی قبیل سے ہے اسکا انکار کرنا اور اسکو قبول لینا اوندہا
انصاف ہے - اولٹے چور کتوال ڈانٹے جبتک اس آفتاب کا ٹہرنا ستاریکا طلوع ہونا جہوٹا نہوگا تبتک شق القمر کا معجزہ بہی جہوٹا
نہوگا **سوال ہفتم** انبیا رسلف یعنے آدمؑ اور موسیٰؑ ایک سے زیادہ عورتان کئے نہین اور عیسیٰؑ ایک سے زیادہ
عورتان کرنیکو منع فرمائے ہین - باوجود اسکے تمہارے نبی ایک سے زیادہ عورات رکہتے تہے سو اور ایک مرد کو چہار عورتان تک
نکاح کرنیکو حکم دیئے ہین سو انبیا سابق کی ردیہ کا اور عیسیٰؑ کے حکم کا خلاف ہے اور موجب زنا کا **جواب** عیسیٰؑ ایک سے زیادہ
عورتان کرنے کی ممانعت کئے نہین اور انجیل مین بہی ممانعت اسکی آئی نہین مگر نامہ اول تمطاوس ٣ باب ٢ و ١٢ ورس
چاہیئے کہ نگاہبان بیعیب ایک جورو کا شوہر ہو پرہیزگار صاحب تمیز شایستہ مسافر دوست تعلیم دینے مین قابل ہو - اور خادم
الدین ایک جورو کی شوہر ہون اور اپنے بچون اور اپنی گہرون کا بخوبی بند و بست کرتے ہون انتہا - یہ ہر دو ورس مترادف
ہین انکی عبارت سے اور انکے درمیان آئے ہین سو ورسون کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نامہ مذکور کی لکہنے والے نے فقط نگہبان
کلیسا اور خادم الدین کی باب مین بطور پند و نصایح کے وہ چند کلمے بیان کیا ہے - اسمین غیرون کو ایک سے زیادہ عورتان کرنیکی
ممانعت پایا نہین جاتی پس نگہبان کلیسا کی حق مین لکہا گیا سو حکم کو عیسوی صاحبان سند گردان کر غیرون کو بہی ایک سے
زیادہ عورتان کرنیسے منع کرتے ہین سو بیجا ہے اس بحث مین عیسوی صاحبان کہتے ہین کہ فریسیون کو عیسیٰؑ فرمائے ہین کہ ایک
سے زیادہ عورتان کرنا جائز نہین یہ بہی غلط ہے - اور حقیقت اسکی یہ ہے متی ١٩ باب ٣ و ٤ و ٥ ورس مین ہے فریسی نے اسکی یعنے
عیسیٰ کی آزمایش کیلئے اس پاس آئے اور اس سے کہا کیا روا ہے کہ مرد ہر ایک سبب سے اپنی جورو کو چہوڑ دے اسنے جواب مین

انسے کہا کیا تم نے نہین پڑہا کہ خالق نے شروع مین ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنائی اور فرمایا کہ اسلیئے مرد اپنے مان باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا۔ اور وے دو نو ایک تن ہونگے اسلیئے اب وے دو نہین بلکہ ایک تن ہین۔ پس جسے خدا نے جوڑا اُسے انسان نہ توڑے انتہا۔ ورسہای مذکورسے ایک ورسمین بہی ایک سے زیادہ جورو کرنیکی ممانعت نہین ہے مگر طلاق کے جواز و عدم جواز کا بیان ہے۔ ویسے بیانکو زبردستی سے عیسوی صاحبان سندگردانکے ایک سے زیادہ جورو کرنیکی ممانعت کرتے ہین سو نا انصافی ہے
ع خود غلط معنی غلط انشا غلط۔ سوای اسکے خداوند تعالی کسی نبی کو ایسا نہین فرمایا کہ اپنے اول کے نبی کی حکم کے موافق عمل کرین اگر ویسا حکم کیا ہوتا تو عیسیٰؑ عورت تک کے مجرد نہ رہتے اور اکثر انبیا اول کے انبیا کی حکم کے برخلاف عمل کرتے آئے ہین۔ چنانچہ آدمؑ کے فرزندان اپنی حقیقی بہنون کو جورو کئے ہین وہ عادت موقوف ہوگئی اور کتاب خروج ۶ باب ۲۰ ورس کہ موسیٰؑ کے باپ اپنی حقیقی پہوپی کو شادی کئے۔ انہون کے بطن سے موسیٰؑ و ہارونؑ پیدا ہوئے وہ رواج موسیٰؑ کے وقت موقوف ہوگیا۔ سوای اسکے یعقوبؑ اپنی پہلی عورت زندہ رہتی پر اسکی حقیقی بہن کو شادی کئے یہ عادت نبی صلعم کے وقت سے حرام ہوگئی الغرض یعقوبؑ کو دو عورت اور دو حرم تہے جملہ چار جورو ان داؤدؑ کو اکیسو عورتان اور انکے فرزند سلیمانؑ کو تین سو عورتین تہین وے انبیا آبا و اجداد سے عیسیٰؑ کے ہوتے ہین ایک سو زیادہ عورتان رکہتے تہے۔ اب فرمائیے کہ وے سب بسبب زیادہ جورو ان رکہنے کے گنا ہگار ہوتے ہین یا نہین۔ اگر تم انکو گنا ہگار کہین سو صورت مین انکے اولاد مین پیدا ہوے سو عیسیٰؑ علم بہی گنا ہگار ٹہرتے ہین۔ اگر تم ان انبیا کو بے گناہ کہتے ہین تو ہماری نبی صلعم کو بہ سبب کثرت زوجات کے گناہ گار بولنا انصاف نہین
ع آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگران مپسند ۞ اور عیسوی صاحبان کہتے ہین جورو زندہ رہے تک شوہر اسکا دوسری جورو کرنا حرام ہے انتہا۔ یہ مسئلہ منصوصی نہین یعنے انجیل سے ثابت نہین مگر پادری صاحبونکا تراشیدہ و ایجادی ہے۔ اور سخت ترین حکم ہے اسلیئے کہ اگر جورو کسی شخص کی ایام حیض مین یا بہ سبب تولد کے ایام نفاس مین رہے یا دراز کے ایام تک بیمار رہے یا غیر شہر مین جاکر مدت دراز تک رہے ایسی ایسے ایام مین اسکے شوہر کو خواہش عورت کی ہو تو وہ شخص کسکے ساتہہ ہم بستر ہونا یقین ہے کہ ان سب حالت مین وہ شخص مرتکب زناکاریکا ہوگا۔ اس زناکا گناہ اس شخص کو لاحق ہوگا یا دوسری جورو نکو کرنا کرکے تاکید کرتے ہین سو پادری صاحبونکے عاید حال ہوگا سو تجویز کرنیکا مقام ہے عورت حاضر نہین سو ایام مین اکثر عیسویان زناکاری مین مبتلا ہوئے ہین اور ہوتے ہین چنانچہ قریہ ڈونا او متعلقہ ضلع ترنا ولی مین تہے سو ڈنٹ پادری صاحب سانڈ فی سے زنا کرکے بچہ جنے ہین سو مشہور ہے۔ اور تو دگڑسی کے تاجر کوک صاحب زناکاری مین موصوف ہین۔ ای عیسوی صاحبو اگر تم یہ پوچہین کہ ہم بستری کیلیئے ایک سے زیادہ عورتان کرنا مرد کو مناسب ہو تو مرد کے غیر حاضری کے ایام مین اسکی عورت کو بہی ہم بستری کے واسطے زیادہ مردان رکہنا لازم آتا ہے انتہا۔ جواب اسکا یہ ہے۔ مرد اپنی عورت کا مالک ہوتا ہے اور وہ اسکی خادمہ اور نان نفقہ اسکا

مرد پر واجبات سے ہے لیکن مرد کا نفقہ عورت پر واجب نہین بندہ جسطرح سے خدا کا فرمان بردار ہے ویسا ہی عورت کو اپنے مرد کی فرمان بردار رہنا واجب ہے لہذا مرد سفر جاوے یا بیمار ہو جاوے تو اسکی حاضری و صحت تک اسکی عورت دوسرا مرد نکرے جیسا کہ دیکھے سواری کا گھوڑا وغیرہ جانوران اسنے رکہا ہے سو جائے پر رہکر پرورش پاتی ہین ویسا ہی اسکی عورت بہی رہکر پرورش پانا چنانچہ قرنتیان ۱۱ باب ۳ ورس پر مین چاہتا ہون کہ تم جانو کہ ہرایک مرد کا سر مسیح ہے - اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ۸ ورس اسلئے کہ مرد عورت سے نہین بلکہ عورت مرد سے ہے انتہا - مراد معنی اسکا یہ ہے کہ آدم سے حوا پیدا ہوئی نہ حوا سے آدم اور نامہ افسیون ۵ باب ۲۲ ورس ای عورتو اپنے شوہرونکی ایسی فرمانبردار ہو جیسا خداوند کی ۲۳ ورس کیونکہ شوہر جورو کا سر ہے جیسا کہ مسیح بہی کلیسا کا سر اور بدن کا بچانے والا ہے - یعنے عورت کی عصمت کا انتہا - ورسہاے مذکور کا مضمون ہمارے اس دعوی کو جو بالا مذکور ہوا ثابت کرتا ہے - اس صورت مین مردون کی غیر حاضری کے ایام مین عورتون پر واجب ہے دوسرے مرد کی خواہش نکرین مگر مرد مختار ہے کہ حین حیات اسکے دوسری عورت کرین یا نکرین - اسمین کچہہ قباحت و گناہ نہین - مخفی مباد کہ آدم کے وقت مین سواے انکے فرزندون کے دوسری کوئی عورت نہونیکے باعث سے انہون نے زیادہ عورتان کرنے سکے انکے سواے اکثر انبیائے اپنی اپنی خواہش و قدرت کے موافق زیادہ عورتان کئے ہین چونکہ نبی صلعم کو بیشتر سے زیادہ مردون کی طاقت و قدرت حاصل تہی اسلئے زیادہ عورتان کئے اس حال سے ناواقف ہین سو لوگ طعن کرتے ہین سو ہیچ در ہیچ ہے اور موسی ایک سے زیادہ عورتان نا کرنے کا سبب یہ تہا - انہون نے فرعون کے خوف سے وطن چہوڑکر بہاگ گئے اور شہر مدین کو گئے وہان کے ایک نبی بزرگ نے اپنی بیٹی صفورہ کو انسے بیاہ کر دی - اور بہت سلوک و احسانات کیا - اسی سبب سے موسی دوسری عورت کئے نہین سواے اسکے شادی کیوقت عمر ان کی چالیس سال کی تہی بعد شادی کے چالیس سال تک سسر کے گہر مین رہے - بعد اسکے فرعون کے جنگ وغیرہ کامون مین چالیس برس گذر گئے - بجملہ ایکسو بیس [۱۲۰] برس کی عمر ہو جانے سے اور دوسری عورت کی خواہش نہونے سے ایک ہی عورت پر کفایت کئے دوسری نہین کئے - اور ایک سے زیادہ عورتان کرنیکی یا عورت زندہ ہوتے پر دوسری عورت کو شادی کرنیکی ممانعت نہین کئے ایک سے زیادہ عورتان کرنا انکی شرع مین جائز تہا مگر کتاب استثنا ۱۷ باب ۱۷ ورس مین بہت عورتان کرنیکی ممانعت آئی ہے سو فقط اس شخص کے حق مین ہے جو بنی اسرائیل کے لئے بادشاہ مقرر کیا جائیگا نہ وہ حکم تمامی لوگ کیواسطے ہے - دیکہو کتاب استثنا ۲۱ باب ۱۵ ورس اگر کسی مرد کی دو جوروان ایک محبوب دوسری غیر محبوب دونو سے لڑکے ہوون الخ - اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ایک سے زیادہ عورتان کرنا شرع موسوی مین روا تہا - جانئے کہ ایک سے زیادہ عورتان نکرکے فقط ایک عورت پر قناعت کرین اور وہ لاولد و بانجھ ہوگئی سو صورت مین اولاد و نسل ہماری منقطع ہو جائیگی - اور کسب اور مشقت سے پیدا کئے سو ملک و مال غیرون کے حوالے ہو جائیگا - اگر ہم اپنی طاقت کے موافق ایک سے زیادہ عورتان کرین انمین سے ایک بانجھ ہوگئی

تو غالب ہے کہ دوسرو نسی فرزندان ہونگی اور نسل و مال ہمارا محفوظ رہیگا اور ہمارے کسب اور کاموں مین مدد و اعانت کرینگے اس سے ترقی املاک کی ہوگی۔ یا وہ عالی منصب پر آوین یا عالم اور متقی خدا پرست ہووین تو عزت و وقار ہمارا اور نام آوری ہماری ہوگی ایسے ایسے فواید منصور ہین سو کام کرکے آرام سے نہ رہکر ایک بانجھ یا بدخو یا جنگجو عورت کے ہاتہہ مین گرفتار ہوکے تصدیع پانا ہرگز مناسب نہین اس بابمین قول سلیمان ع کا اچہا نظر آیا۔ دیکہو امثال سلیمان ۲۱ باب ۱۹ ورس بیابان مین رہنا جہگڑالو اور غصہ ور عورت کے ساتہہ رہنے سے بہتر ہے **بیت** زن بد در سرای مرد نکو * ہم درین عالم است دوزخ او *

سوال ہشتم متبنی بیٹا فرزند حقیقی کی طرح اسکی منکوحہ عورت سے کسی حالتمین خواہ وہ طلاق دے یا چھوڑکر مرجاے باپکو اپنے نکاح مین لانا کل مذہب مین حرام ہے ایسے ہوتے پیغمبر صاحب اپنے متبنی زید کی مطلقہ عورت زینب کو خود نکاح کیے سو حرام ہے اور اس سے ہم بستر ہوتے سو زنا ہے

جواب سچ ہے کہ کفار کے مذہب و ملت مین متبنی کی عورت کے کسی حالت مین ہو متبنی باپ نکاح کرنا منع آیا ہے انکی پیروی کرنا اہل اسلام پر واجب نہین۔ دیکہو کفار کے مذہب مین سود کہانا سور کہانا شراب پینا وغیرہ بد کام جائز ہین۔ وے سب شرع محمدی مین جائز نہین بدستور متبنی لینا بہی روا نہین۔ اگر کوئی مسلمان ازروے محبت کے قرابتی یا غیر قرابتی بچے کو لے پالا اور پرورش کیا تو بہی وہ بچہ حقیقی فرزند کے مانند ہوتا نہین اور یہ پرورش کیا سو شخص کے مال مین اسکو کچھہ وراثت و حصہ نہین زید نبی صلعم کا متبنی نہ تہا۔ مگر متبنی کرکے شہرت پایا تہا۔ جیسا کہ عیسی ع خدا کے بیٹے کرکے معروف ہین حقیقت اسکی یہ ہے کہ آنحضرت کی زوجہ مطہرہ بی بی خدیجہ رض ایک غلام خریدے۔ نام اسکا زید رکہا اور آنحضرت کی خدمت گذاری مین سونپے جب اُسنے پرورش پاکے جوان ہوا آنحضرت نے اسکو غلامی سے آزاد کئے۔ اور اپنی پہوپی کی بیٹی زینب کو زید کے ساتہہ نکاح کر دینے کی خواہش کئے تب زینب کی ماں راضی نہ ہوئی اور بولی غلام کو بیٹی نہ دونگی۔ الغرض آنحضرت کی سعی و کوشش سے زینب کا نکاح زید کے ساتہہ ہوا بعد چند روز کے عدم موافقت کے سبب سے زید نے اسکو طلاق دینا چاہا تا آنحضرت منع کئے۔ بعد تہوڑے روزون کے زید نے اسکو طلاق دیا۔ اسحال سے ناواقف ہین سو عیسویان کہتے ہین حسن و جمال پر زینب کے آنحضرت نے شیفتہ ہوکے جبر سے طلاق دلائے یہ صرف جہوٹ ہے کیونکہ آنحضرت اگر اسکے حسن و جمال کے خواہان ہوتے تو زید کو ہرگز نکاح نہ کرنے دیتے بلکہ شروع مین خود نکاح کر لینے کوئی مانع نہ تہا اگر کوئی شخص یہ کہین کہ اپنی زوجہ بی بی خدیجہ کے خوف سے خود نکاح کئے نہین۔ یہ خیال بہی مہمل ہے اسلئے کہ زینب کا نکاح زید کے ساتہہ ہونیکے پیشتر از خدیجہ کا انتقال ہوچکا تہا۔ پس خوف کی کیا ذکر ہے آنحضرت زینب کو نکاح کرنیکا سبب یہ تہا۔ کہ کفار قریش مین یہ عادت تہی کہ متبنی کو مانند فرزند حقیقی کے سمجھتے تہے اور املاک کا وارث گردانتے۔ اور اسکی عورت کو اپنے نکاح مین نہ لاتے تہے اور جو لوگ کہ کفار قریش سے مسلمان ہوتے تہے وے بہی اسی دستور کو جاری رکہتے تہے یہ بد کام ہونیسے اس دستور کو اٹہا دینے کے لئے اللہ کے حکم پر آنحضرت نے زید کی مطلقہ زینب کو نکاح کئے تب سے آجتک اہل اسلام مین یہ طریقہ جاری ہے نافذ ہے

اے عیسوی صاحبو خوبصورت اور حسن دار عورات نہ ملینگی باعث سے ہوا آنحضرت کی عورات مین کوئی عورت زینب جیسی
حسن دار نہ ہونیکے سبب سے ہو زینب کو نکاح کئے نہین سوای اسکے غیر کے بچے کو متبنی لینے مین بڑی قباحت یہ ہے کہ اسکا نسب بدل
جاتا ہے مثلاً شیخ کے بچے کو سید متبنی لیا تو وہ بچہ سید کہلائیگا سید کے بچہ کو پٹھان لیا تو وہ بچہ پٹھان کہلائیگا پٹھان کے بچے کو
مغل لیا تو مغل کہلائیگا اس صورت مین اس بچے کا حسب و نسب متبنی باپ کے حسب و نسب سے بدل جائیگا اسکے حقیقی باپ کا
اصلی حسب و نسب منہدم ہو جائیگا یہ ظلم انتہا درجہ مین عمل ہونیسے متبنی لینے کا دستور شرعا موقوف کیا گیا یہ حدیث اسپر دلالت
کرتی ہے یعنے لعنة الله علی داخل النسب و لعنة الله علی خارج النسب۔ اے عیسوی
صاحبو خدا کے حکم پر ہمارے نبی نے زینب کو نکاح کئے سو کفار کی ملت کا خلاف ہونے سے تم اسکو بد کہتے ہو وہ کام بد نہین مگر
یہودا پسر یعقوب اور داؤد جو اجداد سے عیسیٰ کے اور لوط بزرگون سے عیسیٰ کے ہین۔ انہون کئے سو حرام کامون کو بد جاننا
سزاوار ہے دیکھو پیدایش ۳۸ باب ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ ورس یون ہوا کہ قریب دو مہینے کے بعد یہودا سے کہا گیا کہ تیری بہو
تمر نے زنا کیا۔ اور دیکھ اسے چھنالی کا حمل بھی ہے یہودا بولا کہ اسے باہر لاؤ۔ کہ وہ جلایا جاوے جب وہ نکالی گئی تو اسنے
اپنے سسر کو کہلا بھیجا۔ مجھے اس شخص کا حمل ہے جسکی یہ چیزین ہین۔ اور کہا دریافت کیجیے کہ یہ بازو بند اور یہ عصا کسکا ہے
تب یہودا نے اقرار کیا کہ وہ مجھسے زیادہ صادق ہے الخ۔ واہ واہ حضرت یہودا کیا بڑے رحم دل تھے کہ زانیہ کو جلادینیکے عوض
اپنے حمل کی رعایت کر کے چھوڑ دئے۔ اور اسی باب کے ۲۹ و ۳۰ ورس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ زانیہ توام یعنے دو بیٹے جنی ایک کا
نام فارص دوسرے کا نام زارح تہا۔ انجیل متی پہلے باب کے شروع مین عیسیٰ کا پیڑی نامہ جو مرقوم ہے اسکے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے اوس حرامی فرزند فارص کی اولاد مین عیسیٰ شمار کئے گئے ہین۔ سوای اسکے کتاب پیدایش ۳۴ باب ۱ و ۲ ورس
سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودا کی بہن یعنے یعقوب کی بیٹی سے حمور کا بیٹا سکم نامی نے زنا وہتک کیا تھا۔ اے عیسوی صاحبو
عیسیٰ کے دادا یہودا اور پردادی پیری دادی کے صفات پسندیدہ سے تو خوب واقف ہو چکے اب دوسرے دادا کے حال سے واقف کرتا
ہون مہربانی سے سنو کتاب دوم سموئیل ۱۱ باب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ورس۔ ایکدن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد
اپنے بچھونے پر سے اوٹھا اور بادشاہی محل کے چھت پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اسنے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت
نہایت خوبصورت تھی تب داؤد نے اس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بھیجے۔ انہون نے کہا کیا وہ الیعام کی بیٹی بنت
سبع اوریا کی جورو نہین۔ اور داؤد نے لوگ بھیجے اور اس عورت کو بلا لیا چنانچہ اس پاس آئی اور وہ اس سے ہمبستر ہوا کیونکہ
وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تھی اور وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی سو اسنے داؤد پاس خبر بھیجی کہ مین
حاملہ ہون اور داؤد نے یوآب کے لیے خط لکھا اوریا کے ہات مین دیکے اسے بھیجا اور اسنے خط مین یہ لکھا کہ اوریا کو سخت لڑائی

کو وقت آگاہ سی کہیجو اور اسکے پاس سی پہر آئیو تاکہ وہ مارا جائے۔ جان بحق ہو - اور ایسا ہوا کہ یواب جو اس شہر کی گرداگرد کی
حالت دیکہنے گیا تو اُسنے اوریا کو ایسے مقام پر جہان اُسنے جانا کہ جنگی لوگ وہان ہین مقرر کیا اور اس شہر کے لوگ نکلے اور یوآب
سی لڑے اور وہان داؤد کی خادمون مین سی تہوڑے لوگ کام آئے اور حتی اوریا بہی مارا گیا انتہا - ای عیسوی صاحبو عبارت
مسطورہ سی اوریا کی جورو سی داؤد کا زنا کرنا اور اس عورت کا حاملہ ہونا اور اوریا کو داؤد کا ناحق مروا ڈالنا سو خوب ثابت ہوتا ہے ان افعال
شنیعہ سی مرتکب ہوے سو داؤدؑ کی حقمین تم کیا کہتے ہو سو کہو شرماؤ گے کون بن سر کہو بیہودہ بکو سو اقوال ہی توبہ استغفار کرو
جل جلالہ جل شانہ - اسی زنا کی حمل سے سلیمانؑ پیدا ہوے - انکے اولاد مین عیسیٰؑ شمار کئے گئے ہین - انجیل متی کے پہلے باب کے شروع
مین ویسا ہی ہے دیکہلو - اب لوطؑ کا حال نجستہ مآل بیان ہوتا ہے سنئے - کتاب پیدایش ۱۹ باب ۳۳ ورس - انہون نے اسی رات
اپنے باپکو مئی پلائی پہلوٹی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی پر اسنے لیٹتے وقت اور اوٹہتے وقت اسے نہ پہچانا - ۳۴ ورس اور دوسرے
روز ایسا ہوا کہ پہلوٹی نے چہوٹی سے کہا کہ دیکہہ کل رات کو مین اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی آج رات بہی اسکو مئی پلادین اور تو بہی
جا کی اس سے ہم بستر ہو کہ اپنے باپ سی نسل باقی رہے - ۳۵ ورس انہون نے اپنے باپکو مئی پلائی اور چہوٹی اوٹہہ کر اس سے ہمبستر
ہوئی اور اسکے لیٹتے وقت اور اوٹہتے وقت اسنے نہ پہچانا ۳۶ سو لوط کی دونو بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین ۳۷ اور بڑی ایک بیٹا جنی اور
اسکا نام مواب رکہا وہ موابیون کا جو اب تک ہین باپ ہوا - ۳۸ اور چہوٹی بہی ایک بیٹا جنی اور اسکا نام بن عمی رکہا وہ بنی عمون کا جو
اب تک ہین باپ ہوا انتہا - وای بر دانش عیسویان خود پسند ان سب زناکاری سی چشم پوشی کرتے ہین اور زینب کے نکاح پر طعن
کرتی ہین **سوال نہم** عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ مرد کو ہرگز جایز نہین کہ بدون زناکاری کے دوسرے ایک کسی سبب سے اپنی عورت کو طلاق
دیئے پر خلاف اسکے طلاق دیا تو اس مطلقہ عورت سی دوسرے شخص نے نکاح کرنا حرام ہے ایسا ہو تو پر تمہارے نبی جو فرمائے ہین کہ مرد مختار
ہے کہ کسی ایک سبب سے بہی اپنی عورت کو طلاق دینا جایز ہے یہ عیسیٰؑ کے حکم کا خلاف اور موجب زناکاری کا ہے **جواب** عیسیٰؑ کے
حکم کے موافق عمل کرنا انکی امتیون پر واجب ہے ہمارے نبی پر واجب نہین چونکہ خداوند تعالی نے عورت کو طلاق دینے کے باب مین مرد کو مختار
کیا ہے لہذا آنحضرت نے خود بہی طلاق دئے ہین اور دوسرون کو بہی اجازت دی ہین کہ کسی ایک سبب سے ہو مرد کو جایز ہے کہ اپنی عورت
کو طلاق دے اور اس مطلقہ سے دوسرا شخص نکاح کر لے یہ حکم نیک ہے بد نہین - اسکو بد جاننا جہالت ہے - اگر بد ہوتا تو خدا حکم نہ کرتا
اور موسیٰؑ کی شریعت مین بدون زناکاری کے طلاق دینا جایز آیا ہے چنانچہ کتاب استثنا ۲۴ باب اور ۱ و ۲ ورس مین ہے اگر مرد کوئی
عورت لیکے اس سے بیاہ کرے اور بعد اسکے ایسا ہو کہ وہ اسکی نگاہ مین عزیز نہو اس سبب سے کہ اوس نے اوسمین کچہہ پلید بات پائی
تو اسکا طلاق نامہ لکہہ کر اسکے ہاتہہ مین دے اور اسے اپنے گہر سے باہر کرے - اور جب وہ اس کے گہر سے نکل گئی تو جا کے دوسرے مرد کی ہووے
پر اگر دوسرا شوہر بہی اس سے ناخوش ہو جاے اور اسکا طلاق نامہ لکہکے اسکے ہاتہہ دیوے - اگر گہر سے نکال دے - اگر دوسرا شوہر

ایسے جور کرکے مرجاوی انتہا۔ عبارت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہی کہ عورت کو طلاق دینے کے باب مین مرد مختار ہی اگر وہ ناپسند ٹہری تو اسکو طلاق دے خواہ وہ زنا کرے یا نکرے اور ویسی مطلقہ عورت کو غیر شخص کا نکاح کر لینا بہی جایز ہی پس وہ حکم عیسیٰ کا جو مذکور ہوا خلاف شریعت موسوی کی ہی۔ اب معلوم ہوا اول نبی کا حکم پیچہلے نبی کو عمل کرنا واجب نہین اگر واجب تہا تو عیسیٰ بے شادی کیون رہتے اس امر مین نبی صلعم پر الزام لگانا نادانی ہے **تنبیہ** جس عورتنکو کہ مرد طلاق دیتا ہی اون عورتنکو ایام عدت یعنے تین مہینے منقضی ہونے تک دوسرے مرد سے نکاح کرنا شریعت محمدی مین جایز نہین یہ حکم اسلئے ہی کہ ایام عدت منقضی ہونے تک معلوم ہو جاوے کہ وہ عورت اس مرد سے حاملہ ہی یا نہین اگر حمل پایا گیا تو تولد ہونے تک اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح کرنا اور ہمبستر ہونا جایز نہین اور ایام عدت منقضی ہونے تک اس عورت کو نان نفقہ دینا مرد کو واجب ہے یہ سب احکام شرع موسوی مین یا ملت عیسوی مین نہونے سے انکی شریعت ناقص اور شرع محمدی کامل ٹہری – ای عیسوی صاحبو عورتون مین بعض عورت بدخو اور مردونکی نافرمان اور سرکش ہوتی ہین ویسی بدخو عورت کے ساتھ رہکر عمر ضایع کرنے مین اقسام کی تصدیع و تکلیف مردونکو لاحق حال ہوتی ہی پس ویسی عورت کو طلاق دیکر دوسری نیک خو عورت کو نکاح کرنا افضل ہے اور موجب آرامیت کا ہی اس بیان مین سرگذشت مسٹر گرین صاحبکی لکہنا ضرور پڑی یعنے مدراس کے ہے کورٹ مین ایک بارشٹر تہی عیسوی مذہب نام مسٹر گرین د ہ اپنی عورت کی بدخوئی اور سرکشی کے باعث آزردہ خاطر اور شکستہ دل رہتے تہی ہرچند چاہتے تہی کہ اس عورت کو چہوڑ کے دوسری عورت کرین لیکن عورت زندہ رہتے ہوئے اسکو چہوڑ کر دوسری عورت کرنیکو پادری صاحبان منع کرتے تہے اس سبب سے مقصد دلی اونکا حاصل ہونا دشوار تر تہا پس انہون نے بداحوالی مذہب عیسوی کی اور خوبی شریعت محمدی کی غور کرکے اسکو ترک کیا اور مسلمان ہوگئے تصدیع و تکلیف سے آزاد ہوئے۔ اور دوسری شادی کرکے خوش بخوش رہے الحق اسی طرح سے ہر ایک حکم شرع محمدی کا نافع و سودمند ہی خلایق کے حق مین بیوقوف سمجہکر محض اعتراضات کرنا ضلالت ہی **سوال دہم** حاجرہ جو تہی ابراہیم خلیل اللہ کی عورت سارا کی باندی تہی کل انبیا سارا کی اولاد مین پیدا ہوئے ہین مگر حاجرہ کی اولاد مین ایک نبی بہی پیدا ہوا نہین مگر محمد صاحب عوض رسالت کا کئے وہ بے اصل ہے اسلئے کہ باندی کے بطن سے کوئی نبی پیدا ہوا نہین تو نبا دو

جواب یہ سوال تمہارا ایجاد محض ہے کیونکہ حاجرہ عورت ابراہیم کی تہی نہ باندی سارا کی جو عورت کہ خرید کیجاتی ہے یا جہاد مین اسیر ہوتی ہی عرف مین اسکو باندی کہتے ہین ویسا تو حاجرہ سارا کی خریدی ہوئی نہ تہی اور نہ جہاد مین اسیر ہوئی تہی پہر اسکو باندی کہنا روا نہین ابراہیم خلیل کے پاس حاجرہ کے آنیکا سبب خاتمۃ الاصفیا یعنے ہندی ترجمہ قصص الانبیا مین ابراہیم خلیل اللہ کی سکونت کے قصے مین یون لکہا ہی – کہ جب وہ فلسطین کے قریب پہنچا تب وہان کا بادشاہ ابی مالک سارا کو پکڑکے اپنے گہر مین رکہا جب ہمبستری کا ارادہ کیا اس پر دست دراز کیا چاہتا تہا تب ہات اسکا شل ہو جاتا یعنے سوکہ

جاتا تہا ای صاحبو مثل سارا کے - حاجرہ کو بہی پکڑ رکہا تہا جب وہ بادشاہ ہمبستری کا ارادہ سے حاجرہ پر دست درازی کرتا تب ہاتہہ اسکا شل ہو جاتا - اسی سبب سے اسکو سارا کے ساتہہ رخصت کر دیا تہا - اُن دونون مین ایک سے بہی ہمبستر نہو سکا - یہ نا جانکر حاجرہ کو سارا کی باندی کہتے ہین سو نادانی ہے اگر حاجرہ بعد اسیری کے رہائی پانے کے باعث سے اسکو باندی کہتے ہو تو اسکے سر کیا اسیر ہو کر رہائی پائی سو سارا کو بہی باندی بولنا لازم آتا ہے جسکو کہ خدا بزرگی و فضیلت دینا چاہتا ہے باندی بنایا یا غلام بنایا اسکا مانع ہوتا نہین اور نا چیز صدف مین در یتیم و لولوئے شاہوار پیدا کرتا ہے - دیکہو کتاب پیدایش ۳۷ باب ۲۸ درس اُسوقت دے مدیانی سوداگر ادہر سے گذرے سو انہون نے یوسف کو کہینچ کے کوئے سے باہر نکالا اور اسمٰعیلیون کے ہاتہہ بیس روپیونکو بیچا اور وے یوسف کو مصر مین لائے انتہا معلوم یاد کہ یوسف یعقوب کا فرزند تہا - جسکا لقب اسرائیل ہے اور اجداد مین عیسیٰ کے محسوب ہے اس یوسف کو حاجرہ کے فرزند اسماعیل کی اولاد سے تہے سو اشخاص خرید کئے اور عزیز مصر کو کہ بیچے اسصورتمین یوسف حاجرہ کی اولاد کا اور عزیز مصر کا غلام ہوتا ہے پہر وہ کیونکر پیغمبر ہوا اسکو غلام نہ بولنا اور بے سند حاجرہ کو باندی کہنا اوندہا انصاف ہے - اسکے سوا بنی اسرائیل کے سب مرد و زن مصریونکی باندی غلام تہے - اور انواع و اقسام کی خدمت گذاری غلامونکی مانند کرتے تہے چنانچہ کتاب خروج پہلا باب ۱۳ و ۱۴ درس کہ مصریون نے خدمت کروانے مین بنی اسرائیل پر سختی کی اور انہون نے گارا اور اینٹ کا کام اور سب قسم کی خدمت لئے اور کہیتی پر وا کی انکی زندگی تلخ کی اور انکی ساری خدمتین جو وے انسے کراتے تہے مشقت کی تہین سوا اسکی کتاب عزرا ۲ باب پہلے درس سے ۷۰ درس تک کے مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے تمامی قوم والونکو شاہ بابل یعنی بنوکدنظر نے اسیر کر کے بابل کو لیگیا اور کتاب دوم تواریخ ۳۶ باب ۱۷ و ۲۰ درس سے ثابت ہوتا ہے کہ کدیون کا بادشاہ انکی مقدس گہر مین انکی جوانون کو تلوار سے مار ڈالا اور وہ بادشاہ انہین جو تلوار سے بچے اسیر کر کے بابل کو لے گیا اور انہون کو باندی غلام بنایا تہا - پس اس صورتمین بنی اسرائیل سب غلامان اور انکی عورتان باندیان ٹہرتی ہین اور انکی اولاد مین پیدا ہوئے سو عیسیٰ و موسیٰ وغیرہ انبیا باندی بچے ہوتے ہین پس وے کیونکر پیغمبران ہوئے ان سبکو باندی غلام بولنا انکی نبوت و رسالت کا انکار کرنا عیسویون پر واجب ہے ان سب کو باندی زادے نہ بولنا اور ہمارے نبی پر طعن کرنا اور انکی نبوت و رسالت کا انکار کرنا بدبختی ہے - اور وہ جو عیسوی کہتے ہین کہ باندی کی اولاد مین کوئی پیغمبر ہوا نہین انکے اس دعویکو نبوت عیسیٰ و موسیٰ کی باطل کرتی ہے - ای عیسوی صاحبو گوش جان سے سنو بغض و حسد کو دل سے دور کرو سارا اور حاجرہ خدا کی بندی اور ذریت سے آدم کے ہین اس صورت مین ایک دوسرے کی بہن ہوتی ہے بدستور سب بنی آدم آپس مین بہنان اور بہائیان ہوتے ہین لیکن جہاد مین اسیر ہوئے سو یا خرید کئے گئے سو مرد و زن کو باندی غلام اور شاہی کرنے والے کو بادشاہ اسکے تحت مین ہین سو لوگون کو رعایا اور خدمت لینے والے کو خاوند خدمت کرنے والے کو

خادم کہنے کا دستور دنیا دارون مین ہی - یہ دستور انہین سے کسی شخص کو آدم کی ذریت سے یا خدا کی بندی پنے سے خارج نکریگا اور
انہین سے جسکو خدا بزرگی و فضیلت دیا چاہتا ہی کوئی مانع اسکا نہوگا چونکہ سارا کی تخت مین حاجرہ تہی اس سبب سے سارا اسکو
خادمہ سمجہتی تہی حاجرہ کو بزرگی دینی کے ارادے سے خدا نے اسکو ابراہیمؑ سے حاملہ کیا اور نور محمدی ودیعت کیا وہ دیکہہ کر حسد اور جلن
سارا کا دوبالا ہوا - پس اسنے حاجرہ کو تکلیف دینا اور ستانا شروع کی حتی کہ حاجرہ نا صبر سیکے راہ بیابان کی لی اثنای راہ مین
خدا کا فرشتہ یعنے جبرئیلؑ امین نے اسکو دیکہکے کہا تو کہان جاتی ہی گہر کو جا کہ تیری اولاد اسقدر کثرت سے ہونگی کہ شمار مین نہ سمائیگی
تو حاملہ ہی بیٹا جنیگی نام اسکا اسماعیل رکہیو اور اسکا ہاتہہ سبکے برخلاف اور سبکے ہاتہہ اسکی برخلاف رہینگے پس حاجرہ گہر کو
گئی اور اسماعیلؑ کو جنی یہان تک جو مضمون کہ لکہا گیا ہی کتاب پیدایش ۱۶ باب ۷ ورس سے ۱۶ ورس تک کے ورسون کا خلاصہ ہی
اسماعیل پیدا ہوی سو چند سال کی بعد سارا اسحق کو جنی اور ابراہیم خلیل کے پاس جا کے چغلی کہنے لگی کہ حاجرہ کا بیٹا میرے بیٹے کی
ٹہٹہی کرتا ہی اور اسکو اور اسکی مان حاجرہ کو نکال دے تا کہ اسماعیل میرے بیٹے اسحاق کے ساتہہ وارث نہو وے - پس ابراہیم خلیل نے
ان ہر دو کو رخصت کیا اور روٹی اور ایک مشک پانی انہون کو دیا حاجرہ بیابان مین بہٹکتی پہرتی تہی جب مشک کا پانی ہو گیا تب
اسنے لڑکے کو ایک جہاڑ کے نیچے ڈالدیا اور آپ ایک تیر کے ٹپے پر جا بیٹہی اور چلا چلا کے رونے لگی تب خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی اور
خدا کی فرشتے نے حاجرہ کو پکارا اور کہا کہ حاجرہ تجہکو کیا ہوا مت ڈر اس لڑکے کی آواز خدا نے سنی اٹہہ لڑکے کو اٹہا لی مین اسکو ایک
بڑی قوم بناؤنگا تب حاجرہ آنکہہ کہولی اور پانی کا ایک کوا دیکہا مشک پانی سے بہر لیا خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا اور وہ
فاران کے بیابان مین رہتا تہا - یہ سب اسی کتاب پیدایش کی ۲۱ باب ۹ ورس سے بیس ورس تک کا بیان ہی - اسی ماجرا بالا ذکر

ہوئی سو ہر دو باب کے ورسون سے خدا کا فضل و کرم و احسان حاجرہ پر اور اسکے بیٹے اسماعیل پر تہا سو صاف ظاہر دیا ہی کہ
خدا کی ایسے پیاری و مقدس حضرات کی حق مین بادہ گوئی کرنا ہیچ و پوچ ہی سوا اسکی اسماعیل کی طفولیت مین ابراہیم خلیل اللہ نے
انکی حق مین دعا کی سو اللہ نے قبول کیا چنانچہ اسی کتاب پیدایش ۱۷ باب ۲۰ ورس مین قول خدا کا یون ہی اسماعیل کے حق مین تیری
دیکہہ مین اسے برکت دیونگا انتہا - اور اسے بہت بڑا کرونگا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے مین اسے بڑی قوم بناؤنگا انتہا
آخر ش ویسا ہی ہوا جیسا کہ خدا فرمایا یعنے اسماعیل کو نبوت دیکے نبی بنایا - اور انکو بارہ بیٹے پیدا ہوئے انہین سے ہر ایک رئیس
و سردار بنا ان سبکی اولاد بنی اسماعیل و عرب کہلاتی ہین ان کے سبب سے فاران کا بیابان آباد ہوا اور اسکا نام حجاز ٹہرا - جو کہ
مکہ کر کے موسوم ہی اور وہان کی پہاڑون کا نام فاران ہی بیان اسکا بالا مذکور ہو چکا اور اسماعیل کی عورت مصریون کی قوم سے ہے
اور حاجرہ بہی اسی قوم سے تہی چنانچہ اسکا ذکر کتاب پیدایش کی ۲۱ باب مین ہی اور حاجرہ کو کئی وجہ سے سارا پر فضیلت ہی ایک
یہہ کہ حاجرہ کا نسب مصریون سے ہی جو بنی اسرائیل کے مالکو نسے تہی - دوسرا وجہہ یہ کہ سارا کی اول حاجرہ جوانی مین حاملہ ہوئی

اور اسمین نور محمدی نقل کیا اور سارا بوڑہاپے مین حاملہ ہوئی اور اس نور سی محروم رہی تیسری وجہ یہ ہی کہ خدا کا فرشتہ حاجرہ سی ہمکلام ہوا اور تسلی دیا اور سارا سی ہمکلام ہوا نہین۔ اردو کتاب وید بیاس سنرم کے ۵۰۸ صفحہ مین حاجرہ کو نبیہ یعنے پیغمبر لکہا ہی ای ہما جو غور سی سنو اور خوب یاد رکہو اسماعیل کی بارہ فرزند وئین سی دوسرے فرزند کا نام قیدار تہا انکی اولاد مین پاک اصلاب سی اور پاک رحمون سی خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفے صلعم پیدا ہوی خدا نی انکو سب انبیا پر فضیلت دی اس باب مین داؤدؑ بطور پیشگوئی کی کہے ہین ۱۱۸ زبور ۲۲ و ۲۳ ورس قول داؤدؑ کا یون ہی جو وہ پتہر جسے معمارون نی رد کیا کونی کا سرا ہوگیا۔ یہ خداوند سی ہوا جو ہماری نظرون مین عجیب ہے انتہا۔ اسی قول کو عیسیٰؑ سند کر کی فرمائی ہین انجیل متی ۲۱ باب ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ ورس قول عیسیٰؑ کا یون ہی یسوع نی انہین یعنے حواریون سی کہا کہ تم نی نوشتون مین کبہی نہین پڑہا کہ پتہر کو راجون نی ناپسند کیا وہی کونی کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سی ہی ہمارے نظرون مین عجیب ہے اسلئے مین تم سی کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سی لیلی جائیگی اور ایک قوم کو جو اسکے میوہ لاوے دی جائیگی جو اس پتہر پہ گریگا چور چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گرے اُسی پیس ڈالیگا انتہا۔ تشریح اسکی یہ ہی چونکہ داؤدؑ کو الہام اس بات کا تہا کہ سارا اور اولاد اسکی محقر جانکر خارج کر رکہی تہے سو اسماعیل کی اولاد مین ایک نبی مقدس پیدا ہوگا اسی لحاظ سی داؤد نی سارا کی اولاد کو معمارون سی اور اسماعیل کو پتہر سی تعبیر کر کی کہا کہ وہ پتہر جسے معمارون نی رد کیا کونیکا سرا ہوا یعنے سبکا سردار ہوا انتہا۔ اور عیسیٰؑ نی بہی اوسکو قبول کر حواریون سی فرمایا کہ وہ پتہر ایسا ہی جو اسپر گریگا چور ہو جائیگا۔ اور خدا کی بادشاہت تُسے یعنے بنی اسرائیل سی نکالا جاکر دوسری قوم کو دی جائیگی مراد اس سے بنی اسماعیل ہین۔ آخر ویسا ہی ہوا یعنے عیسیٰؑ کے بعد اسماعیل کی اولاد مین نبی صلعم مبعوث ہوی اور پیغمبر ہوئی اور بنی اسرائیل سی رسالت و نبوت نکالی گئی پہر ان مین آجتک کوئی نبی پیدا ہوا نہین اور جتنے نبی صلعم سے مخالفت و مقابلہ کیا یا آنحضرتؐ نے جسپر کہ شمشیر کشی کئے اسنے تاراج و خوار ہوگیا یہ پیشگوئی سب طرح سی نبی صلعم کی ساتہہ علاقہ رکہتی ہی نہ عیسیٰؑ کی ساتہہ یہ بات ہر ادنی و اعلی سمجہہ سکتا ہی باوجود اسکے لوقا نے زبردستی سی اپنی اعمال رسول ۴ باب ۱۱ ورس مین لکہا ہی کہ وہ پیشگوئی عیسیٰؑ کی ساتہہ علاقہ رکہتی ہے انتہا یہ اسکی عقلی کی کوتاہی بقول شخصے ماری گٹہنہ پہوٹی آنکہہ جانئے کہ وہ پیشگوئی کسی طور سی عیسیٰؑ کے ساتہہ علاقہ رکہتی نہین اگر رکہتی تو عیسیٰؑ خود فرماتے کہ وہ پیشگوئی اپنے حقمین یا بنی اسرائیل کے حقمین ہی ویسا تو فرمائی نہین عیسیٰؑ تو قوم بنی اسرائیل سے تہی نہ دوسری قوم سی اور کسونے انکو حقیر و ذلیل نہ جانا تہا اور خارج بہی نہ کیا تہا وہ دنیا مین رہتے تک نبوت و رسالت بنی اسرائیل مین ہی تہی۔ انسے نہین نکالی گئی اور عیسیٰؑ اسی مخالفت اور مقابلہ کیے سو لوگونکو انہون نی مارا نہین اور جنگ و جدال کیا بہی نہین بلکہ اپنی دشمنون کی ہاتہہ سی مار کہائی اور اذیت اٹہا ہی پس پیشگوئی انسے علاقہ رکہتی ہی کہنا لالائق نہین

سوال یازدہم قرآنکے ۲۶ و ۲۷ سورہ مین آیا ہی کہ محمد صاحب قرآن

پڑہتے تہو سو جنات سنکر ایمان لائی اور اپنی ہم قوم والونکو اس حال سی خبر دیتے تہا - وہ قابل اعتبار کی نہین کیونکہ خلقت جنات کی دنیا مین ہوئی نہین - اور کوئی مذہب الاہی انکے ہونیکا قایل نہین **جواب** ای صاحبو لفظ جنات جمع جن کا ہی نبی صلعم کی قرات قرآن مجید کو چند جن سنکے ایمان لای سو سچ ہی وہ قوم دنیا مین پیدا ہونیسے نام اسکا جنات کرکے قرار پایا - اگر وہ قوم مخلوق نہوتی تو نام اسکا ہرگز قرار نہ پاتا جو چیز کہ مخلوق نہین ہوئی نام بہی اسکا مقرر نہین جیسا کہ خدا نے فرشتونکو نور سی اور آدمیونکو خاک سی پیدا کیا ویساہی جنات وشیاطین کو آتش سی پیدا کیا ہی عیسویان نہ تو جنات کی قائل ہین نہ تو شیاطین کی حالانکہ انجیل انکے ہونے کی قایل ہی چنانچہ متی ۱۲ باب ۲۶ وین سی ۲۸ ورس تک کی عبارت سی دیوان اور شیاطین کا ہونا ظاہر ہوتا ہی اور ان مین بادشاہ بہی ہے پس شیاطین کی ہونی کا انکار کرنا انجیل کے حکم کو رد و باطل کرتا ہی شیاطین کا ہونا ثابت ہوا تو جنات کا ہونا بہی ثابت ہو چکا جنات کا ذکر انجیل مین نہ آنے سی اسکا انکار کرنا درست نہین - انمین توالد وتناسل اور موت وحیات ہی - انہین سی جو جو اللہ ورسول پر ایمان لای ہین وہی مسلمان ہین اہل اسلام کی پاس خلقت انکی ثابت ہی عیسویان اور کفار کی پاس ثابت نہو تو کچہہ مضایقہ نہین کیونکہ اکثر باتین اہل اسلام کی پاس ثابت ہین جیسا کہ حضرت خضر اور الیاس کا حیات سی رہنا اور آسمان کی گردش اور زمین کا ثبات مسلمانان پاس ثابت ہی عیسویان پاس ثابت نہین اور مسلمانان عیسیٰ کی ماں مریم کو باکرہ اور ناکتخدا جانتے ہین عیسویان اسکو یوسف نجار کی جورو اور اسکے بطن سے عیسیٰ کی سوا چند بیٹے اور بیٹیان ہوئے کہتے ہین اور اہل اسلام خدا کو لا ولد بولتے ہین عیسویان عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہین - ایک کونسل والی صحیح سمجہہ کر منظور کرلیئے سو کتاب کو بعد کو کونسل والی جہوٹی جانکر رد کرتے ہین ایسے ایسے بد اعتقادی کا مان عیسویون مین بہت ہین عیسویونکا بد اعتقادی انہیں کی لڑکے سر بکا ہی جدہر زیادہ کشش ہوتی ہے ادہر جہک جاتی ہی انکی اعتقاد پر چلنا مسلمانو نپر واجب نہین جو کچہہ قرآن مجید یا احادیث شریف سی ثابت ہی اسی پر انکا اعتقاد و ایمان ہی چونکہ جنات کی پیدایش ان ہر دو سی ثابت ہی شک کرنا اسمین بے ایمانی ہے **سوال دوازدہم** بدر کی جنگ مین محمد صاحب کی مدد کو فرشتے آتے تہی کرکے جو قرآن کی تیسری چوتہی سورہ مین مذکور ہی سو قابل اعتبار کے نہین اسلئے کہ کسی ایک آدمی کی مدد کیلئے آجتک فرشتے آئے نہین **جواب** بدر مین جو جنگ نبی صلعم مین اور ابوسفیان وغیرہ کفار قریش مین ہوا وہ سخت ترین جنگ تہا اسلئے کہ آنحضرت کی لوگ بہت کم اور بے ہتہیار تہی دشمنان کثرت سی اور باہتہیار تہے اس جنگ مین آنحضرت نے خدا کی سے تائید ومدد چاہے تب خدا نے فرشتون کو بہیجا مگر وی دشمنون سی جنگ وجدال کئے نہین - اسلئے کہ خدا نے بدون امداد فرشتون کی آنحضرت کو فتح ونصرت کرامت فرمایا - ان فرشتون کا آنا سچ ہی اور وہ ایک معجزہ کی مانند تہا اور جو کام کہ دنیا کی عادات کی خلاف پیغمبرون سی ظہور مین آتا ہی اسکو معجزہ کہتے ہین اگر عیسویان توریت کی مطالب کو یاد

رکھے ہوئے تو یہ محض سوال نکرتے مردان خدا کی کمک کیلیے خدا کی جانب سے فرشتے آیا جایا کرتے ہین سو سچ ہے۔ چنانچہ کتاب دوم سلاطین ۶ باب ۱۷ ورس سے معلوم ہوتا ہے کہ الیسع نبی کی دعا کے سبب سے خدا نے آتشی گھوڑے اور گاڑیان بہیجا تہا۔ اور کتاب دانیال ۶ باب ۱۶ و ۲۲ ورس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب بادشاہ کے حکم سے دانیال معدن مین شیر دنکے ڈالے گئے تب خدا نے انکی حفاظت کے واسطے فرشتے کو بہیجا تہا اور کتاب کے ۱۰ باب ۱۳ ورس سے پایا جاتا ہے کہ خدا نے دانیال کی مدد کیلیے ملک مقرب میکائیل کو بہیجا تہا۔ اور کتاب پیدایش ۱۹ باب ۱ و ۱۳ ورس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو فرشتے لوط کو بچانیکے اور شہر سدوم کے غارت کرنے کے واسطے آئے تہے اور انجیل متی ۴ باب ۱۱ ورس کہ فرشتون نے آکے یسوع کی خدمت کی انتہا انبیا کی مدد کیلیے خدا کے حکم سے فرشتون کا آنا جانا دلایل مذکورہ سے ثابت ہو چکا پس کل انبیا کے سردار اور سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لئے خدا کی جانب سے کثرت سے فرشتون کا آنا عجب نہین اسکو جہوٹ جاننا ضلالت ہے **سوال سیزدہم** زمین کو گردش و حرکت ہے مگر آفتاب کو نہین اور وہی قایم و ثابت ہین ایسا ہوتے پر قرآن کے ۱۸ وین سورہ مین مذکور ہے کہ آفتاب غروب ہوتا سو جا ہے سے طلوع ہوتا سو جا ئے تک سکندر سیر کرکے اپنے مقام کو آیا یہ صرف جہوٹ ہے اسلئے کہ آفتاب نہ کسی جا مین غروب ہوتا ہے اور نہ کسی جا سے طلوع ہوتا ہے وہ اپنی جا مین قایم کہڑا ہے **جواب** یہ سوال صرف بیجا ہے تفاسیر سے اسکے بھی اور کتب ہیئت سے زمین و آسمان کے اور کتب شاستر سے ہندونکے ثابت ہے کہ آفتاب کو گردش ہے مگر زمین کو گردش و حرکت نہین وہ قایم ہے سوا اسکے سلف کے عیسویان بھی اسی بات کے قایل تہے چنانچہ مرڈاک سے تالیف ہو کر لندن مین چہپی ہے سوالوان سٹ ریڈر نامی کتاب سے بھی گردش آفتاب کی ثابت ہے مگر سسلی کوپرنیکس جو چار سو برس کے آگے تہا اسنے مقرر کردیا کہ زمین کو گردش ہے مگر آفتاب کو نہین تب سے آج تک اسی پر اعتقاد عیسویونکا ہے یہ خلاف کتب توریت کا اور سلف کے کتب کا ہے چنانچہ کتاب یوشع ۱۰ باب ۱۲ و ۱۳ ورس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوشع کے فرمان پر آفتاب نا ڈہلکر آسمان کے بیچون بیچ ٹہرا رہا۔ اور قریب دن بہر کے پچہم کی طرف مایل نہوا اور کتاب یشعیاہ ۴۵ باب ۶ ورس تا کہ لوگ سورج کے نکلنے کے اطراف سے غروب کے اطراف تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین الخ۔ اور کتاب واعظ پہلا باب ۵ ورس کہ سورج نکلتا ہے اور سورج ڈہلتا ہے اور اپنے مکان کو جہان سے اٹہا تہا جلد چلا جاتا ہے انتہا۔ اے صاحبو اگر آفتاب کو قیام و ثبات اور زمین کو گردش و حرکت ہوتی تو یوشع زمین کو فرماتے کہ تو کہڑی رہو گردش مت کر ویسا نہ فرماتے آفتاب کو کہڑا کرنیکا سبب نہ تہا اب مہر سکتاب مذکور کی آیات سے ثابت ہو چکا کہ آفتاب ڈہلتا ہے اور اسکے طلوع کی اور غروب کی جاے بھی ہے جہان سے نکلتا ہے پہر وہان چلا جاتا ہے۔ ایسا ہوتے پر آفتاب ایک جا مین قایم و ثابت ہے نہ کہین سے طلوع ہوتا اور نہ کہین غروب ہوتا کہنا اور قرآن کے سورے پر محض الزام لگانا الٹی عقل والونکا انصاف ہے **سوال چہاردہم**

قرآن کی ۱۱ وین سورہ کی مفسرین کہتے ہین کہ نوح کی فرزندون مین سی ایک فرزند طوفان کی پانی مین غارت ہوا ۲۸ وین سورہ مین ہے
کہ فرعون کی عورت موسیٰ کو پالی اور ۱۸ وین سورہ مین ہی کہ موسیٰ اور یوشع بن نون سفر کئے اور ۸۰ سال کی بعد بحرین مین باہم ملی
اور ۲۱ وین سورہ مین ہی کہ داؤد کے دعا کرنیکے وقت پرندی اور پہاڑ بہی دست بدعا ہوتی تہے اور ہوا سلیمان کی فرمان بردار تہی
اور سلیمان اپنی حکومت سی دور رکہا گیا تہا اور سلیمان کیواسطے دیوان گہر کی تعمیر کئے۔ اور سلیمان کیواسطے شیاطین دریا مین ڈوب
نکلے اور شیاطین مقید و پابہ زنجیر ہوکر خدمت کرتی تہے اور ۲۷ وین سورہ مین ہی کہ پرندونکی اور چیونٹیونکی زبان سی سلیمان واقف تہا
اور وی اس سی ہمکلام ہوتی تہے اور ۲۷ وین سورہ مین بلقیس کی سلطنت کی حکایت غلطی سی بیان ہوئی ہی اور شیبا کا احوال ناقص
بیان ہوا ہی اور دوم سورہ مین بنی اسرائیل مین سی مری ہوی ایکہزار مرد زندہ ہوی اور عزیر اور اسکا گدہا مرکر سو سال کی بعد زندہ ہوئی
اور ۱۹ وین سورہ مین ہی کہ عیسیٰ کی ماں مریم ہارون کی بہن عمران کی بیٹی تہی اور ۵ وین سورہ مین ہی کہ عیسیٰ آسمان سی مائدہ منگایا
تہا اور عیسیٰ مصلوب ہوا نہین بلکہ آسمان پر عروج کیا۔ اور خدا کا بیٹا نہین اور ۶۱ وین سورہ مین ہی کہ عیسیٰ فرمائی کہ اپنی بعد ایک نبی پیدا
ہوگا نام اسکا احمد ہی انتہا یہ سب غلط اور جہوٹ ہی **جواب** مذکور سورونمین مرقوم ہین سو مطالب صحیح اور راست ہین
اور مفسرین بیان کئے ہین سو کو ایفہ ہی سچے ہین اور اسمین کچہہ جہوٹ نہین احوال حضرت آدم اور نوح اور ابراہیم خلیل و یعقوب
علیہم السلام وغیرہ کا جو انکی سالہا سال کے بعد تورات اور انجیل مین بیان ہوا ہے سو ناقص ہی کامل نہین ویسی ناقص احوال کے
کتب کو سند گردانکر خدا جو راست حال قرآن مین فرمایا ہی اسکو جہوٹ جاننا بیجا ہی اگر تمہاری سوالات کی اور اعتراضات کی صداقت پر انجیل
کی سوائی دوسری دلایل ہوتو بتلادو * * * * * * توریت مین چہوٹ گئی سو کیفیت قرآن مین بیان ہونیسے اسکو جہوٹ جاننا روا
نہین دیکہو عیسیٰ کا احوال بچشم خود دیکہے سو حواریون مین سے ایک حواری زیادتی کی ساتہہ اپنی انجیل مین دوسرا حواری کمی
کی ساتہہ اپنی انجیل مین تحریر کیا ہی اس کمی پر نظر کرکی زیادتی کو دوسری انجیل کی جہوٹی کہنا سزاوار ہی کیا ایسا ہونے پر توریت مین
چہوٹ گیا سو احوال قرآن مین بیان ہونیسے اسکو جہوٹ سمجہنا حیف ہی۔ اور عیسویان اس ۱۹ وین سورہ کی مضمون مین اعتراض
کرتے ہین کہ اوس سورہ مین عیسیٰ کی ماں مریم بیٹی ہارون کی تہی بہن عمران کی کرکی مذکور ہی سو صرف غلط ہی۔ ہم جواب دیتے ہین کہ اس بات
مین عیسویان خود غلطی کہائی ہین یا مسلمانون کی بہکانے کے لئے ویسا لکہے ہین۔ حقیقت یہ ہی کہ مریم ہارون کی بہن عمران کی بیٹی
نہین تہی۔ مگر عمران بن ہاشم کی بیٹی تہی۔ ان دونون عمران کی زمانے مین سال ہا سال کا فرق ہی ایسا ہی تفسیر فیض الکریم مین
اس سورہ کی تفسیر مین لکہا ہی۔ عیسویان کی ایسے ایسے جہوٹ اعتراضات کا جواب کوئی کہانتک دی سکیگا اگر ہم صداقت ہر ایک
سورہ کی لکہین تو بڑا دفتر ہوگا اس مختصر رسالہ مین سمانا مشکل ہی لہذا اسی قدر بیان پر اکتفا کئے جسکا جی چاہی تفاسیر ان سورونکی
موجود ہین دیکہلین **سوال پانزدہم** محمد صاحب حکم ختنہ کا اجرا کئے ہین سو بیفائدہ اور فعل عبث ہی اس کے

جواب یہ نہایت تعجب ہے کہ عیسویونکو جو مجرم ٹہراتی ہین باوجود اسکے ختنہ نکرنے سے نہ کچہہ عذاب ہے اور نا کرنے مین نہ ثواب ہے اور نا کرنے مین ای عیسوی صاحبان یہ سوال تمہارا بیجا ہی ختنہ کرنے مین دو فائدے ہین ایک تو خدا کی فرمانبرداری دوسرا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سنت کی پیروی ہوتی ہی۔ پس اللہ و رسول کے حکم کی موافق عمل کرنیسے زیادہ کوئی فائدہ متصور نہین جو شخص کہ اللہ و رسول کے حکم کے موافق عمل نہ کریگا البتہ عذاب و عقاب مین گرفتار ہوگا دیکہو کتاب پیدایش کی ۱۷ باب کی احکام کو اسمین یون ہی کہ جب ابراہیم ۹۹ برس کی ہوئی تب خدا نے ابراہیم کو فرمایا کہ ای ابراہیم میری مین اور تیری بیچ اور تیری پشت بہ پشت اولاد مین یہ عہد دایم و مدام جاری رہنا اور اسکا خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہ عہد یہ ہی کہ تیری مین اور تیری اولاد مین بطن در بطن اور پشت بہ پشت جو بیٹا کہ پیدا ہوگا اسکا ختنہ آٹہوین دن کیا جانا اور خانہ زاد کا اور زر خرید کا ختنہ بہی کیا جانا اور جسکو کہ ختنہ نہو وہ شخص قوم مین سے نکالا جانا تہا۔ اسی سبب سے ابراہیم خود ہی ختنہ کرلئے اور اپنی فرزندان اسمٰعیل و اسحاق وغیرہ اور خانہ زادونکو اور زر خریدونکو ختنہ کئے اور اس عہد کی موافق ابراہیم کے زمانیسے عیسیٰؑ کی زمانے تک ختنہ کا رواج جاری رہا چنانچہ عیسیٰ و زکریا و یحییٰ وغیرہ انبیا کا ختنہ بہی ہوا ہی عیسیٰؑ کی بعد بہی مدت دراز تک ختنہ کا عمل یہودیون مین اور عیسویون مین جاری تہا۔ اور اب بہی یہودیونمین جاری ہے مگر پولس کیوقت سے عیسویون مین موقوف ہوگیا۔ اسلئے کہ اسنے ایک یہودیون کی اسقف کی دختر پر عاشق ہوا تہا اسکی مراد بر نہ آئی اس چڑہ سے یہودیون کی مسایل شرعی کی برخلاف حکمان کرنا شروع کیا چنانچہ فرقہ نصاری بہی بیان مذکور کی مقر ہین اسی سبب سے گلتیون کو لکہا ہی سو خط کہ باب ۵ ورس ۲ و ۴ مین ایسا لکہدیا کہ اگر تم ختنہ کرواؤ تو مسیح سے تمہین کچہہ فائدہ نہوگا۔ تم جو شریعت کی روسے یعنے شرع موسوی کی روسے راست باز بنا چاہتے ہو تو مسیح سے جدا ہوئے تم فضل کی نظر سے گری اسلئے کہ مسیح یسوع مین مختونی اور نامختونی سے کچہہ غرض نہین اتہا۔ وہ پولس تو خود مختون نہا اور حواری بہی تہا ایسے شخص کا حکم مان لیکر خدا کی عہد و فرمان کو رد کرنا موجب گناہ کا ہی اور مسیح اسطرحکا حکم ہرگز کئے نہین انجیل اربعہ مین بہی اسکا بیان آیا نہین سوائے اسکے فرقہ پروٹسٹنٹ کا پیشوا لوتھر لکہا ہی کہ شرعی احکام ایجاد کرنا مسیح کا منصب تہا حواریون کا نہین اتہا۔ یقین ہی کہ جو لوگ کہ پولس کی بندہی حکم کو قبول کرکے ختنہ ترک کئے ہین وی آخرت مین عذاب و عقاب پاینگے اسی نامختونی کی نحوست سے عیسویان یروشلیم یعنے بیت المقدس سے نکالے گئے اس باب مین اشعیا کی پیشگوئی راست و صادق نظر آتی ہے دیکہو کتاب اشعیاہ ۵۲ باب پہلا ورس کہ جاگ جاگ ای صیہون اپنی شوکت پہن لے ای یروشلیم مقدس شہر اپنا سجیلا لباس اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا انتہا۔ الغرض ویسا ہی ہوا کہ عیسویان کی اقامت یروشلیم سے نکالی گئی —

سوال شانزدہم انجیل سے ثابت ہوتا ہی نہ بہشت ہی اور نہ فردوس اور آخرت مین کہانے پینے کی چیزاں اور عورتین بہی نہین اور بیاہ بہی نہین مگر نیکان مانند فرشتون کی رہینگے برخلاف اسکی محمد صاحب فرماتے ہین کہ بہشت کا ہونا حق ہی

اور وہان وہی سب چیزان جو بالا مذکور ہوے موجود ہین اور ہر ایک نیک مومن کی خدمت کو شتر حور ملینگی یہ سب جہوٹ ہی۔

جواب قرآن مجید اللہ سبحانہ تعالی کا کلام ہی اس مین جو جو کہ مذکور ہی وہ سب صحیح و راست ہی اسمین شک نہین۔ ای عیسوی صاحبو خداوند تعالی ہر ایک چیز کا ضد و جفت پیدا کیا ہی۔ چنانچہ آسمان کا ضد زمین آفتاب کا ضد مہتاب۔ دن کا ضد رات آتش کا ضد آب مرد کا ضد عورت علی ہذا القیاس بدکارونکی سزا کیلیئے دوزخ اور نیک کار ایمان دارونکی جزا کیلئے بہشت پیدا کیا ہی اس صورتمین دوزخ کو قبول لنا اور بہشت کا انکار کرنا خلاف عقل اور عادت الہی کے ہی عیسیویون کی سوا دوسر مذہب والی بہشت و دوزخ کی قایل ہین انجیل کے فقرات سی ثابت نہین ہوتا کہ عیسیؑ بہشت کی ہستی کا انکار کیئے ہین — مگر متی ۲۲ باب ۲۳ سے ۳۱ ورس تک کی مضمون سی پایا جاتا ہی کہ سدوقیان سی عیسیؑ فرمائی کہ قیامت مین لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہ دیئے جاتے ہین۔ بلکہ فرشتونکی مانند رہینگے انتہا۔ اس عبارت مین بہشت کی ہستی کا انکار پایا نہین جاتا بلکہ بہشت کی ہستی ظاہر ہوتی ہی۔ اسلئے کہ ہر ہر فرشتے کو اس اس کے رہنے کا مقام مقرر ہی وہی وہان رہتے ہین ویسا ہی ہر ایک نبیؑ و وہی نیک مرد فرشتون کی مانند رہنیکے لئے جگہہ پاک پاکیزہ ہونا لازم ہی۔ اسی جگہہ کو بہشت و عدن و جنت و فردوس و باغ دار السلام و نعیم کہتے ہین اسمین سوای نامکے دوسرا کچھہ فرق نہین پس انکار اسکا بیجا ہی اور باقی رہی بیاہ کی بات سچ ہے کہ دنیا کے بیاہ کی مانند وہان بیاہ مقرر نہین کیونکہ ہر مرد اپنی اپنی عورت اور غلامان و حورونکے ساتھہ عیش و عشرت مین رہیگا اور آسمانی فرشتونکی مانند پاک پاکیزہ با دائمی مین رہیگا اور وہان ہگنا موتنا نہین عیسیؑ کی قول کی اس لطافت و حلاوت کو ناسمجھکر بہشت کی ہستی کا انکار کرنا جایز نہین۔ اب باقی رہا کہانے پینے کا کام وہ بہی بہشت مین جاری رہیگا اسکی صداقت توریت و انجیل سے ثابت ہوتی ہے دیکہو کتاب پیدائش ۲ باب ۸ ورس سی اور اسکے مابعد کی ورسون سی ثابت ہوتا ہی کہ خداوند تعالی ابتدا مین باغ عدن کو پیدا کیا اچھے اچھے میوون کی درختان لگایا اور پانی کی ندی اور نہران بہایا اور آدمؑ کو خلق کرکے اسمین رکہا اور حوا کو پیدا کرکے جورو بنے مین دیا اور میوہ جات وغیرہ کی کہانے پینے کا حکم بہی دیا وی عورت مرد کہاتے پیتے اور عیش و عشرت کرتے رہتے تہے وہ عدن بہشت بہشت مین سی ایک ہی۔ عبارت مذکورہ سی توریت کی وہان کہانا پینا جورو کرنا ثابت ہو چکا باقی کے بہشتونکی ہستی قرآن مجید سی ثابت ہوتی ہے انکا انکار کرنا اور عدن کا قبولنا بڑی ناانصافی ہی اور متی ۵ باب ۱۲ ورسمین عیسیؑ کا قول یون ہے خوش ہو اور خوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا بدلا ہی اور ۱۹ باب ۲۹ ورسمین قول عیسیؑ کا یون ہے کہ جسنے گہر یا جورو یا … میری نام پر چہوڑا وہ سو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا ۲۶ باب ۲۹ ورسمین قول عیسیؑ کا یون ہی مین تمسے کہتا ہون کہ انگور کی پہل کا رس پہر نہ پیونگا اسدن تک کہ تمہارے ساتہ باپ کی بادشاہت مین نہ پیون لوقا ۱۲ باب ۳۳ ورسمین قول عیسیؑ کا یون ہے جو کچھہ تمہارا ہی بیچو اور خیرات کرو اپنے لئے تہیلیان

جو پرانے نہین ہوتے ہین اور جو خزانہ ہی نہین گھٹتا آسمان پر جہان چور نزدیک نہین آتا اور کیڑا نہین کہاتا جمع کرو اور ۲۲ باب
۱۵ و ۱۶ ورس مین قول عیسیٰ کا یون ہے کہ اونسے کہا مجھے بڑی خواہش تھی دکھہ سہنے کر آگے یہہ فسح تمھارے ساتھہ کہاؤن
کیونکہ مین تمسے کہتا ہون اسے پھر کبھو نہ کہاؤن گا جبتک خدا کی بادشاہت مین پورا نہوے ۔ کتاب مکاشفات ۲ باب کے
۷ ورس قول عیسیٰ کا یون ہی جسکا کان ہو سینے کہ روح کلیساؤنکو کیا کہتی ہے مین اسکو جو غالب ہوتا ہی زندگی کو درخت سی جو خدا
کی فردوس کے بیچ در بیچ ہی پہل کہانے دونگا انتہا ۔ اسکاٹ کا منٹری یعنے تفسیر مین لکہا ہی بالا مذکور مین سو ورسو مین لفظ آخر ہیگا
اور خدا کی بادشاہت کا اور فردوس کا اور ہمیشگی کی زندگی کا جو بیان ہوا ہی دلالت کرتا ہے ہستی پر بہشت کی سوائے اسکے آخرت
مین کہانیکے لئے میوہ جات اور پینے کیلئے انگوری شراب اور عید فسح کا کہانا اور گہران اور عورتان موجود مین سربکیا و رسہائے مذکور سے
ظاہر ہوتا ہی ایسا ہونی پیدا کی چیزان بہشت مین نہین ہین کہنا غلط ہی اگر وی سب چیزان وہان نہ ہوتی تو عیسیٰ حواریون سے ایسا ۔
نہ فرماتی کہ مین تمھارے ساتھہ خدا کی بادشاہت مین انگوری شراب پیونگا اور عید فسح کا کہانا کہاونگا اور فردوس مین ہی سو
درخت کا پہل کہانے دونگا اور جو شخص میری لئے گھر چھوڑتا ہی اسنے سَو گہر اور جو کہ عورت کو چھوڑتا ہی سَو عورتان پاوے گا
انتہا ۔ ای صاحبو کہانے پینے وغیرہ مذکور کا مونکے لئے ایک آرام جگہہ کا ہونا لازم آتا ہی اسی جگہہ کا نام بہشت و فردوس ہے
اگر وہ جگہہ نہو تو عیسیٰ اور انکی حواریان وغیرہ کہان کہاینگے اور پیوینگے پس انکار بہشت کا کرنا عیسیٰ کی قول کو جہوٹا کرنا ہے
اور وہ جو حدیث شریف سی بشارت ہوئی ہی سو نیک مومن کی خدمت کیواسطے بہشت مین ستر حور ملینگی یہہ بشارت فقط ۔
نیک مرد مومن کی حقمین آئی ہی نہ مومن عورتونکی حقمین یہہ نہ سمجھکر مومن مرد کو ستر حورین تو مومنہ عورت کی تصرف کیواسطے کتنی مردان
ملینگے کرکر تم پوچھتے ہو سو صرف شرارت ہی اب ہم پوچھتے ہین عیسیٰ فرماتی ہین کہ جو شخص میری واسطے جورو کو چھوڑیگا وہ سَو پاویگا
اب فرمائیے عیسیٰ کیواسطے مرد کو چھوڑے سو یا شادی ناکر کے مجرد اور انہما ہی ہے سو عورت کی تصرف کیواسطے کتنے مردان
ملینگے اس بابمین جو تم جواب کہ دیوین گے وہی جواب تمھارے سوال کا سمجھہ لیجئے اس سے زیادہ لکہنے کی حاجت نہین آنچہ بر خود
نہ پسندی بر دیگران مپسند **سوال ہفدہم** عیسیٰ حواریونکو فرمائے کہ ایمان لانیکے لئے کفار کو دعوت کئے
تو انپر سختی یا لڑائی مت کرو بر خلاف اسکے محمد صاحب ایمان لانیکے لئے کفار سے جنگ و جہاد کئے اور انکا مال و اسباب
لوٹے اور زن و فرزند انکو اسیر کئے اور فرمائے کہ دین کیواسطے جہاد کرنا مین جو شخص کہ شہید ہوگا بہشتی ہی اور جو فتحیاب
ہوگا غازی ہی یہہ سب ظلم و ستم ہی اس ظلم کی خوف سے اکثر لوگ مسلمان ہوئے مگر کوئی شخص رغبت اور خوشی دلی سے مسلمان
ہوا نہین **جواب** ای عیسوی صاحبو جو نبی صلعم مال و متاع کی طمع سے یا اذیت دینے کے ارادے سے یا از راہ تعصب
کی کفار سے ہرگز جنگ و جہاد نہین کئے مگر خدا کی حکم کے موافق دین کیواسطے کفار سے جہاد کئے ہین اور امتیون کو بہی جہاد کا حکم

دئیے ہین یہ کام موافق فرمان الٰہی کے عمل مین آنیسے موجب ثواب کا ہی۔ اسکو ظلم وستم کہنا ضلالت ہی اور کتاب یرمیاہ ۴۸ باب ۱۰ ورس لعنتی وہ ہو وہی جو خدا کا کام دغا کی سات کری اور لعنتی وہ ہو جو اپنی تلوار کو خونریزی سی باز رکہی اتنہا ہمارے نبی صلعم ہی کفار سی جنگ وجہاد کئے ہین دوسرا کوئی نبی جہاد کیا نہین کرکے مت سمجہو۔ سابق کے اکثر انبیا بہی جنگ وجہاد کئے ہین خداوند تعالیٰ اپنی بندگی اور عبادت کیواسطے بنی آدم کو پیدا کیا اور انکی ہدایت کے لئے انبیا کو دنیا مین بہیجا چونکہ وے خدا کی عبادت وبندگی چہوڑکی بت پرستی وکفر وشرک کی کامان اختیار کئے اور جہان شرک وکفر سے بہر گئی اور نوحؑ کی ہدایت سی منکر ہوگئے تب خدای قادر نی جہان مین طوفان کو بہیج کر سب عالم کو غارت کیا اور نیست ونابود کردیا یہ اظہر من الشمس ہے سوای اسکے کتاب گنتی ۲۱ باب ۴ و ۵ و ۶ ورس سی ثابت ہوتا ہی کہ خداوند تعالیٰ نے موسیٰؑ کے وقت سرکش ونافرمان لوگونکی ہلاکی کے واسطے آتشی سانپونکو پیدا کیا انکے کاٹنے سی اکثر لوگ ہلاک ہوگئی۔ اور ۳۱ باب کی شروع عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ خداوند تعالیٰ موسیٰ کو فرمایا کہ اہل مدیان سی بنی اسرائیل کا انتقام لین۔ تب موسیٰؑ نے بارہ ہزار بنی اسرائیل کو جنگ کے لئے روانہ کیا۔ انہونے مدیان سی لڑائی کی اور سارے مردونکو قتل کیا انہون نے ان مقتولون کے سوای مدیان کی پانچ بادشاہون کو جان سے مارے اور بعور کے بیٹے بلعام کو تلوار سی قتل کئے اور مدیان کی عورتونکو اور بچونکو اسیر کئے اور انکی مواشی اور بکریاں اور مال واسباب لوٹ لئے اور سارے شہرون کو اور قلعونکو برباد کردی اور بچونکو اور جو جو عورت کہ مردون سی ہمبستر ہوئی تہی اسکو قتل کیا اور مرد سے صحبت نہ کی سو چہوکریون کو اپنے واسطے رکہہ لیا لوٹ کا مال تقسیم کرلئے سوائے اسکی موسیٰؑ فرعون وغیرہ کفار کی سانہہ اور داودؑ اور یوشعؑ وغیرہ انبیا اکثر بار کفار سی جنگ کئے ہین۔ ایصاحبو انصاف سی دیکہو اگر کفار سے جہاد کرنا بد کام یا ظلم وستم ہتا تو موسیٰؑ وغیرہ انبیا کفار سی جہاد نکرتے اور خدا بہی جہاد کا حکم انکو نہ دیتا وہ فعل نیک ہی بد نہین۔ جیساکہ ان سب انبیا کو خدا نی حکم جہاد کا دیا تہا ویسا ہی ہمارے نبی صلعم کو بہی حکم جہاد کا دئیے آنحضرت کفار سی جہاد کئے اگر تم اسکو ظلم کہتے ہو تو انکے مانند بلکہ انسے زیادہ جہاد کئے سو موسیٰؑ وغیرہ انبیا کو جہاد کا حکم دیا سو خدا کو بہی ظالم بولنا لازم آتا ہی ان سبکو ظالم نہ کہنا اور ہمارے نبی صلعم پر خطا ظلم کی لگانا ناانصافی ہی۔ ای صاحبو تم جو کہتے ہو عیسیٰؑ کفار سی جہاد کئے نہین یہ سچ ہی انکے مانند زکریا یحییٰ وغیرہ اکثر انبیا بہی جہاد کئے نہین۔ سبب اسکا یہ ہی کہ خدا انکو جہاد کا حکم دیا نتہا۔ اگر دیا ہوتا تو البتہ جہاد کرتے اور دشمنونکی ہاتہہ سی مار نہ کہاتے

تمثیل

ایک بادشاہ اپنی خادمونکو انکے مرتبے کی موافق مال ونعمت دیکر پرورش کرتا آتا ہے اور کوئی سی منحرف ہوکے جو خدمت اور بندگی کہ اسکو کرنی ہی نکرکے غیرونکو کرنے کے سبب سی وزرا مین سی ایک وزیر اپنے بادشاہ کی حکم کے موافق ان منحرفون اور متمردون سی جنگ کرکے مال واسباب لوٹا اور غارت کیا تو اسکو ظالم وستمگر کہنا روا ہی کیا ہرگز روا نہین پہر جو کل عالم کو پیدا کرکے پرورش کرتا ہی سو خالق برحق کو کرنے کے لایق ہے سو عبادت وبندگی ادا نکرکے مخلوق کی عبادت کرنے والا اور بت پرست کافرونکی ساتہہ خدا کا ظلم سی ہمارے

نبیؐ جہاد کرکی کفر و بت پرستی سی چہڑاکے نیک ہدایت کئے سو موجب ثوابکا ہی اس فعل نیک کو بد جاننا شقاوت ہی۔ ایسا جو وہ
جو تم کہتے کہ لوگ جہاد کی خوف سی مسلمان ہوئی مگر کوئی دلکی خوشی سی مسلمان ہوا نہین وہ غلط ہی۔ کیونکہ اکثر لوگ نبی صلعم کے
فضایل و معجزے دیکہکر ایمان لائی ہین اور اسلام سی مشرف ہوئی۔ مگر چند لوگ جہاد کے خوف سی ایمان لائی ہون تو عجب نہین حال
انکا اس بچے کی مانند ہی جو ابتدا مین مار دہاڑ کو مان باپ کی اور استاد کی ڈر کر تحصیل علوم مین مشغول ہوتا ہی آخر کار جب حلاوت سی اسکی
واقف ہو جاتا ہی تو پہر کیسی ہی مشکل درپیش آوی اسکو پروا نا کرکے اپنی پڑائی سی باز نہین رہتا ہی۔ ویسا ہی جو لوگ کہ شروع مین جہاد
سی ڈر کی ایمان لائی آخر کار مضبوط و خبردار ہو کی نبی صلعم پر جان سے فدا تہے اور اپنی جانکی پروا نکرکے آنحضرت کی دشمنون سی جنگ و جدال
کرتے رہی اگر وی لوگ دلکی خوشی سے مسلمان نہو کر یا مال کی طمع سی یا جہاد کی خوف سی مسلمان ہوی ہوتی تو حواری صاحبان رشوت
لیکے عیسیٰ کو دشمنون کی حوالی کرکے بہاگ گئے سر بچا انہون بہی ہمارے نبی کو دشمنون مین سپرد کرکی گریز کرتی یا موسیٰ کی امتیون کی مانند
کہدیتے کہ تم اور تمہارا خدا جاکی جہاد کرو ہم نہین آتے ویسا تو نہین کئے بلکہ دنیا کی مال و متاع کو ناچیز اور فانی جانکر اسکو خدا کی راہ
مین تصدق کرتی تہے اور کفار سی جہاد کرتی تہے۔ ایسا جو جہاد کرنا زن و نامرد کا کام نہین وہ سخت گہاٹ ہی اور مانند آتش
سوزان کی ہی اپنے جان و مال و مان باپ اور جورو بچون پر جسقدر الفت و محبت کہ رکہتا ہی اس سی زیادہ خدا اور رسول پر محبت و
الفت رکہنے والا شخص جانکی پروا نا کرکے جہاد کیلئے جائیگا وانت کاٹی روٹی و گوشت کہانیکے اور شراب پینیکے لیے یا اپنا مطلب
حاصل کرنیکے لیے اپنی ملت چہوڑ کر دوسرے دین مین ملتا ہی سو شخص جہاد کو ہرگز نہ جائیگا اور ایمانداران صادق و منافقان کاذب
کی کامل عیاری کی پہچانت کرلئے جہاد مانند محک یعنے کسوٹی کے ہی اسی سبب سے نبی صلعم فرمائی ہین کہ جسنے دین کیواسطے جہاد
کری اور شہید ہووی تو جنتی ہے فتح مند آیا تو غازی انتہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین اسلام اس جہان مین ہر کہین
رواج و ترقی پایا اور پاتا آتا ہی نہ کہ صرف جنگ و جہاد سی جیسا پچہ سیل صاحب کی ترجمۂ قرآنی کے دیباچہ مین مذکور ہی کہ ناواقف لوگان
جہاد کی سبب سے اسلام ترقی پایا بولتے ہین سو ہیچ و پوچ ہی انتہا۔ اور علما و فضلا دین محمدی کے وعظ و نصایح سی اکثر کفار
آبائی بت پرستی و شرک چہوڑکر مسلمان ہوے ہین اور ہوتی آتے ہین چنانچہ اس سال جو ۱۸۹۱ سنہ عیسوی ہی سولہ ہزار عیسائی
فرانس کی مملکت کی طرف شہر الفنیا مین اور انگلنڈ کی شہر لیورپول مین پچیس ۲۵ عیسوی مسلمان ہوئے ہی یہ کیفیت اس نیوس پیپر مین
مشتہر ہی کہ جسکا نام اُرِیاجنا پیرپاکنی ہے اور مدراس مین واقع ہی سو مطبع ریپن پریس مین بیلی وہ ۱۵ وین ماہ نومبر
سن الیہ مین اردو زبان مین طبع ہوا ہی اور نمبر انکا ۳ و ۴ ۳ جلد دوم مین داخل ہی انتہا۔ مگر کتب تواریخ سی ثابت ہوتا ہی
کہ ملت و دین عیسوی بادشاہونکی مدد و لشکر سی تقویت و ترقی پایا اور پاتا آتا ہی یہ بات ہمارے زمانے کی حال پر نظر کرنیسے بہی ثابت
ہوتی ہی چنانچہ ایسا ہی۔ اردو کی کتاب وید ساستر سار مر کی ۴۸۶ وین صفحہ مین مرقوم ہی اور پالم کوٹے کی چہاپہ خانی مین ۱۸۴۳ سنہ ع

بین طبع ہوئی ہے سوکانان وبیس ولاسم نامی اردی کتاب کی ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ صفحات مین مرقوم ہی کہ عیسویان اور انکی بادشاہان اکثر بار یہودیون کی ساتہہ جنگ و جدل کرکر خون بہائے اور یہودیونکی زن و فرزند ونکو اسیر کئے اور مال و اسباب انکا لوٹ لی سوائے اسکے ستنی نادیتر اپنی سیرتیم اردی کتابکی ۲۰۱ و ۲۰۲ صفحات مین لکہا ہی کہ پوپ صاحب یعنے سجادہ نشین عیسیٰ نی فتوی دیا کہ ملت عیسوی کیواسطے جنگ و جدل کرنے اری بخشا جاینگے اس سببسے انبوہ عیسویان متفق ہوکر غیر مذہب والونسے اکثر بار جنگ و جدل کئے اور وید ساستر سارم نامی اردی کتاب کی ۴۸۶ صفحہ مین لکہا ہی کہ شاہ سارلمنڈ نی قوم سکسنز وغیرہ سی سخت جنگ کیا۔ اور فتح پای ان سبکو ظلم و جبر سی عیسائی بنایا تہا۔ سوا اسکے تاریخ سلطنت انگلشیہ مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۰۶ مین لکہا ہی کہ ٹمپلر فرقے کی عیسائی مجاہدین اور جنگی تہے اور مسلمانون سی جہاد کرنا سبب اپنی نجات کا اور باعث خدا کی خوشنودیکا جانتے تہے اور بیت المقدس کے لینے کیواسطے جہاد کرنا سب سے افضل سمجہتے تہے سوا اسکے لب التواریخ جلد دوم چرچ مشن پریس ۱۸۶۲ء باب ۱۷ مین ہی کہ ہوسپٹیلر فرقے کی اور تیوٹونی فرقے کی عیسائی مجاہدین تہے۔ اپنی زندگی اسی کام پر صرف کرتے تہے اور اسکو بڑی عبادت جانتے تہے انتہا۔ ای عیسوی صاحبو ہر سہ مذکور فرقے کی عیسائی جو غیر ملت والون کی ساتہہ جنگ و جدال کئے انکو ظالم و گنہگار کہنا سزاوار ہی اسلئے کہ وی عیسیٰ کے فرمان کی اور احکام انجیل کے خلاف جنگ و جدال کئے ہین

فصل یازدہم پیشگوئیون مین

پہلی پیشگوئی اشعیا کی۔ جو خدا کی طرف سی خبر دی گئی کتاب اشعیا ۴۲ باب پہلا ورس۔ دیکہو میرا بندہ جسے مین سنبہالتا میرا برگزیدہ جس سی میرا جی راضی ہی مین نی اپنی روح اوسپر رکہی وہ قومون کی درمیان عدالت جاری کریگا انتہا اس پیشگوئی سی ظاہر ہوتا ہی کہ خداوند تعالیٰ ایک بندہ خاص کو دنیا مین پیدا کر کے قومون کی درمیان سردار بنائیگا اسنے عدالت جاری کریگا۔ مراد اور اشارہ اس بندہ سی نبی صلعم ہین کیونکہ آنحضرت خدا کی برگزیدہ بندی اور رسول تہے وہ سبحانہ تعالیٰ آپ سی راضی اور خوشنود تہا۔ آپ یتیم و بیکس تہے۔ اور مال و املاک یار و مددگار نہین رکہتے تہی باوجود اسکے خدا نی فضل و کرم سی انکو سنبہالا اور بندگی دیکر سبہوں پر غالب کیا چنانچہ کفار سنگدل عرب کی جو سرکش اور نافرمان بادشاہان سلف کی تہے اپنی پیاری بت پرستی آبائی چہوڑکے جان و دل سی آنحضرت کی مطیع و فرمانبردار ہوئی اور اللہ و رسول پر ایمان لاکر اسلام سی مشرف ہوئی اور آپکا دین واسلام اللہ کا پسندیدہ و مقبول ہے چنانچہ سورہ آلعمران مین مذکور ہے ان الدین عند اللہ الاسلام یعنے تحقیق اللہ کی پاس اسلام پسندیدہ ہی۔ اور آنحضرت بڑی عادل تہے عدالت و شفقت کی جا نمین جاری کئے بفضل الہی وہ دایم و قایم رہیگی اب جاننے کہ اسماعیل ؑ کے دوسرے فرزند کا نام قیدار تہا انکی اولاد مین نبی صلعم کی سوا دوسرا کوئی نبی پیدا نہین ہوا

خداوند تعالی بخوشی تمام فرمایا - اور ۱۰ ورس قولہ تعالی - ای سمندر پہ گذر کرنے والو ای پہاڑی ممالک والو میری ستایش کرو - ۱۱ ورس
مین خاص کرکے قیداریون کو فرمایا ہی - کہ قیدار کے آباد دیہات اپنا آواز بلند کرینگے اور ایک گیت گائینگے - پہاڑونکی چوٹیون پرسے
للکارینگے انتہی - قیدار کے آباد دیہات سے مراد قیدار کی اولاد اور خویشون سے اور انکی بستی مین رہنے والون سے ہے حاصل کلام یہ ہے
کہ نبی صلعم کی بعثت کے بعد وہ سب لوگ اور بری و بحری کی ممالک کے رہنے والے آنحضرت کے پاس آئے اور ایمان سے مشرف ہوتے تھے -
اور خدا کا جلال و بزرگی و ثنا بیان کرتے تھے اور وہ سب لوگ اور پہاڑونکی چوٹیون پر رہنے والے بدو وغیرہ خدا کی حمد و ثنا مین
یہ تکبیر یعنے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتے تھے اور پڑھتے
آتے ہین خصوصاً ایام تشریق مین ایسے بلند آواز سے پڑھتے ہین کہ آواز انکا آسمان تک پہنچتا ہے یہ سونیا گیت ہے یہ گیت
کسی نبی کے وقت مین کوہستانون مین یا ملک عرب مین یا دوسرے کسی شہر مین پڑھا نہین گیا - پھر سبحانہ تعالی فرماتا ہی ۱۳ ورس
خداوند یعنے وہ نبی ایک بہادر کی مانند للکاریگا جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا جنگ کے لئے بلائیگا اپنے دشمنون پر بہادری
کریگا انتہی - آخر کار ویسا ہی ہوا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا جب آنحضرت کو جہاد کا حکم دیا پس انہون نے کفار سے جہاد کرنا شروع کیا
اور مردانہ طور سے ثابت قدم رہکے جنگ و جہاد کرتے اور بڑی بہادری سے دشمنون پر حملہ کرتے تھے حدیث قدسی مین آیا ہی وہ یہ ہے ——
اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ یعنے آنحضرت فرماتے
کہ اللہ تعالی نے مجھے پانچ چیز عطا فرمایا وہ سلف کے انبیا مین کسی نبی کو دیا نہین ایک وہ ہے کہ ایسی مددگاری دیا کہ مہینے کی
مسافت پر رہنے والا دشمن رعب و دہشت سے میرے فرار ہو جاتا ہی انتہی - اور فواید بدریہ مین مرقوم ہے کہ جنگ حنین مین دشمنون کے
درمیان آنحضرت تنہا رہ گئے اور آپکی سواری مین سُست جانور تھا باوجود اسکے بڑی جوانمردی سے حملہ کرتے تھے اور للکار کے
فرماتے تھے کہ مین ہون محمد رسول اللہ بن عبد اللہ کون میرے مقابل مین آیا چاہتا ہے سو آوے - پس کوئی مقابلہ
کیا نہین - آپکی فتح ہوئی دلایل مذکور سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ پیشگوئی نبی صلعم کے حق مین وارد ہے اور کوئی حواری یا پادری - یا
عیسائی دعوی کیا نہین کہ یہ پیشگوئی عیسی سے علاقہ رکھتی ہے **پیشگوئی دوم اشعیا** - کتاب اشعیا ۲۸
باب پہلا ورس - واویلا گھمنڈ کے تاج پر جو افرائیم متوالونکا ہی اور انکے شاندار شوکت پر جو کملایا ہوا پھول ہے الخ - ۲ - دیکھو
خداوند کا ایک زبردست اور زورآور ہے کہ جو اس آندھی کے مانند جسکے ساتھ اولے (ژالہ) ہین اور باد سموم کے مانند اور پانیونکی سیلاب
شدید کے مانند اسے زمین پر ہاتھ سے پٹک دیگا ۳ افرائیم کے متوالون گھمنڈ کے تاج پامال کئے جائینگے الخ جانیے کہ زورآور مذکور سے
مراد حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین اسلئے کہ آنحضرت دنیا مین مبعوث ہو کے خدا کے حکم کے موافق عمل پیرا ہوئے یعنی شراب کو حرام
کئے اور کھانے پینے کو اسکے منع فرمائے بلکہ مے فروشی دیار اسلام سے موقوف کر دئے مے کی حرمت پر احادیث متواترہ آئی ہین

یہ کیفیت پادری پال شافر ؒ کے اردی زبان مین تصنیف ہوئی ہے سو محمد سرترم کر ۱۹۳ صفحہ مین مفصلاً مرقوم ہے یہ پیشگوئی عیسیٰؑ
سے علاقہ رکہتی نہین - کیونکہ عیسیٰؑ کے وقت شراب خواری کا بازار گرم تہا چنانچہ یوحنا ۲ باب کے شروع مین لکہا ہے - قانای جلیل یعنے
شہر جلیل مین ایک شخص کے گہر شادی ہوئی اور وہان تہی سو شراب خرچ ہوگئی عیسیٰؑ کی مان مریم اس کیفیت سے عیسیٰؑ کو خبر دی تب انہون
نے مرتبانو مین پانی بہرواکے اسکو شراب بناکر پینے کو دئیے اور متی ۲۶ باب ۲۶ و ۲۷ ورس یسوع نے روٹی توڑ کر مریدونکو دی
اور کہا کہا ؤ یہ میرا بدن ہے اور پیالہ دیکر کہا پیو یہ میرا لہو ہے - اسی سبب سے عیسائیان عشای ربانی مین شراب کو عیسیٰؑ کا لہو اور
اور پارۂ نان کو عیسیٰؑ کا گوشت سمجہکر کہاتے مین پیتے ہین اور سو جب ثواب کا جانتے ہین اور بچے کو اصطباغ یعنے طہارت کرنے مین
کانکاب کو یا دریان موی ہوئی حاملہ عورت کی فرج مین شراب بہری پچکاری چلاتے ہین اور اول نامہ تمطاؤس ۴ باب ۳ و ۴ ورس
جو چیزین کہ خدا پیدا کی اسکو اپنا ادا ان شکر کرکے کہا ئینگے کیونکہ خدا پیدا کیا سو ہر ایک چیز اچہی ہے انکار کرلائق نہین اور اسی نامے
۵ باب ۲۳ ورس اکثر کمزوریون اور ہاضمہ کے واسطے شراب پینا جایز ہے انتہا دلایل مرقوم الصدر سے ثابت ہوچکا کہ یہ پیشگوئی
ہمارے نبی مکرم کے حقمین صادر ہوئی نہ دوسرے کسی نبی کے حقمین کیونکہ کسی نبی کے وقت شراب خوری حرام ہوئی نہ تہی ——

پیشگوئی سیوم از یعقوب ؑ یہ پیشگوئی یعقوب ؑ سے ہے انہون نے اپنے چوتہے فرزند کو کہا - کتاب پیدایش باب ۴۹
ورس ۸ - ای یہودہ تیرے بہائی تیری مدح کرینگے الخ ۱۰ یہود سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم اسکے پانون کے درمیان
سے جاتا رہیگا جبتک کہ شیلا نہ آوے اور قومین اسکے پاس بیکٹے ہونگے ۱۲ اسکی آنکہین مے سے لال ہونگی اور اسکے دانت دودہ
سے سفید ہونگے انتہا - تشریح اسکی یہ ہے بیان عصا سے مراد ریاست معنوی و حقیقی ہے یعنے نبوت و رسالت نہ ریاست و
سلطنت دنیوی - اور حاکم سے مراد نبی ہے اسلئے کہ احکام نبوت کو جاری کرنے والا ہے اور شیلا سے اشارہ ہے طرف
نبی صلعم کے اب جانئے کہ آنحضرت کی بعثت و نبوت کو اول تک عصا نبوت کا یہوداؑ کی اولاد مین جو بنی اسرائیل سے تہے
نقل کرتا ہوا عیسیٰؑ کو پہونچا اسلئے کہ انہون بہی بنی اسرائیل سے تہے دوسرے خاندان سے نہ تہے انکے بعد سوای نبی صلعم کے کوئی
دوسرا شرعی احکام جاری کرنے والا اور حق ٹہرانے والا حاکم یعنے نبی پیدا نہوا مگر نبی صلعم جو بنی اسماعیلؑ سے ہین جب سے کہ مبعوث
ہوئے تب سے عصا نبوت کا بنی اسرائیل کے خاندان سے جاتا رہا پہر آج تک کوئی نبی اسرائیلیون مین ہوا نہین اور دعوی -
نبوت کا کیا بہی نہین اور آنکہین آنحضرت کی سرخی مائل اور دانت شیر سے سفید تہے دوسری دلیل یہ ہے کہ آنحضرت
کے حضور مین اقوام مختلفہ کے لوگ گروہ گروہ اور فوج فوج حاضر ہوکے مسلمان ہوتے تہے اور یہ آیت دلیل اس بات کی
ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنے
جب پہونچ گئی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تونے دیکہے لوگ داخل ہوتے اللہ کے دین مین فوج فوج انتہا - ویسا تو عیسیٰؑ

کی پاس اقوام مختلفہ سے گروہ گروہ لوگ آئے ہی نہین اور ایمان لائے ہی نہین مگر چند مفلسان مثل متی وغیرہ کی حاضر ہو کے ایمان لائے تہے اسکا اعتبار نہین النادر کالمعدوم ان سب دلایل سے ثابت ہو چکا کہ یہ پیشگوئی نبی صلعم کے حقمین وارد ہی نہ عیسیٰؑ وغیرہ کی حقمین مگر عیسائیان کہتے ہین کہ یہ پیشگوئی عیسیٰؑ سے متعلق ہی وہ صرف غلط ہی اگر وہ صحیح ہو تو لازم تہا کہ جب عیسیٰؑ پیغمبر ہوئی تب وہ عصا نبوت کا بنی اسرائیل سے جاتا رہتا و بیبانہ جاکی بنی اسرائیل ہین ہی قایم رہنے کے باعث سی یہ پیشگوئی انکے سات متعلق ہو نہین سکتی فواید بدریہ۔ پیشگوئی چہارم از عیسیٰؑ مکاشفات یوحنا ۲ باب ۲۶ و ۲۷ ورس۔ اور وہ جو غالب ہوتا اور میری کامونکو آخر تک حفظ کر رکہتا ہی مین اسے قومونپر اختیار دونگا اور وہ لوہے کی عصا سی اُنپر حکومت کریگا۔ وی کمہار کی برتنون کی مانند چکنا چور ہو جاینگے جیسے مین نے اپنے باپ سی پایا ہی انتہا۔ جاننے کہ وہ جو غالب ہوتا ہی کر کے بالا مذکور ہو اسکو زبان گریکیہ مین او درکمر کہتے ہین اور لوہے کی عصا سی مراد تیغ و شمشیر ہے انتہا۔ اس پیشگوئی سی صاف پایا جاتا ہی کہ دنیا مین ایک نبی کا تشریف لانا برحق ہے۔ وہ سو حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین اسلئے کہ بعد عیسیٰؑ انکی نبوت کے کامونکی سربرائی آنحضرت سی عمل مین آئی عیسیٰؑ کے بعد نبی صلعم کے سوای دوسرا کوئی نبی پیدا ہوا نہین۔ اور نبوت کی کامونکی سربرآئی دیا نہین اور آنحضرت اس دنیا مین پیدا ہو کی کفار سی بت پرستی چہوڑائی اور اللہ کی وحدانیت سکہلای اور یہود کو عیسیٰؑ کی نبوت کی قایل کرائے اور سرکش و نافرمان کفار کو لوہے کی عصا یعنے تیغ زنی سے مٹی کے برتنون کی مانند چکنا چور کئے اور اللہ تعالی آنحضرت کو کافہ انام پر سرداری دیا تہا۔ دلایل مذکورہ سی ثابت ہوتا ہی کہ محمد رسول اللہ صلعم خدا کی نبی برحق ہین اور یہ پیشگوئی آنحضرت کی حقمین وارد ہی نہ دوسرے کسی نبی کی حقمین۔ فواید بدریہ اور مدارج النبوۃ پیشگوئی پنجم از اشعیاؑ کتاب اشعیاء ۶۰ باب پہلا ورس۔ اٹہہ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجہپر طلوع کیا ۲ کہ دیکہہ تاریکی زمین پر چہا گئی اور تیرگی قومونپر الخ ۳ قومین تیری روشنی مین اور شاہان تیری طلوع کی تجلی مین چلینگے ۷ قیدار کی سارے بہیڑین تیرے پاس جمع ہونگی نبیط کے مینڈہی تیری خدمت مین حاضر ہونگی وی میری منظوری کیواسطے میرے مذبح پر چڑہائے جاینگے اور مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا۔ ۱۱ تیری پہاٹکین نت کہلی رہینگے تاکہ قومونکی دولت کو تیری پاس لائین الخ ۱۲ کہ وہ قوم اور وہ مملکت جو تیری خدمت گذاری نکریگی برباد ہو جاویگی ہان وی قومین ایک لخت ہلاک کی جاینگی ۱۴ اتیرے غارتگر ونکی بیٹے بہی تیرے آگے جہکتے ہوی آوینگے ہان وی سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیرے پانون پر پڑینگے الخ ۱۸ آگے کو کبہی تیری سرزمین مین ظلم کی آواز سنی نہ جاینگی اور نہ کہ تیرے سرحدونمین خرابی یا بربادی کی الخ جاننے کہ اس پیشگوئی کے صادر ہونے کا سبب یہ تہا چونکہ خلق اللہ وحدانیت کو اللہ تعالی کے اور عبادت کو اسکے چہوڑ کر بت پرستی مین مبتلا و مشغول تہے اور شرک و کفر کی تاریکی زمین پر اور تیرگی خلایق کے دلونپر چہا گئی اور چہائی جاتی تہی اسکو دفع کرینگے اور بیت اللہ کو شرف دینے کیلیئے خدا نے ایک نبی

دنیامین پیدا کرنے کا ارادہ کیا سو حال اشعیاہ پر منکشف ہونے سے یہ پیشگوئی صادر ہوئی اور وہ علاقہ رکہتی ہے نبی صلعم کے ساتہ
آخرکار ویساہی ہوا یعنے وہ سبحانہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے آنحضرت کو دنیامین پیدا کرکے اپنی نبوت ورسالت اور سب
طرح کی بزرگی وفضیلت دیا اور آپکی ذات بابرکات سے بیت اللہ کو بزرگی دیا یہ وہ بیت اللہ ہے جو ے ورس مین مذکور ہے شوکت کے
گہر سے تعبیر کیا گیا ہے اور ہر ایک شہر کے اور ہر ایک بلاد کے باشندے اور ہر ایک قوم کے لوگ گروہ بگروہ جناب عالی مین حاضر ہوئے اور آپکی
نبوت کا اقرار کرکے ایمان لاتے تہے اور ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نامی جو عیسوی تہا اور بصورت پکارا جب اللہ ورسول پہ ایمان
لائے اور مسلمان ہوئے اور اکثر بادشاہان نذر ونیاز وتحایف جناب عالی مین بہیجا کرتے تہے۔ اس کیفیت کی صداقت ہسٹوری
آف عثمان ٹمپیسٹر کی پہلی جلد کے ۲۰۲ و ۲۰۹ و ۲۱۵ صفحات مین مرقوم ہے اور اُس ساتوین ورس مین نبیط کے مذکور ہے
سو نام حضرت اسماعیلؑ کے بڑے فرزند کا ہے اور قیدار کے مذکور ہے سو نام دوسرے فرزند کا ہے اس قیدار کی اولاد مین نبی صلعم پیدا
ہوئے اور قیدار کے بیٹے پون سے اور نبیط کے بیٹے سے مراد اُن کے خویش واقربا سے اور انکے لوگون سے ہے الغرض وے سبکے سب جناب
عالیمین آنحضرت کو حاضر ہوکر ایمان لائے ہین اُن مین سے کوئی شخص عیسیٰ کے پاس گیا نہین۔ نبی صلعم کے نور ہدایت سے تاریکی و
ظلمت کفر وشرک کی اوٹہہ گئی اور سرکش عبریون کو عاجز کئے۔ او مسلمان بنا کے بت پرستی چہڑوائے اور وہ لوگ جو مثل ابوسفیان
وغیرہ کے آنحضرت کو فرمان سے منہہ پہیر کے جنگ ومقابلہ کئے بدنام وفضیحت ہوئے آخرکار سرنگون ہوکے جناب فیضمآب کے دامن
داماں مین آئے۔ دل وجان سے فرمانبردار ہوئے اور آنحضرت سے مخالفت وعداوت رکہتے تہے سو یہودیان وغیرہ ذلیل وخوار ہوئے
یہانتک کہ انکی قوم سے ریاست جاتی رہی پہر کوئی شخص آجتک اس قوم مین رئیس نہین ہوا اور آنحضرت کی عدالت اظہر من الشمس ہے
اس سے ظلم وستم کی آواز جاتی رہی چنانچہ اس انہارہوین ورس مین آیا ہے کہ آیندہ تیری سرزمین مین ظلم کی آواز سنی نہ جائیگی
اور اس اا ورس مذکور مین ہے کہ تیری پہاٹکین یعنے دروازے نت کہلے رہینگے بند نہونگے انتہا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ دین محمدی کی دعوت
تا بہ قیامت جاری رہیگی موقوف نہونگی اور چو طرف سے لوگ بیت اللہ کے طواف کیواسطے اور آنحضرت کی زیارت کے لئے آتے
رہینگے ویسا ہی آجتک ہوتا آتا ہے جیسا کہ بالا مذکور ہوا الغرض یہ پیشگوئی سب طرح سے نبی صلعم سے علاقہ رکہتی ہے نہ موسیٰؑ
وعیسیٰؑ سے کیونکہ اس پیشگوئی مین مذکور ہین سو باتون سے ایک بات بہی عیسیٰؑ کے ساتہہ علاقہ وربط رکہتی نہین اور اوس ے ورس
مین جو لکہا گیا ہے کہ قیدار کے ساتہہ بہیڑے جمع ہونگے میری منظوری کیواسطے میری مذبح پہ چڑہائی کرینگے الخ بموجب اُن
ورس کے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے عمل پیرائی ہوئی تشریح اسکی یہ ہے چونکہ آنجناب سلسلے مین اولاد قیدار کے اور قریش
سے تہے جب بیت المقدس کے تسخیر کے واسطے اسکے نزدیک پہنچے ایک چہوٹا ڈیرا استادہ کرکے اسمین تشریف رکہتے تہے آپکو
دیکہنے کیواسطے وہان کے چند لوگ آئے اور جناب کو دیکہہ کر بطور ہنسی وٹہٹہے کے آپسمین کہتے تہے یہ بہی فقیر کو کیا مقدور جو بیت المقدس

لیوی بعد اسکے بیت المقدس کو مختارکار جو تہے زرق و برق کا لباس پہنے ہوی بڑی شان و شوکت سی اوس خیمہ کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ خلیفہ رسول اللہ کہان ہین لوگ کہا اس خیمہ مین تشریف رکہے ہین وی بولے تم ہم سی کیون مسخری کرتے ہو اس مین تو فقیر بیٹہا ہی۔ خلیفہ رسول کہان ہے پہر لوگ کہے کہ وہی خلیفہ رسول ہین جو اس ڈیرے مین تشریف رکہتے ہین الغرض جب وی سب حاضر حضور ہوئے تب جناب عالی نظر جلال سے انکی طرف دیکہے پس انپر ایسا داب و رعب غالب ہوا کہ تہر تہرانے لگی اور سوال و جواب کرنے سکے بے جنگ و جدل کے بیت المقدس کو جناب عالی کے تحویل کر دئے پس وہ جناب بیت المقدس مین گئے اور وہان کا سیر کئے اور وہان کے موریا پہاڑ پر ایک مسجد باندہی وہ آجتک موجود ہے اس مجمل کی تفصیل بال شافرد پادری سے اردو زبان مین تصنیف ہوئی سو محمد سر ترم نامی کتاب مین موجود ہی جسکا جی چاہے دیکہلو **پیشگوئی ششم از حبقوق نبیؑ** کتاب حبقوق کے ۳ باب کے اکثر ورسان نبی صلعم کے ساتھ علاقہ رکہتے ہین انمین سے ایک ورس یہ ہے ورس ۳ خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا اسکی شوکت سے آسمان چہپ گیا زمین اسکی حمد سی معمور ہوئی تہا۔ اب جاننے کہ بیبل ڈکشنری کے اور کامنٹری یعنے بیبل کی تفسیر ونکو دیکہنے سی معلوم ہوتا ہی کہ جنوب کو عبرانی زبان مین تیمان کہتے ہین اور اسماعیلؑ رہتے تہے سو ملک حجاز کے پہاڑونکو فاران کہتے تہا۔ وہ فاران شہر سو ڈیا کے جنوب طرف واقع ہے جسمین حبقوق نبیؑ رہتے تہے۔ اسلئے انہون نے بطور پیشگوئی کے فرمایا کہ خدا تیمان سے یعنی جنوب سی اور قدوس جو ہے کوہ فاران سی آیا تہا۔ اس مجمل کی تفصیل یہ ہی کہ وہان سی قدوس یعنے نبی مقدس ظاہر ہوگا اور خدا کا فضل و کرم اسپر جلوہ گر ہوگا۔ الغرض ویسا ہی ظہور مین آیا یعنے او سبحانہ تعالی نے نبی صلعم کو مکے مین پیدا کیا کہ جسکی شوکت کا بیان و حمد و ثنا زمین سی آسمان تک ہو رہی ہے کوہ فاران سے ملا ہوا کوہ حرہ ہے جہان نبی صلعم اکثر تشریف رکہتے تہی چنانچہ اس جگہہ اللہ سی آپ کو نبوت و رسالت حاصل ہوئی۔ اور مدارج النبوۃ مین مذکور ہین سو پیشگوئیان کے بیان مین یہہ بہی امر قوم ہی کہ حبقوقؑ نبی کی اس پیشگوئی مین نام اسکا احمد لکہا تہا۔ اسکو یہود و نصاری نکال دئے تہا۔ مکاشفات یوحنا ۲۲ باب ۱۹ ورس کہ اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتون مین سے کچہہ نکال ڈالے تو خدا اسکا حصہ کتاب حیات سی اور شہر مقدس یعنے یروشلیم سے اور باتون سی جو اس کتاب مین لکہے ہین نکال ڈالیگا تہا۔ اور پادری بال شافرڈ سے اردو زبان مین تالیف ہوکے پالم کوٹے مشن کے چہاپے خانے مین سنہ ۱۸۵۰ء طبع ہوئی ہے سو کتاب محمد سر ترم کے ۱۹۵ صفحہ مین لکہا ہی کہ افسوس بسیط زمین پر فضیلت رکہتا تہا اور شاہان یہود کا مقدس تہا سو شہر یروشلیم بہ سبب بے ایمانی و بد عملی نصاری کے اہل اسلام کی تحویل ہوا اور آجتک انکے تصرف مین ہی تہا۔ دلایل مذکورہ سی ثابت ہو چکا کہ یہودیان اور عیسویان کتب توریت و انجیل مین تحریف و جعل سازی کرنیکے سبب سے اور نبی صلعم کے اسماء مبارک کو بدل دینے کی شومی سے قادر ذو الجلال نے یروشلیم کو اور اسکی حکومت کو ان سی نکال لئے نیک

مسلمانون کے حوالے کیا۔ جب شاہان نصارا یہ سمجھے کہ اپنی قوم کی بے ایمانی و بدعملی کے سبب سے وہ شہر مقدس اپنی حکومت و تصرف سے جاتا رہا تب چاہا کہ پہر اسکو اپنے تصرف مین لاوین۔ اس ارادے سے چلیپا اپنے گلے مین ڈالی اور قسم کہائی کہ جب تک اس شہر کو فتح نکرین تب تک اپنی عورتون کی صورت نہ دیکہین الغرض لشکر انبوہ اور افواج کثیر جمع کرکے بڑی جوانمردی و بہادری کی سانہہ کئی بار یروشلیم مین موجود تہے سو عربون سے جنگ و جدل کئے اور خون بہائے مگر شکست پر شکست کہائی ہرگز فتح یاب نہوے اور تسخیر سے یروشلیم کے محروم رہے اس اجمال کی صداقت مذکورہ سو کتاب محمد سر ترم مین مفصل مرقوم ہے اس جنگ کا نام جنگ چلیپا مشہور ہے اور اشعیاہ بطور پیشگوئی کے فرماتے ہین کتاب اشعیا ۵۲ باب پہلے ورس مین ہے۔ جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے اے یروشلیم مقدس شہر اپنا سجیلا لباس اوڑہ لے کیونکہ آگے کوئی نامختون یا ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا انتہا۔ یہان نامختون سے مراد نصارا ہین کیونکہ انکو ختنہ نہین۔ اور ناپاک سے مراد یہود ہین کیونکہ وے نبی صلعم کی نبوت کے اور عیسیٰؑ کی نبوت کے منکر ہین۔ حاصل کلام ایسا ہی ہوا یعنے ان ہردو قوم کے تصرف و حکومت سے شہر بیت المقدس نکلکے مسلمانون کے حوالے ہوا اور وہ پیشگوئی درست و سچی نظر آئی کیونکہ ان ہردو قوم والونکی حکومت اس شہر سے نکلگئی حقیقت یہی کہ اس پیشگوئی سے بہی حضرت رسول اللہ صلعم کا نبی برحق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ **پیشگوئی ہفتم از موسیٰؑ**۔ کتاب استثنا ۳۳ باب ۲ ورس۔ اسنے کہا خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے انپر طالع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا الخ تشریح اس ورس کی یہ ہے چونکہ خداوند تعالیٰ کوہ سینا پر موسیٰ کو اور کوہ شعیر پر عیسیٰؑ کو کہ جسکا بیان متی کے ۱۷ باب کے ۵ ورس مین آیا ہے اپنی تجلی خاص دکہلایا اور نبی صلعم کو کوہ فاران سے ملا ہوا کوہ حرہ مین نبوت عطا کیا۔ لہذا ان ہرسہ کوہ کا ذکر اس پیشگوئی مین آیا ہے اس حقیقت سے ناواقف ہین سو عیسائیان کہتے ہین کہ یہ پیشگوئی انبیاء بنی اسرائیل کے حق مین وارد ہے انتہا وہ صرف غلط ہے کیونکہ نبی اسرائیل سبکے سب یروشلیم مین رہتے تہے انمین کا کوئی نبی مکہ مین یا کوہ فاران کی سرحد مین رہا نہیں سوائے اسماعیلؑ کی اولاد کے جو عرب ہین۔ اس پیشگوئی سے بہی آنحضرت کی رسالت و نبوت ثابت ہوتی ہے **پیشگوئی ہشتم از عیسیٰؑ**۔ انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ ورس مین ہے۔ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا الخ۔ ۱۶ باب کے ۷ ورس لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تمہ پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اسے تم پاس بہیجدونگا ۸ وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیردار ٹہراویگا۔ ۹ گناہ سے اسلئے کہ مجہپر ایمان نہین لاے ۱۰ راستی سے اسلئے مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر نہ دیکہوگے ۱۱ عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ۱۳۔ لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچہہ کہ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی ۱۴۔ اور وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ

میری چیزونسے پاویگی اور تمہین دکہائی دیگی- **تشریح** اس پیشگوئی مین لفظ تم کا اور تمہین کا جو مذکور ہی مراد اس سی یہود ونصارا ہین نہ صرف حواریان اور مراد تسلی دینے والی سی نبی ہے جسکو عبرانی زبان مین فارقلیط کہتے ہین اور اس جہانکو سردار سی عیسوی شیطان سی مراد لیتے ہین معلوم باد کہ یہ پیشگوئی عیسیٰؑ کی ہے- اسکے بولنے کا سبب یہ تہا چونکہ یہودیان اوس جناب کی نبوت ورسالت کا انکار کرتے تہے اور انکا دین قبول تے نہ تہے اور بد کہتے تہے اور انواع واقسام کی تکلیف دیتے تہے اسلئے آنحضرت رنجیدہ خاطر ہوکر اس پیشگوئی کو بیان کئے اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ عروج عیسیٰؑ کے بعد ایک تسلی دینے والی کا آنا برحق ہی وہ سو حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین کیونکہ عیسیٰؑ آسمان پر گئے بعد آنحضرت صلعم کو سوای دوسرا کوئی نبی آیا نہین اور آنحضرت اس جہا نمین پیدا ہوکر دعوت دین اسلام کی کئے اور مشرکون سی بت پرستی چہوڑائی عدالت ونصفت کا رواج دئے اور یہود کو ملزم کئے اور عیسیٰؑ کی نبوت کی اور آسمانپر جانے کی قایل کرای اور انکی بزرگی وتقدس سمجہایا اور نبی صلعم سی شیاطین بہلگتے اور ڈرتے تہے آنحضرت کی نزول کے بعد شیاطینون کا آسمانون پر جانا موقوف ہوگیا- ۱۳ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہہ کہ سنیگا سو کہیگا انتہا- ویسا ہی ہوا یعنے جو حکم خدا سی ہوتا تہا آنحضرت اسکو بیان کرتے تہے نہ اپنی طرفسی چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی- وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى دلایل مذکورسی ثابت ہوچکا کہ یہ پیشگوئی نبی صلعم کی حقمین صادر ہوئی ہے- نہ دوسرے کسی کے حق مین چنانچہ- پے- یم- رے- مجچل ین ل ڈی صاحب تالیف کئی ہین اور ۱۸۶۹ سنہ ع مین طبع ہوئی ہے سو کتاب کی ۲۰۰ صفحہ مین لکہے ہین کہ یہ پیشگوئی محمد صلعم کی ساتہہ تہوڑی علاقہ رکہتی ہی انتہا- عیسیٰؑ کی نبوت کا اور بندگی وتقدس کا اظہار نبی صلعم نہ فرماتی تو دنیا مین کوئی شخص عیسیٰؑ کی نبوت وبزرگی کا اقرار نکرتا اور آپکی نبوت کا نام جہانسی گم ہوجاتا- اس باب مین عیسویان کہتے ہین کہ تسلی دینے والے سی مراد نبی صلعم نہین مگر جو روح کہ حواریون پر وارد ہوئی تہی اس سے مراد ہی چنانچہ اعمال رسل ۲ باب پہلا ورس جب پنتیکست کا دن آیا تہا وی سب یعنے حواریان ایک دل ہوکر اکٹہے ہوی یکبارگی آسمان سی ایک آواز آئی جیسی بڑی آندہی چلے اور اس سی سارا گہر جہان وی بیٹہے تہے بہر گیا- ۳- اور انہین جدی جدی آگ کی سی زبانین دکہائی دین اور ان مین سی ہر ایک پر بیٹہین- ۴- تب وی سب روح قدس سی بہر گئے اور غیر زبانین جیسی روح نی انہین بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے انتہا ای صاحبو تمہارا وہ بیان صرف غلط ہی بقول شخصے ماری ٹہٹنہ پہوٹی آنکہہ کہان وہ روح اور کہان تسلی دینے والا- ان ہر دو مین آسمان وزمین کا فرق ہی اس پیشگوئی مین مذکور ہین سو کامون مین سے ایک کام بہی اس روح سی عمل مین نہین آیا اگر وہ روح تسلی دینی والی ہوتی تو جیسا کہ عیسیٰؑ لوگون مین رہکر انکو ہدایت کرتے تہے ویسا وہ روح بہی لوگون مین بسکے انکو نیک ہدایت اور گناہ گارونکو ملزم اور شیاطین پر حکمرانی کرتی اور سچائی کی راہ دکہاتی اور آیندہ کی خبرین دیتی اور عیسیٰؑ کی بزرگی وتقدس بیان کرتی ویسا تو کچہہ نہین پہر یہ تسلی دینے والی کیونکر ہوگی حواری

صاحبان تو عیسیٰ سے دین وملت کی ہدایت پائے ہوئے اور خبردار تھے نہ جاہل وبے ہدایت وسیون پر نمودار ہوتا اسکا لوگونکی تفہیم
سود مند نہیں اجی صاحبو عروج مسیح کے پیشتر از روح قدس دنیا میں نازل نہوا ہوتا تو البتہ یہ پیشگوئی اسکے حق مین وارد ہوئی
ہوگی کرکے سمجھنا گنجایش رکھتا تھا۔ وہ تو اس پیشگوئی کے تین سال آگے کبوتر کی صورت مین حضرت مسیح پر وارد ہو چکا تھا
چنانچہ عیسائی سب کے سب اسکے قایل ہین ویسا ہوتی پر عروج مسیح کے بعد روح قدس حواریون پر وارد ہوا سمجھنا اور اسکو
تسلی دینے والا اقرار دینا نادانی ہے اور جہان مین یہ عادت جاری ہے کہ ایک کاریگر جب دیکھتا کہ ایسا ایک کام اپنے درپیش آیا ہو کہ
ہونا اسکا اپنے سے دشوار ہے تب کہدیتا ہے کہ وہ کام پورا کرنے کے لئے دوسرے کاریگر کو بہیجدیتا ہون پس تو جب مسیح دیکھے کہ یہود
کو ہدایت کرنا اپنے سے ہو نہین سکتا۔ تب فرمایا ہے کہ خدا ہدایت کے لئے میرے بعد دوسرے تسلی دینیوالیکو دنیا مین بہیجیگا۔ وہ
آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹہراویگا۔ انتہا بموجب فرمودۂ مسیح کے بعد عروج انکے نبی صلعم مبعوث ہوکر
اور ان سب کامونکو عمل مین لائے۔ سب طرح سے یہ پیشگوئی آنحضرت کے ساتھ نسبت رکہتی ہے۔ نہ کسی روح وتجلی کے ساتھ۔
اس باتکو دلان قبول تے ہین مگر بہ سبب تعصب کے زبان انکار کرتی ہے۔ چونکہ مسیح بہی ایک تسلی دینے والے تہے اسلئے فرمائے کہ دوسرے
تسلی دینے والے کو خدا بہیجے گا۔ اگر تم یہ کہتے ہو اس روح کے نمودار ہونے سے حواریان روح قدس سے بہر گئے یہ کچھ تعجب کی بات
نہین دیکہو انجیل لوقا پہلا باب ۴۱ و ۶۷ ورس اور ۲ باب ۲۵ و ۲۶ ورس یحییٰ کی ماں الیشبع اور باپ ذکریا اور شمعون
نے روح قدس سے بہر گئے تہے۔ ویسا ہی حواریان بہی روح قدس سے مست ہوگئے ہونگے اسکو تسلی دینے والا بولین تو الیشبع وغیرہ
پر وارد ہوسو روح قدس کو بہی تسلی دینے والا کہنا لازم آتا ہے۔ ہان عارفان اور اولیاء اللہ پر تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہین اور
مست ومدہوش کردیتے ہین ویسا ہی حواریونپر بہی تجلیات خاص وارد ہوئے ہونگے وہ کیفیت لوقا نے اعمال رسل مین لکہدیا ہے
اسکے سوای دوسرا کوئی حواری وہ کیفیت مفصلاً اپنے انجیل مین لکہا نہین اگر ہو تو بتلادو۔ سوای اسکے آدم کے زمانے سے
نبی صلعم کے زمانے تک کافۂ بشر کی ہدایت کے واسطے اللہ نے کسی فرشتے کو یا نور وتجلی کو یا آتش کو رسالت ونبوت دیکر دنیا
مین بہیجا نہین۔ مگر انسانونکو نبی بنا کر انسانان کی طرف بہیجا ہے اسلئے کہ لوگ بہ سبب ہمجنسیت کے مالوف ہوکر انکی ہدایت کو
قبول کرین چنانچہ جتنے انبیا کہ دنیا مین آئے ہین وے سب کے سب انسان تہے نہ روح نہ تجلی نہ فرشتے ونہ آتش اور عیسویان
کہتے ہین کہ وہ روح حواریونپر وارد ہونے سے وے صاحبان کرامات کرتیلئے ہین انتہا یہ کچھ عجب نہین اس سے بڑی بڑی کرامات
نبی صلعم کی امت کے اولیاء اللہ بہی کرتیائی ہین یہ کامان ان کے ایمانداری اور عرفان سے عمل مین آتے ہین چنانچہ متی ۱۷ باب
۲۰ ورس قول مسیح۔ کہ تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو تو اس پہاڑ کو دیکہکے یہان سے وہان پر جا کہینگے تو چلا جائیگا۔
انتہا سوای اسکے دجال سے بہی اکثر کامان مانند کرامات کے ظاہر ہونگے اور کاہنان بہی کرامات کے مانند بہت کامان کرتیائین

چنا

چنانچہ پہلی کتاب سموئیل ۲۸ باب ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۵ ورس سموئیل راجہ ایک کاہنہ عورت کے پاس جاکے کہا کہ تو اپنے علم کے زور و قدرت سے میں چہتا ہوں سو شخص کو حاضر کر اور مجھے بتلادے تب اسنے اپنے عملیات کے زور سے مرگئے تہی سموئیل نبی کو قبر سے نکلکے باہر آئے سر نکالکر دکہائی اور کتاب خروج ۷ باب ۱۲ و ۲۰ و ۲۲ ورس موسیٰؑ کے معجزونکے مقابل جادوگران اپنے عمل کی قدرت سے اپنا عصا زمین پر ڈالکے سانپ اور ندی کے پانی کو لہو بنادئے خیر والسلام۔ ہمکو کرامات کی بابت مین کچہہ کلام نہین مگر کلام اس باب مین ہے کہ روح مذکور تسلی دینے والا ہو نہین سکتا **فائدہ** جانئے کہ تسلی دینے والا ترجمہ ہی لفظ فارقلیط کا چنانچہ انجیل یوحنا کی ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۶۷۱ء اور ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۵۵ء مین صاف لفظ فارقلیط کا مرقوم ہے معنی اسکی تسلی دینے والا اور دلاسا دینے والا اور احمد ہی۔ وہ لفظ دلالت کرتا ہی شخصیت و آدمیت پہ نہ روح و تجلی و نور پر۔ لہذا قدیم عیسائی بہی فارقلیط سے مراد انسان لئے تہے اس سبب سے عیسیٰؑ کے عروج کے ایک سو ستروین سال مین مونٹانس نامی ایک عیسائی فاضل نے اپنے کو فارقلیط قرار دیا اور شہر فروگیا اور ایشیاہ کوچک کے دو تین صوبونمین دعویٰ پیغمبری اور فارقلیط کا کیا۔ اکثرت سے لوگ اسکے پیرو ہوگئے۔ اگر فارقلیط سے روح مراد ہوتی تو وہ مونٹانس ایسا دعویٰ ہرگز نہ کرتا۔ اے صاحبو جسکو تم روح قدس قرار دئے ہین وہ تو موافق قول تمہاری عیسیٰؑ کی عروج کے دس دن کی بعد حواریوں پر وارد ہو چکا تہا پہر اسکے ایک سو اکہتر سال کے بعد کئے عیسائی فارقلیط کی آنے کا انتظار کرنے کا اور مونٹانس انسان ہوتے پر اپنے کو فارقلیط قرار دینے کا سبب نہ تہا۔ اس مونٹانس کا تہوڑا احوال اس رسالیکے فصل دوازدہم کی آخر مین مرقوم ہین سو جدے جدے فرقون کی بیان مین معہ اسناد کی لکہا گیا ہی۔ ان سب دلایل سے ثابت ہوتا ہی کہ فارقلیط سے مراد روح قدس نہین حقیقت مین فارقلیط اشارہ ہی طرف حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے **پیشگوئی نہم از اشعیا** یہ پیشگوئی مکہ معظمہ اور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلعم کی ساتہہ علاقہ رکہتی ہے وہ یہ ہی۔ کتاب اشعیاہ ۵۴ باب پہلا ورس۔ اے بانجہ جو تو نہین جنتی تہی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہوتی تہی وجد کرکے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چہوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہین انتہا۔ تشریح اسکی یہ ہی یعنے اولاد کا ہونا بڑی بخشش رب ہی اسلئے کہ نیک فرزند شجرہ حیات کا ثمر اور زندگانی کا نتیجہ ہی یہ نعمت عظمیٰ سوای زن صاحب ولد کی بانجہ عورت کو میسر نہین بدستور جس سرزمین مین نبی پیدا نہین ہوا وہ مانند بانجہ عورت کی ہی اور جو بزرگی کہ انبیا پیدا ہوی سے زمین کو حاصل ہے وہ اسکو حاصل نہین چنانچہ یروشلیم یعنے بیت المقدس کی سرزمین پر انبیا پیدا ہونیکے باعث سے جو فضیلت کہ اسکو حاصل ہوئی وہ دوسری کسی شہر کو حاصل نہین۔ اب جانئے کہ آدمؑ کے زمانے سے نبی صلعم کی پیدایش تک کوئی نبی جن وانس کی ہدایت کے لئے مکہ معظمہ کی زمین پہ پیدا نہین ہوا تہا۔ اسی سبب سے وہ خالق برحق جسنے ابراہیمؑ کی زوجہ سارا کا و زکریاؑ کی عورت الیشبع کا بانجہ پنا پیرانہ سری مین

نکالکر نیک اولاد بخشتا تہا۔ چاہاکہ مکے کی زمین پر ایک نبی مقدس کو پیدا کرے۔ اس باب مین یہ پیشگوئی صادر ہوئی۔ اور اس زمین کو بانجہ سے تعبیر کیا اور فرمایا ۴۔ مت ڈر ہیر تو پشیمان نہوگی تو مت گہبرا۔ تو پہر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کا ننگ بہول جائیگی۔ اور اپنی بیوگی کا عار پہر یاد نہ کریگی ۷ مین نے ایکدم کے لئے تجہے چہوڑ دیا لیکن اب مین بہت سی مہربانی کی ساتہہ تجہے سمیٹ لیونگا۔ قہر کی شدت کی حالمین مین اپنا منہہ تجہہ سے ایک لحظ چہپایا پہر اب مین ابدی عنایت سے تجہہ پر رحم کرونگا ۱۶۔ دیکہہ مین نے لوہار کو پیدا کیا جو کوئلے آگ مین ڈالکے پہونکتا ہے اور اپنے کام کے لئے ہتیار نکالتا ہے۔ اور غارتگر کو خراب کرنیکے لئے بہی پیدا کرتا۔ ۱۷ کوئی ہتیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا۔ جو زبان کہ عدالت مین چلے گی تو اسے مجرم کریگی انتہا۔ بالا مذکورہ سے عبارت سے پایا جاتا ہے کہ زمین مکہ مین ایک نبی مقدس کا پیدا ہونا برحق ہے کہ جسکے سبب سے اسکو شرف و افتخار ہوئے وہ سے محمد مصطفے صلعم ہین چنانچہ مولانا شاہ عبد الحق دہلوی رحمتہ مدارج النبوة مین لکہا ہے کہ اوس لوہار سے مراد نبی صلعم کی ذات بابرکات ہے انتہا۔ ای صاحبو ایسے مرادی الفاظ توریت و انجیل مین بہت سے آئے ہین چنانچہ کتاب اشعیا ۴۳ باب ۱۱ ورس مین انبیا کو چوپان سے اور امت کو گلہ سے او رمتی ۱۰ باب ۵ ورس آدمیونکو بہیڑیوں سے مراد لیا ہے ویسا ہی اس پیشگوئی مین نبی صلعم کو لوہار سے تعبیر کیا ہے اسلئے جسطرح سے لوہار فولاد کو آتش پر گرم کرکے ہتیار بناتا ہے اور کام مین لاتا ہے۔ بدستور آنحضرت نے کفار کو کہ جنکے دلان فولاد سے بہی سخت تر تہے آتش عذاب الٰہی بتاکر نرم کیا اور آب و تاب ایمان کا دیکر اعدای اسلام کی سرکوبی کے آلات عمدہ بنایا کہ جنکے سبب سے کفر مکہ سے منہدم ہوا اور اسلام تقویت پایا اور غارتگران دین خوار و خراب ہوئے اور جسنے کہ آپ کے مقابلہ مین شمشیر کشی کیا ذلیل و خوار ہوا اور آنحضرت مکہ مین پیدا ہونے کے باعث سے جناب عیسیٰ و یحییٰ و ذکریا وغیرہ انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام پیدا ہوئے سو شہر بیت المقدس پر مکہ معظمہ کو فضیلت ہوئی اور قبلہ یا نماز و نکا اور ملقب بہ بیت اللہ ہوا سو اسکی چوطرف کے آدمی حج و طواف کے لئے ہر سال وہان جمع ہوتے ہین چونکہ ان باتونکا علم ازل سے خدای عالم الغیب کو تہا ازین سبب اسنے فرمایا ۲ تو اپنے خیمہ کے مسکنون کے پردے پہیلا دریغ مت کر اپنی ڈوریان لمبے اور اپنی میخین مضبوط کر ۳ اسلئے کہ تو دہنے طرف اور بائین طرف بڑہیگی انتہا الغرض ویسا ہی ہوا جیسا کہ اوپر کے ورسونمین مذکور ہے اور مکے کی زمین بہ نسبت سابق کے حد سے بڑہکر وسیع اور کشادہ ہوئی اور رونق پائی اور حق تعالیٰ نے نبی صلعم کو کل انبیا پر فضیلت دیا۔ اگرچہ اولاد مین اسرائیل یعنے یعقوبؑ کے صدہا انبیا ہوئے ہین مگر اولاد مین اسماعیلؑ کے ایکہی نبی یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے اور جو شرف و افتخار کہ آنحضرت کو خدانے عطا فرمایا کسی نبی و مرسل کو دیا نہین **بیت** صدف را کہ بینی ز دُردانہ پر۔ نہ آنقدر دارد کہ یک دانہ دُر۔ اسی سبب سے زمین مکہ کے حق مین خدا فرمایا کہ بیکس چہوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے ای صاحبو پولس جو عیسیٰؑ کا حواری کہلاتا تہا اگر نبی صلعم کی قدمبوسی کی دولت سے سعادت اندوز ہوتا تو

جس طرح گل نیلوفر عشق مین خورشید کی ہمہ تن دیدہ ہوگہورتا ہی۔ اس سے بہی زیادہ لقای محمدی کے مشاہدے مین غرق ومحو ہوجاتا۔ اور بجای ترنج کے دلکو تراشتا۔ اسنے کلنیون کو لکہا ہی سو خط کی ۴ باب کی ۲۲ ورس تک کی ورسونمین اس پیشگوئی کو نبی صلعم کے جدامجد اسمٰعیل ؑ کی اور انکی مان حاجرہ کی طرف بزادبانہ طور سی منسوب کیا سو ہرگز نہ کرتا۔ چونکہ اسنے دولت اقدامبوسی سی نبی صلعم کے بدنصیب اور محروم رہا تہا اور ۲۵ ورس پہلے باب خط مذکور کی موافق ملک عرب مین جاکے وہان سی زود رو ہو نکلا تہا اسلئے اسنے مذکور بے ادبی کا مرتکب ہوا۔ لیکن یہ نہین سمجہا کہ بیکس چہوڑی ہوئی سی مراد زمین مکہ اور اسکی اولاد سی مراد نبی وغیرہ بزرگان ہین اور خصم والی سی مراد بیت المقدس ہی۔ اور اسکی اولاد سی مراد انبیا ہین اگر اسنے یہ سمجہا ہوتا تو جہوٹا نہ کہلاتا۔ سب طرح سی ثابت ہی کہ یہ پیشگوئی زمین مکہ معظمہ سے اور نبی صلعم سی علاقہ رکہتی ہی۔ نہ حضرت ابراہیم ؑ کی زوجات سی یعنے بی بی سارا و بی بی حاجرہ سی اسلئے کہ انکو زمانے کی صدہا سال کے بعد یہ پیشگوئی صادر ہوئی۔ پس کیونکر انکے نام سے متعلق ہوگی **پیشگوئی دہم از توریت** کتاب استثناء ۱۸ باب ۱۸ ورس مین انکے لئے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ کہ مین اسے فرماؤنگا وہ سب ان سی کہیگا ۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو اسکا حساب اس سے لونگا انتہا۔ یہ پیشگوئی عیسیٰ ؑ کے ساتہہ علاقہ رکہتی نہین۔ اسلئے کہ انہون بنی اسرائیل کی اولاد سے ہین بنی اسرائیل کی بہائیون کی اولاد سے نہین۔ سوا اسکے یہ پیشگوئی اس نبی کے ساتہہ متعلق ہونگی جو موسیٰ ؑ کے مانند آدم زاد اور جوانمرد ہو وے نہ اس نبی کی ساتہہ جسمین کہ صفات موسیٰ ؑ کی نہون اب ہم پوچہتے ہین ای عیسوی صاحبو فرماؤ کہ عیسیٰ ؑ خدا کی بیٹے ہین یا انسان کے بیٹے تم انکو خدا کی بیٹے کہین سو صورت مین یہ پیشگوئی ہرگز ان سے متعلق ہوسکتی نہین برخلاف اسکے انکو انسان کے بیٹے کہین تو انجیل جہوٹی ہوتی ہے درصورتیکہ تم ان دونو باتون مین سی ایک بات پر قایم نہ رہکے سمایہ کی موافق ادہر ادہر کشمکش کرین تو کج بحثی وسینہ زوری متصور ہوگی۔ تمہو مچہلی سانپ کو سر مچہلی کو دم بتلاتی سرکیا مت بتلاؤ ع دورنگی چہوڑدے یک رنگ ہوجا۔ یہ پیشگوئی سب طرح سی نبی صلعم کے ساتہہ علاقہ رکہتی ہے نہ عیسیٰ ؑ سی۔ دیکہو موسیٰ ؑ جوانمرد بہادر تہے ویسا آنحضرت بہی تہی نہ عیسیٰ ؑ اور موسیٰ ؑ دشمنون سے جہاد کرکے غالب ہوگئے ویسا آنحضرت بہی کئے نہ عیسیٰ ؑ بلکہ دشمنون کے ہاتہہ سی مار کہائے۔ اور کتاب شریعت توریت کی موسیٰ ؑ کو ملی ویسا کتاب قرآن آنحضرت کو ملی جسمین احکام الٰہی حرام وحلال وغیرہ کی ہین نہ عیسیٰ ؑ کو۔ موسیٰ ؑ صلب سے باپکے پیدا ہوئے ویسا آنحضرت بہی پیدا ہوئے نہ عیسیٰ ؑ موسیٰ ؑ والدہ سی جدا ہوکے عبرانی عورت کا دودہہ پیکے بڑے ہوئے ویسا آنحضرت بہی والدہ سی جدا ہوکے حلیمہ سعدیہ کا دودہہ پیکے بڑہے نہ عیسیٰ ؑ۔ اور پراگندہ اور منتشر تہے سو بنی اسرائیل کو موسیٰ ؑ فراہم کرکے ایماندار بنای ویسا منتشر تہے سو بنی اسمٰعیل کو آنحضرت فراہم کرکے مسلمان بنای نہ عیسیٰ ؑ۔ اور موسیٰ ؑ کو کوہ سینا یعنے کوہ طور پر وحی نازل ہوئی آنحضرت کو

کوہ حرہ مین نازل ہوئی نہ عیسیٰؑ کو۔ مگر انہون نے معافی گناہون کے واسطے یحییٰؑ کے توسل سے اردن کی ندی مین اصطباغ یعنے غوطہ کہایا موسیٰؑ کفار کی اذیت سے وطن سے ہجرت کر کے مدیان کو گئے ویسا ہی آنحضرت بہی وطن سے ہجرت کر کے مدینہ کو گئے نہ عیسیٰؑ۔ مگر انہون نے وطن کے اندر میدان ارام مین جا چہپے۔ اور موسیٰؑ ماںباپ سے پرورش ہوی نہین ویسا ہی آنحضرت۔ والدین سے پرورش پائے تہین مگر عیسیٰؑ نے تیس ۳۰ سال کی عمر تک ماں مریم باپ یوسف نجار سے پرورش پایا۔ اور موسیٰؑ بعد شادی کے اپنی عورت صفورہ کے گہر مین بود و باش کئے آنحضرت اپنی عورت خدیجہ کے گہر مین بود و باش کئے۔ نہ عیسیٰؑ شادی کئے نہ عورت کے گہر رہے۔ موسیٰؑ وفات کے بعد قبر مین دفن ہوئے ویسا ہی آنحضرت بہی وفات کے بعد قبر مین دفن ہوئے القصہ جتنے اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ موسیٰؑ مین تہے وہ سب نبی صلعم مین تہے انمین سے ایک صفت بہی عیسیٰؑ مین نہ تہی۔ باوجود اسکے عیسائیان کہتے ہین کہ اس پیشگوئی مین انکے لئے انکے بہائیون مین سے تجہ سا ایک نبی برپا کرونگا کرکے مذکور ہونیکے سبب سے وہ پیشگوئی بنی اسرائیل کی اولاد مین پیدا ہوئے سو عیسیٰؑ کے ساتہہ علاقہ رکہتی ہے نہ نبی صلعم کے ساتہہ اسلئے کہ آنحضرت بنی اسرائیل سے نہین ہین انتہا۔ ای صاحبو یہ قصور تمہارا صرف غلط ہی جانئے کہ بنی اسرائیل کے بہائیان بنی اسماعیل ہوتے ہین تمثیل اسکی اس طور پر ہی کہ کسو نے علی کو کہے کہ بنی حسین کے لئے ہین انکے بہائیون مین سے تجہ سا ایک پہلوان تیار کرونگا انتہا۔ اس قول سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ پہلوان بنی حسین مین ہو نہین سکتا مگر انکے بہائی حسن کی اولاد مین ہوگا انتہا۔ ای صاحبو انکے لئے کرکے اس پیشگوئی مین مذکور ہے سو ضمیر کا مرجع بنی اسرائیل ہین اور انکے بہائیون مین کرکے مذکور ہی سو ضمیر کا مرجع بنی اسماعیل ہین کیونکہ بنی اسرائیل کے بہائیان بنی اسماعیل اور زمران وغیرہ ہین۔ اسلئے کہ اسحاق و اسماعیل و زمران فرزندان ہین ابراہیمؑ کے اور وہ اور انکی اولاد باہم بہائیان ہوتے ہین اس قبیل کے الفاظ توریت مین بہت جائے آئے ہین چنانچہ کتاب پیدایش ۱۶ باب ۱۲ ورس کہ وہ یعنے اسماعیل اپنے سب بہائیون کے یعنے اسحاق و زمران وغیرہ کے سامنے بود و باش کریگا ۲۵ باب ۱۸ ورس کی آخر مین لکہا ہی کہ انکا قطع زمین انکے سب بہائیون کے سامنے پڑا تہا۔ انتہا۔ اس ورس کی ماقبل ہین سو ورسونکے ملاحظہ کرنیسے ظاہر ہوتا ہی کہ اس ورس مین اسحاقؑ کی اولاد کو اور زمران وغیرہ کی اولاد کو اسماعیلؑ کی اولاد کے بہائیان لکہا ہی سوای اسکے کتاب استثنا ۲ باب ۴ و ۸ ورس خدا نے بنی اسرائیل کو اسکے بہائی عیسو کی اولاد کو باہم بہائیان قرار دیا ہی انتہا۔ بدستور اس پیشگوئی مین انکے لئے جو کہا ہی وے بنی اسرائیل ہین انکے بہائیون مین جو کہتا ہی وے بنی اسماعیل ہین یہ نا سمجہکر پادری فنڈر او پادری رجب علی کہتے ہین کہ الفاظ مذکور سے بنی اسماعیل مراد نہین انتہا۔ یہ غلط فہمی اور خصومت دینی ہے **فائدہ** اس پیشگوئی کے بابت مین دو فقرے کتاب استثنا مین مذکور ہین ایک یہ ۱۸ باب ۱۵ ورس خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بہائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا الخ

یہ قول موسیٰ کا ہی جو بنی اسرائیل طرف خطاب کرکے فرمائے تہی۔ دوسرا یہ ۱۸ ورس مین انکے لئے انکی بہائیون مین تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا الخ یہ قول خدا کا ہی جو موسیٰ سے کہا گیا انتہا۔ اجی صاحب ۱۵ ورس کی عبارت مین تیرے درمیان سے کرکی مرقوم ہے سو فقرہ ۱۸ وین ورس کی عبارت مین مرقوم نہین وہ فقرہ یقیناً تحریفی ہے صحیح نہین اسکے اثبات پر چند عمدہ دلایل ہین۔ پہلے یہ کہ پطرس حواری کی کلام مین وہ فقرہ داخل نہین دیکہلو اعمال رسول ۳ باب ۲۲ ورس اور استفان حواری کی کلام مین بہی وہ فقرہ داخل نہین دیکہلو اعمال رسول ۷ باب ۳۷ ورس سوا اسکی توریت مقدس کا سب سے قدیم اور پرانہ ترجمہ یونانی یعنے سبعین وارجنٹ اسمین بہی وہ فقرہ نہین ہے اور ایک سپرانہ معتبر ترجمہ توراة کا ہی جو مسیح سے تین سو برس پیشتر لکہا گیا چنانچہ حواریون نے اسکو معتبر جانکر اپنی تصنیفات مین اس ترجمہ سے اکثر نقل وسند لیا ہی اور یہودیون مین بہی ترجمہ درس وتدریس مین تہا اسمین بہی فقرہ متنازعہ فیہ داخل نہین الغرض ثابت ہوچکا کہ وہ فقرہ اصلی نہین تحریفی ہے تنبیہ پادری عماد الدین اپنی بنائی ہوئی کتاب تحقیق الایمان مین لکہتا ہی کہ عیسائی کہتے ہین کہ محمد صاحب کی پیدایش کے چہہ سو سال کے آگے عیسیٰ اس خبر کو یعنے پیشگوئی کو اپنے حقین بتلا چکے ہین انتہا۔ یہ صرف غلط ہی اور تہمت ہی عیسیٰ پر اگر یہ سچ ہو تو وہ کس انجیل مین ہی بتلادو۔ اس جہوٹ کو سترونکر کے عماد الدین اس اپنی کتاب مین تحریر کیا ہی سو عقل کی خوبی ہی۔ اس پیشگوئی کے بابت مین اہل اسلام کے دعوی پر خلاف پادری رجب علی ایک کتاب تالیف کیا ہی نام اوسکا تشریف نسبتین ہے اسمین بہت یاوہ گوئی کیا ہی۔ اور اسکے پہلے باب مین پہلا اعتراض یہ ہی کہ محمدی دعوی کرتے ہین کہ ماں باپ سے پیدا ہونے مین اور زن وفرزند رکہنے مین محمد صاحب موسیٰ کے مانند ہوتے ہین انکا یہ دعوی غلط ہی ویسا ہو تو تمامی بنی آدم کیا کافر کیا بت پرست سبکے سب ان ہر دو بابت مین موسیٰ کے مانند ہو سکتے ہین نہ صرف محمدؐ اور اسمین اسکو کچہہ خصوصیت نہین انتہا۔ جواب اسکا یہ ہی کہ وہ اعتراض اس منکر کا مہمل ہے کیونکہ سب بنی آدم موسیٰ کے مانند اگرچہ والدین سے پیدا ہوئے اور ہوتے آتے ہین اور زن وفرزند رکہتے ہین۔ لیکن اسی ایک سبب سے وے مثل موسیٰ کے ہو نہین سکتے کیونکہ انہین پورے صفات وکمالات موسیٰ کی نبی صلعم مین تہے سو کسیکا نہین ہین اب فرمائیے کہ روح کی مدد سی ہر ایک موسم مین بے باپ کی کیڑے پتنگے پیدا ہوتے آتے ہین۔ آیا وے سب عیسیٰ کے مانند ہو جاوینگے کیا۔ اور موسیٰ جوانمرد اور پیغمبر اور مجاہد اور صاحب کتاب اور صاحب شریعت تہے وے سب صفات وعلامات نبی صلعم مین تہے۔ نہ دوسرے کسی بشر مین۔ یہ سو مانند آفتاب کی تابان ودرخشان ہی شپرک کی مانند اس سے چشم پوشی کرنا اور موسیٰ کی صفات سی کچہہ بہی نسبت نہین سو عیسیٰ کو انکی ساتہہ منسوب کرنا بڑی زبردستی ہے معلوم باد کہ اس جہگڑے مین مقصد صرف زن وفرزند کہنے سی ہی نہ متعدد زنان رکہنے سی یہ ناسمجہکر کثرت عورات انکا اور ماریہ قبطیہ کا بیان بدطوری سے رجب علی لکہا ہی سو اسکی حرامزادگی ہے انکے جوابات اس رسالہ کے فصل دہم کے ساتوین سوال کے جواب مین اور بہی رجب علی

لکہا ہی کہ اللہ کی طرف سی نازل ہونا قرآن کا آجتک ثابت نہین ہوا انتہا یہ اعتراض بہی اسکا ہیچ و پوچ ہی ع دماغ بیہودہ بجنت دخیال باطل بست چہ خود قرآن مجید کی احکام حمیدہ اسکی منزل من اللہ ہونے پر دلالت کرتے ہین اور اسکے ثبوت کی بابین علماء محمدی کی رسالہ لحن داؤدی وغیرہ بہت کتب تصنیف وطبع ومشتہر ہوی ہین انکا جواب رجب علی تو کیا چیز اسکے پیشوایان عماد الدین وغیرہ پادریان دینے سے عاجز ہو بیٹھے ہین۔ اور وہ جو رجب علی کہتا ہی کہ شریعت محمدی شریعت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے مانند نہین ہی انتہا۔ یہ اسکی غلط فہمی ہے شریعت محمدی سب شریعتون سی اعلی و اولی ہے۔ ملت مسیحی مین تو شریعت کی بو باس نہین اور حلال وحرام کا قید نہین پہر شریعت کا دعوی کرنا حماقت ہی اور شریعت عیسائیونکی انکی نفسانی خواہش پر موقوف ہی چنانچہ رومیونکو خط کا ۱۴ باب ۱۴ ورس کوئی چیز ناپاک نہین ناپاک جاننا اسکے لئو ناپاک ہے اور پہلا قرنتیون ۱۰ باب ۲۵ و ۲۷ ورس کہ جو کچہہ قصابون کے دکانین بکتا ہی اور بڑا یانون کی ضیافت مین جو کچہہ موجود ہووے کہاؤ اپنے امتیاز مت کرو انتہا اور یہی مسلمانونکو دہوکا دینے کیلئے رجب علی لکہتا ہی کہ کتاب استثناء ۱۷ باب ۱۷ ورس کہ بہت عورتان مت کرو یہ خلاف اسکے محمد صاحب چودہ ۱۴ عورتان رکہنے سی اور موسیٰ کی شریعت مین حرام ہی سواونہہ شرع محمدی مین حلال ہونیسے شریعت محمدی موسیٰؑ کی شریعت کی مانند ہو نہین سکتی انتہا۔ یہ اعتراض اسکا صرف بیجا ہی اسلیئے کہ ایک نبی کی شریعت کے احکام دوسری نبی کی شریعت مین رہنے کی شرط کسی کتاب مقدسین مذکور نہین اگر ہو تو بتلا دو۔ توریت مین ختنہ کا حکم تا ابد تمام آیا ہے ملت عیسوی مین وہ مردود اس سبب سے ملت عیسوی مین کیا قصور آگیا دوسرا یہ کہ ورس مذکور مین بہت عورتان کرنیکی ممانعت آئی ہے سو فقط اس شخص کی حقمین ہے جو بنی اسرائیل کے واسطے خدا کی طرف سی بادشاہ مقرر ہوگا نہ وہ حکم سب بنی اسرائیل کے لئے آیا ہے اس بابت کی صداقت باب مذکور کی فقرات کو تمام وکمال مطالعہ کرنیسے ثابت ہوتی ہی۔ اگر وہ حکم تمامی لوگ کی حقمین ہوا ہوتا تو حضرت داؤد وسلیمان وغیرہ انبیا علیہم السلام جو کثرت سی عورتان کئے ہین سو ہرگز نکرتے۔ یہ نا سمجہکر رجب علی جو لکہا ہی کہ نبی صلعم جو دو عورات رکہنے تہی سو خلاف شریعت موسیٰؑ کے ہی یہ اسکی نادانی ہے اور آنحضرت چہار عورات تک نکاح کرنے کا حکم امتیون کو دئیے سو نہایت درست ومعقول ہے اسکا بیان فصل دہم کی ساتوین سوالکے جواب مین مفصلاً مرقوم ہی اور یہی رجب علی لکہتا ہے کہ موسیٰؑ جہاد کا فتوی کبہی نہین دیا اور توریت مین بہی جہاد کا حکم ہوی نہین۔ مگر قوم اموری اور قوزی رہتے تہو ملک موروثی لینیکے واسطے خدا کی حکم سی جنگ کیا اور انکو نیست ونابود کردیا نہ کہ یہودی بنانیکے لئے۔ برخلاف اوسکے محمد صاحب نے لوگون کو مسلمان بنانیکے لئے جہاد کیا اس صورت مین محمد صاحب ہرگز موسیٰؑ کے مانند نہین ہوتا انتہا۔ یہ اعتراض بہی اسکا صرف بیجا ہی شاید شراب کی مستی کی حالت مین یا سور کا گوشت کہایا تہا سو سترکی مین ویسا لکہدیا کیونکہ اولاً موسیٰؑ کے جہاد سے انکار کیا پہر کہتا ہی خدا کی مرضی کے موافق اموریان وغیرہ سی موسیٰؑ نے جنگ کیا اور انکو نیست ونابود کردیا۔ ارے میان ویسا ہو تو ملک گیری کیلئے فقط مردون سے

جنکا

جنگ کرنا اورانکو قتل کرنا تہا مگرانکے بیگنہ عورت بچونکو اور جانورونکو قتل کرنے کا سبب کیا تہا سوآسکے کتاب گنتی ۳۱ باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۳۱ و ۳۲ ورسونکی عبارت سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنگ کرکے فتح یاب ہووین توبے گنہ ہونگے ویسا نکرین تو خداکی گناہ گار ہونگے جب جیسا موسی دشمنونسے جنگ کئی ویسا نبی صلعم بہی خداکے حکم سے دشمنان دین سے جنگ وجہاد کئے جنگ کرنیکی بابت مین نبی صلعم موسیٰ کی مانند ہوتے ہین ہان موسیٰ تو املاک دنیوی کے لئے جنگ کئی آنحضرت دین حق کیلئے جنگ وجہاد کئے یہہ جہاد موسیٰ کے جنگ پر فضیلت رکہتا ہی اس تشبیہ مین مقصود محض جنگ سی ہے خواہ وہ جنگ ملک کے واسطے ہو یا دین کے یہ ناسمجہہ کر جنگ کی بابت مین نبی صلعم موسیٰ کے مانند ہو نہین سکتے کہنا بیوقوفی ہے اور جنگ وجہاد کی فضیلت اس رسالیکے فصل اول مین پطرس کے احوال مین اور فصل دہم کی ستر ہوین سوال کے جوابمین مفصل مرقوم ہی- اور بہی لکہتا ہی کہ موسیٰ اپنی موت سی فوت ہوا لیکن محمد صاحب زہر آلودہ گوشت کہانیسے وفات کیا لہذا محمد صاحب موسیٰ کی مانند ہو نہین سکتا- انتہا- یہ اعتراض بہی رجب علی کا غلط ہی- اجی کچہہ پادری ذرا سنئے نبی صلعم تپ کی بیماری سی وفات پائی نہ زہر آلودہ گوشت کہانیسے- یہودیہ عورت جو حاضر کی تہی وہ گوشت خود حضور مین عرض کیا کہ مت کہاؤ کہ مجہہ مین زہر ملائی ہی پس آنحضرت اسکو تناول فرمائی نہین آپ اسکو کہائے کہنا صرف بہتان ہی الغرض اس تشبیہ مین بہی مراد موت سی ہی نہ بیماری سے وزہر آلودہ گوشت کہانیسے- اب جانئے کہ نبی صلعم مثل موسیٰ ہونے کی بابمین جتنے مشابہات کہ ہم اس پیشگوئی کے تشریح کے شروع مین تحریر کئے ہین ان مین سے چند تشبیہات کی ابطال مین رجب علی دلایل مہملہ اپنے رسالہ شریف نستبین مین جو لکہا ہی اسکا جواب جسقدر کہ لکہنا تہا ہم یہان لکہہ چکے اور جو کچہہ کہ بہ طور یاوہ گوئی کے لکہا ہی اور واہی تباہی بکا ہے ان سبکے جوابات ہمارے اس رسالہ منشور اسلام کی فصلونمین برموقعہ ساتہہ دلایل نقلی وعقلی کے مرقوم ہوچکے ہین اعادہ اسکا تحصیل حاصل جانکر چہوڑ دیئے اور اس رسالہ شریف نستبین کے رد یات مین جناب مستطاب مولوی محمد مرزا موحد صاحب دام فیوضہم نے ایک رسالہ بہت اچہا تالیف فرمایا ہے نام اوسکا نور محمدی ہی سبحان اللہ وہ عجب دندان شکن رسالہ ہی دیکہنے سی تعلق رکہتا ہی ہر جواب اسکا باصواب ور ہر سوال اسکا لاجواب ہی لَعنَ اللہ علی الملحدین المنکرین آمین

فصل دوازدہم

یہ فصل بیانمین عیسوی فرقونکی اور انکے عقیدونکے ہی- مخفی مبادکہ اگرچہ اہل اسلامیہ فرقے والی صاحبونکو بعض بعض عقیدونمین باہم اختلاف ونزاع ہی مگر خداکی وحدانیت مین اور قرآن مجید خداکا کلام ہونی مین اور محمد صلعم کی نبوت ورسالتمین متفق ہین اسمین کسی ایک فرقے والی کو خلاف وشک نہین جیسا کہ عیسائی مذہب کی فرقے والونکو انکے اصول وایمان وکتبمین اختلاف

وانکار ہی کتاب ہدایت المسلمین جو تالیفات سی عماد الدین پادری کی ہے اور اسکے اقوال کو عیسائی بدل وجان قبول لیتے ہین اپنے
کتاب مذکور کے ۴۴ صفحہ مین لکہا ہی کہ بہتر فرقہ نکا دین محمدی مین ہونا قرآن کے لئے کچہہ مضر نہین اور ۲۵ صفحہ مین ہی کہ پس
ایسے مضمونون سی دشمن پر ونکی بابت سی مسلمان لوگ قرآن پر شک نہین کر سکتے اور ۲۶ صفحہ پر ایک مذہب مین کئی کئی طرح
کے لوگ ہوا کرتے ہین چنانچہ ہمارے عیسوی مذہب مین بہی کئی طرحکے لوگ ہین انتہا ۔ ای عیسوی صاحبو جو شخص کہ خدا کے کا
یا رسول کا یا قرآن کا انکار کری وہ مسلمان نہین ہی بلکہ کافر ہے ایسا ہو تو یہ منکر خدا اور رسول و قرآنکے مومن و مسلمان ہمارے
اور حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی و نقشبندی و چشتیہ وغیرہ بزرگوار ونکو جو معتقد خدا اور رسول و قرآن کے ہین جدا جدا فرقے سمجہکر ۷۳
ڈیڑہ ۱۵۰ سو فرقے قرار دیکر پادری عمود الدین و رحیب علی اپنی بنائی ہوئی کتاب آئین اسلام مین لکہے ہین سو صرف بیجا ہی اور ابلہ فریبی
ع ولیکن قلم در کف دشمن است ۔ ایسا لکہنے سی مقصد انکا یہ پایا جاتا ہی کہ مذہب عیسائی مین بیشمار فرقے ہو جانیسے اس مذہب
کے اصول بیان مین جیسا کہ اختلاف عظیم واقع ہوا ہی ۔ ویسا ہی دین محمدی کی اصول وایمان مین بسبب کثرت فرقونکے اختلاف
سمجہا جاوے اگر وہ یہ تصور نہ ہوتا تو اپنے اوقات عزیز کو اس باطل ولاحاصل کام مین تلف نکرتے اور نشانہ ملامت ہوتی دین
محمدی ایک دریای فراوان ہی کوئی نجس و پلید اسکو نجس نہین کر سکتا اور کسی کا بد کہنا بد نہین کرتا ع دریای فراوان نشود تیرہ بسنگ
اور اس کتاب مین لکہتے ہین کہ مذکور ڈیڑہ ۱۵۰ سو فرقونمین سے قاسمیہ وغیرہ آٹہ فرقے والی واجب الوجود ہونیسے خداکی اور سحاقیہ
وغیرہ ۱۴ فرقے والے محمد صلعم کو نبی برحق وشافع روز قیامت ہونیسے اور معتزلہ وغیرہ پندرہ فرقے والی قرآن مجید کلام الٰہی
اور الہام ربانی ہونیسے منکر ہین ۔ ای صاحبو بالا مذکور ہوئے سو جملہ ۳۷ فرقے ہو گئی جاتی باقی ایکسو تیرہ فرقے والون کی
عقائد کا حال پادری صاحبان تفصیل وار بیان نہین کئے ۔ شاید کہ وہ انکو مفید مطلب نہین ۔ ای پادری صاحبو عقل و دوراندیشی
کو مت چہوڑو اور انصاف سی فرماؤ جو جو فرقے والی کہ واجب الوجود الٰہی کے اور محمد صلعم کی نبوت وشفاعت کی اور قرآن مجید کلام
الٰہی ہونیکے منکر ہین وی سب کافر ہین مسلمان نہین انکو مسلمان فرقون مین محسوب کرنا جہالت وحماقت ہی ۔ اس بحث مین
اعتراض عیسائیو نکا یہ ہی کہ خدا کا یا قرآنکا یا محمد صلعم کی رسالت کا منکر فرقہ اہل اسلام مین داخل نہین ہو سکتا ہی تو انجیل
کا یا تثلیث کا منکر کب عیسویون مین داخل ہو سکتا ہی جواب سکا یہ ہی کہ وہ سچ ہے کہ اصل قرآن موجود ہوتی پر جو شخص اسکو خدا کا
کلام نہ مانے اور اسکی صداقت کا انکار کری وہ البتہ کافر ہے اور فرقہ اسلام سے نہین ہے ہان جس صورت مین کہ اصل قرآن مفقود ہو جاتے
اور کئی مدت کی بعد صحابہ سے قرآن تالیف ہووی اور اسمین تحریفی واقع ہو جاوے ویسے قرآن کا انکار کرنیوالا مسلمان مسلمان ہی
ہرگز کافر نہوگا بسبب اصل انجیل جس کا وعظ عیسیٰ کرتے تہی موجود رہتی تو اسکے منکر کو مذہب عیسوی مین شمار کرنا جائز تہا
۔ وہ انجیل تو جہان سی مفقود و نابود ہی ۔ مگر عیسیٰ آسمان پر عروج فرمائی سو کئی سال کے بعد حواریان اور غیر حواریان

تالیف کتے سوا اناجیل اربعہ کتب سیر کے مانند ہین اور پولس وغیرہ کے خطوط مثل پند و نصائح کے ہین نہ کلام الٰہی کے - انکو لکھنے کو روح قدس کی تائید کیحاجت نہین اور انکے ترجمات زبان مختلفہ مین ہوکر مروج ہین - نام مترجم کا بہی معلوم نہین کہ وہ کون تہا اور کس قوم و قابلیت کا تہا اس صورت مین جو شخص کہ عیسیٰؑ کی پیغمبری و عصمت و بزرگی کا اور بے باپکے پیدا ہونے کا اور آسمان پر عروج کرنے کا پہر دنیا مین نزول فرمانے کا قایل و معتقد ہو اگر اسنے اناجیل مذکورہ کی صداقت مین شک و شبہہ و انکار کیا تو بہی اسکو عیسائی مذہب مین داخل کرنا واجب و لازم ہے کیونکہ اسنے اصل انجیل کا منکر نہین مگر انجیل مصنفہ حواریان کا منکر ہے یہانتک کے بیان سے حال منکران و غیر منکرانِ اناجیلِ مروجہ کا ظاہر ہو چکا اب باقی رہا حال منکرانِ الوہیت عیسیٰؑ و الوہیت روح القدس کا چونکہ الوہیت ان ہر دو کی اناجیل سے یا قول مسیح سے ثابت نہین ہوتی ہے - اور یہ عقیدہ منصوصہ بہی نہین ہے لہذا جو عیسائی کہ انکا انکار کرے اسکو غیر عیسوی کہنا جایز نہین - پادری صاحبان مذکور جیسا کہ منکران خدا و رسول و قرآن کو اور غیر و غلط فرقون کو مسلمان فرقون مین ملا کر جملہ ایکسو پچاس فرقے قرار دیئے ہین ویسا اگر ہم بہی باطل ملت والونکو عیسوی فرقون مین جمع کرین تو صدہا فرقے ہو سکتے ہین - ہم اس فعل شنیعہ کے مرتکب نہو کر حسب قدر حق و سچے عیسائی فرقے ہین انہین سے تہوڑی کتاب انعام عام مصنفہ جناب مولانا سید محمد ابو المنصور صاحب سے اور اردو کتاب وید ساستر سار سے جو تالیفات سے تنتہبی اید یکی ہے اور پالم کوٹی مین سنہ ۱۸۸۲ء مین طبع ہوئی ہے انتخاب کرکے تحریر کرتے ہین تاکہ اسکے مطالعہ سے بے اصلیت مسئلہ تثلیث کی اور عدم الوہیت مسیح و روح القدس کی اور دوسرے عقیدونکی ناظرین پر منکشف و مشہود ہو جاوے عیسائی فرقونکے نام اور عقیدے یہ ہین انہین سے انجیل کو قبول نہین سو فرقے یہ ہین **گلتیان** اس فرقے کے عیسائی مانتے تہے سو انجیل سے جلد پہر کے دوسری انجیل طرف جلد مایل ہوگئے **گلتیون** پہلا باب ۷ درس **ابیونی** اس فرقے کے عیسائی صرف متی کی عبرانی انجیل کو مانتے تہے اور نسب نامہ اسمین نہ تہا - اور پولس کے نامجات کو رد کرتے تہے اور پولس کو توریت سے پہرا ہوا کہتے تہے اور اسکو دانا و نیک آدمی نہ جانتے تہے - روسن تواریخ کلیسا صفحہ ۷ و ۹ تفسیر لارڈنیر مطبوعہ سنہ ۱۸۱۲ء جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ - **مانیکی** اس فرقے کے عیسائی کتاب اعمال رسل کو نہین مانتے - **سریانی** اس فرقے کے عیسائی نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم و سیوم یوحنا اور نامہ یہوداہ اور نامہ یعقوب و مکاشفات یوحنا کو نہین مانتے - نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۲۱ - **ولنٹی نیس - سونتری نیس** ان دونو فرقون کے عیسائی کتاب اعمال رسل کا انکار کرتے ہین اور اسے معتبر جانتے نہین - **ناصری** - اس فرقے کے عیسائی صرف عبرانی انجیل متی کو مانتے تہے اور وہ اس انجیل مروجہ سے مختلف تہی - تاریخ موشیم جلد اول سنہ ۱۸۳۲ء - **ادجن** اس فرقے کے عیسائی اپنے دین کی اصل حقیقت چہوڑ کر عقیدہ عقلیہ افلاطونی مان لئے تہے اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء

صفحہ ۱۸۶ - اس ارجن کے وقت مین عیسائیون مین جعلی کتابین تصنیف کرکے حواریون وغیرہ کی نام سی مشہور کرنے کا دستور
زیادہ رایج ہوا اور چہہ سو برس تک جاری رہا اردو تاریخ کلیسا صفحہ ۱۸۴ و ۱۸۵ **پولوطنس** اس فرقے کی عیسائی
کو پورفیریکے فرقے مین شامل ہوگئے جس نے دین عیسوی کے برخلاف کتابونکے لکھنے مین شہرت پایاتہا اور اردو تواریخ صفحہ
۱۸۷ یہ فرقے والے انجیل کو جہوٹی کہانی جانتے تہے - **کرپوکراطس** اس فرقے کی عیسایان انجیل کی مخالفت مین
سب سے زیادہ سبقت کئے - رومن ترجمہ قرآن وحاشیہ علمای نصاری مطبوعہ آگرہ آباد ۱۸۴۴ صفحہ ۳۰۸ **الوجین** مارن
صاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ اس فرقیکے عیسائی انجیل یوحنا و نامجات یوحنا کو منکر تہے - **مارسیونی** اس فرقے
کی عیسائیان انجیل لوقا سے اول کے دو باب نکالڈالے اسلئے کہ انہین مسیح کا پیڑہی نامہ جو مرقوم تہا انکی عقیدیکے خلاف تہا
وہ کہتے تہو کہ مسیح مریم سے پیدا نہین ہوا - بلکہ پچاس برس کی عمر کا ہوکر غیب سے اس جہا مین آگیا ہدایت المسلمین صفحہ ۵
و ۶ و ۵ **نزادی** اس فرقیکے عیسائی پولس کی نامجات کو مانتے نہ تہے اور اسکو مکار کہتے تہے اور یوں کہتے تہو کہ اسنے بت پرست
تہا ایک زاہد یہودی کی لڑکی پر عاشق ہوکے اسے شادی کرنیکے ارادے سے یہودی بنا اور اپنا ختنہ کرالیا چونکہ وہ مراد
بر نہ آئی یہ نصارا بنا اور یہودیونکے ملت کے برخلاف حکمات کرنا شروع کردیا وقایع پولس مصنفہ پونجر صاحب باب ۲ —
بونی تہریں اس فرقیکے عیسائی باب اول و دوم انجیل متی کو الحاقی بتاتے ہین ہدایت المسلمین صفحہ ۲۵ **کرنیتون**
کہتے ہین کہ اس فرقے کا بانی کرنتہس کے عقیدون کو رد کرنے کیواسطے انجیل یوحنا کی تصنیف ہوئی اور ڈیونیسس کہتا ہو کہ اسی
نے کتاب مکاشفات تصنیف کرکے یوحنا کے نام سے مشہور کی مفتاح الکتاب **تنبیہ** اب جاننے کہ مذکورین سے جملہ
پندرہ فرقے والونمین سے چند فرقے کی عیسائیان بعضے انجیلونکو اور بعضے نامجات حواریونکو نامقبول جانتے ہین اور بعضے عیسائیان
پاس وہی مقبول ہین اور انکے پاس مقبول ہین سو انجیلان ونامجات انکی پاس نامقبول ہین اسصورت مین ہم کسکو صحیح اور کسکو
غلط جاننا اگر وے سب اناجیل ونامجات روح قدس کی تائید سے لکہے جاتے یا الہام الہی سے ہوتے تو انمین ہرگز تناقض وتخالف نہوتا
لہذا یہ سب کے سب حواریون کی حسب خواہشی تصنیف وتالیف ہوی ہین نہ کلام الہی ایسے بے اعتبار اناجیل ونامجات جو اس زمانے
مین ہر کہین پہیلے ہین انکو پروٹسٹنٹ عیسائیان صحیح اور کلام الہی جانکی اہل اسلام سے ناحق جہگڑتے ہین اور ملت عیسوی
کو دین محمدی پر فضیلت دیا چاہتے ہین - یہ سو انکی عقل کی خوبی ہے ع ہر کسی مصلحت خویش نکو میداند حضرت عیسیٰ کی الوہیت
کو قبول نہین کرتے اور انکو انسان جانتے ہین سو عیسوی فرقے یہ ہین - **ابیونی** اس فرقے کی عیسائی حضرت کو محض آدمی
جانتے تہے - رومن تواریخ کلیسا ۷۰ و **دوکیتی** اس فرقے کی عیسائی کا عقیدہ یہ تہا خدا سے کتنے درجونکی روحین بالفرض
بنام ایون کی نکلین انہین مین سے ایک مسیح تہا - اور وہ عیسیٰ پر بعد اصطباغ کے اترا - اور وہ قبل مصلوبی عیسیٰ کی پہر آسمان پر

چڑھ گیا۔ رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۹۶ اریوس اس فرقیکے عیسائی اور انکی تعلیم یافتہ یعنے فرقہ باجوجی اور سٹو یوی۔ برگنڈی۔ لنگو بردی۔ ونڈلی۔ اس پانچ فرقونکے اور یونو میان۔ اور سمی می کبر یونیس اور یوسیبیان ان تین فرقونکے عیسویان حضرت عیسیٰ کی الوہیت سے بر ملا انکار کئے رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۱۴۹۔ اور لب تواریخ جلد دوم مطبوعہ ۱۸۲۹ع صفحہ ۲۸۔ نیسٹوریا رنی اس فرقیکے عیسائی کہتے تہے کہ مسیح میں الوہیت و انسانیت باہم پیوستہ نہین صرف متعلق ہین رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵۰ یعقوبی اس فرقیکے عیسائی کہتے تہے کہ مسیح کی دو علیحدہ ذاتین نہین تہین مگر مجسم ہونیکے وقت اسکی الوہیت اور انسانیت ایک ہی ذات مین ملگئی اسکے شاگردان سب کے سب کلیسا سے جدا ہوگئے اور امنیہ سے مصر تک پہیل گئے اور اب بہی بہت سے یعقوبی عیسائی ان ملکون مین رہتے ہین۔ رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵۰ ایونی ٹرین اس فرقیکے عیسائی جنکی کلیسا ہندوستان مین بہی ہے اور صرف خدا کی طرف الوہیت کو منسوب کرتے ہین وبسٹر ڈکشنری صفحہ ۱۲۰۷ اساسی نین اس فرقیکے عیسائی حضرت عیسے کو صرف انسان اور الہام یافتہ کہتے تہے وبسٹر ڈکشنری صفحہ ۱۰۴۹ کرنیتون اس فرقے کا بانی کرنتہیس تہا۔ اسکے عقیدے طرح بطرح کے تہے اور یہ بہی کہتا تہا کہ خدا سے کئی روحین نکلین اور ایک خاص روح نے جسکا نام ڈیمیر گس تہا اس جہانکو بنایا۔ اور وہ اسرائیلیونکا خاص خدا تہا اور کرنتہس مذکور نے کہتا تہا کہ عیسیٰ فقط انسان تہا۔ اور وہ یوسف اور مریم کا حقیقی بیٹا تہا عیسیٰ بپتسما پانے بعد ایک برتر روح جسکا نام مسیح تہا اسپر کبوتر کی صورت مین اترا اور جب وہ روح عیسیٰ سے الگ ہوگیا تو اسنے یہودیون کے خدا ڈیمیر گس کے ساتہہ مقابلہ کیا اور اسکی ترغیب سے یہودیون کے سردارون نے عیسیٰ کو پکڑ کر صلیب کہینچا۔ اور جب صلیب پر کہینچے عیسیٰ کو لے جاتے تہے تب وہ مسیح آسمان پر صعود کیا یعنے چڑھ گیا فقط عیسیٰ ذلت سے مارا گیا رومن مفتاح الکتاب مطبوعہ ۱۸۵۵ع صفحہ ۱۵۳۔ نکلاتیون اور ارتس ان ہر دو فرقونکے عیسویونکو عقیدہ یہہ تہا یعنے عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کرتے تہے اور عیسیٰ کو محض آدمی جانتے تہے مفتاح الکتاب و مکاشفات یوحنا ۲ باب ۶ درس ترتلیان اس فرقے کے عیسائی روح انسانی کو مادی اور مجسم جانتے تہے بلکہ خدا کو بہی مادی اور مجسم جانتے تہے اردو تواریخ کلیسا حاشیہ صفحہ ۱۷۱۔ تہیوڈوٹس اور ارتمن ان ہر دو فرقے کے عیسائی مسیح کو انسان جانتے تہے اردو تواریخ کلیسا حاشیہ صفحہ ۲۰۲۔ سبیلیوس۔ اس فرقے کا عقیدہ یہ تہا کہ ذات خدا مین سے ایک خاص جزو جدا ہوکر خدا کے بیٹے یعنی انسان عیسیٰ سے شامل ہوگیا۔ اور اسی طرح روح قدس کو بہی خدا کا ایک جزو تصور کیا ایضاً صفحہ ۲۰۵۔ ماسبوتی اس فرقے کے عیسائیان کا تصور یہہ تہا کہ مسیح مریم سے پیدا نہین ہوا بلکہ پچاس برس کی عمر مین ہوکر غیب سے اس جہان مین آگیا ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۹ع صفحہ ۵۵ و ۵۶۔ بریلوس بوسترا اس

فرقےکے عیسائی مسیح کے وجود کو ازلی نہیں جانتے ہیں اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۶۰ع حاشیہ صفحہ ۱۶۷ —
یونیٹرین اس فرقے کے عیسائی جنکی کلیسا ہندوستان میں بھی ہے تثلیث سے انکار کرتے ہیں اور صرف
خدا کی طرف الوہیت کو منسوب کرتے ہیں وبسٹر ڈکشنری صفحہ ۱۲۰۷ پلس شمشاطی اس فرقےکے عیسائی عیسیٰ
کو محض آدمی جانتے تھے **تنبیہ** اہل اسلام کا دعویٰ اور عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ انسان تھے انمیں الوہیت نہ تھی
اسکی صداقت پر مذکورہ ہیں سو یہ ۱۶ فرقے اوپر کے نمبر میں مندرج ہیں سوا آٹھ فرقے اور گیارھویں نمبر میں جو ایک
فرقہ جملہ چھبیس ۲۶ فرقے کے عیسائی گواہی دیتے ہیں کہ عیسیٰ انسان تھے نہ خدا - اس جم غفیر کے خلاف پروٹسٹنٹ فرقےکے
عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا مانتے ہیں سو عجیب و غریب عقیدہ ہے - روح قدس کی الوہیت کو قبول نہیں کرتے اور اسکو واصل
جانتے ہیں سو عیسائی فرقے یہ ہیں - کولنزبدنیس اس فرقےکے عیسائی عرب میں تھے روح قدس کو تثلیث سے
نکالکے درعوض اسکے بی بی مریم کو داخل کرتے تھے اور انکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تھے میریامایٹ اس فرقے کے
عیسائی اور کولنزبدنیس کے بعضے عیسائی بی بی مریم کو بجای روح قدس کے تثلیث میں داخل کرتے تھے چنانچہ اسکا ذکر سورہ
نساء کی ۱۷۱ آیت میں آیا ہے اور سیل صاحب نے ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں تفسیر اسکی کی گئی ہے اور سولویں رکوع میں سورہ
مائدہ کی بھی آیا ہے - ولیم میور صاحب شہادت قرآن میں تفسیر اسکی کئے ہیں دیکھلو - مرقوسیہ اس فرقےکے عیسائی
کا عقیدہ یہ تھا کہ خدا مشترک ہے درمیان عیسیٰ و مریم کے یہ تینوں خدا ہیں انتہا - ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۰ مصنف اسکا
پادری عماد الدین نے بھی کہیں اس فرقےکو اصل و باطل نہیں ٹھیرایا ہے - پرکسیس اس فرقےکے عیسائی کا عقیدہ یہ تھا
کہ بیٹا اور روح قدس خدا کی ذات سے بطور قوتوں کے نکلے - نہ یہ کہ روح قدس بیٹے سے نکلا اردو تواریخ کلیسا صفحہ ۹۷
ادجین اس فرقےکے عیسائی روح قدس کی تاثیر کو ناچیز جانتے تھے انتہا **تنبیہ** مذکورہ پانچ فرقوں کے عیسائی روح
قدس کو ناچیز جانکر اسکی درعوض بی بی مریم کو تثلیث میں داخل کرتے ہیں اس سے عدم الوہیت روح قدس کی ثابت ہوتی ہے
- آدم کا گناہ اور انکی اولاد کے لاحق نہوا کہتے ہیں سو عیسائی فرقے یہ ہیں - پلگیوس اس فرقےکے عیسائی کا عقیدہ یہ
تھا کہ انسان کو فرماں میں پیدایش سے گناہ کی اصلی خواہش نہیں ہے - اور وہ حضرت آدم کی طرف سے طبیعت کی خرابی نہیں پایا
اور بعد کی موت ہر ایک انسان کے خاص گناہوں کے سبب ہے اور بہتوں کو اچھی خواہش اور نیک کام کرنے کی طاقت ہے اس عقیدے کو
ابتدائی کلیسا والوں میں بہت لوگ اور اہل فرانس مان لئے ہیں - ہندی تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶
یہ پلگیوس کے فرقے والوں نے پولس کی تعلیم کو جو رومیوں کے خط کے ۵ باب ۱۲ اور ۲۱ درس میں ہے بالکل رد کیا - کیونکہ کہتے ہیں
حضرت آدم کے گناہ کے سبب بنی آدم گنہگار ہوکر حضرت عیسیٰ کے سبب نجات پاتا نہ کہ ہے - اور نہ صرف یہی بلکہ اس فرقے نے

توریت کی اس پیشگوئی سے کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلیگی - پیدایش ۳ باب ۱۵ ورس انکار کیا یہانتک کہ ان سب عیسائی علماء کو بھی جو یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰؑ کی بابت بیان سمجھتے ہیں جھوٹا ٹھہرایا - اور کفارہ مسیح پر بھروسا کرنے والونکو ایمان کو باطل کیا دیکھو میزان الحق مطبوعہ لودہیانہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۵ ۷ و ۷ باب فصل دوم - **کوپریانی** اس فرقے کے عیسائیونکا عقیدہ یہ تہا کہ جو کوئی کلیسا میں فرمانبرداری کے ساتھ اپنی زندگی بسر نکرے وہ نجات نہیں پا سکتا اور اگر کلیسا میں شامل نرہے اگرچہ کیسا ہی دیندار ہو نجات نہ پائے گا **شلاخ باز** اس فرقے کے عیسائی یوروپ کے تمام ملکوں میں پہیل گئے اور مرد و زن امیر و فقیر ملکر ایک غول ہو کر سڑکوں میں اور میدانوں میں برہنہ ہو کر اپنے کو آپ چابک سے پیٹ لیتے ہیں اور تپنچان مارتے دوڑتے پہرتے اور اس کام میں اپنی نجات اور بخشایش جانتے تاریخ کلیسا - انتخاب تاریخ کلیسا ضمیمہ مخزن مسیحی نمبر ۳ جلد ۴ - **لیئب کولنزو** - اس فرقے کے عیسائی ملک افریقیہ میں تہے اور عیسائی عقیدہ مروجہ اور کفارہ اور مصلوبی مسیح سے ایکطور کا انکار کرتے ہیں - بنا اس فرقے کی ۱۹ صدی میں ہوئی - **باسلیدیے** اس فرقے کے عیسائی کا بنا زمانہ اسلام کے پیشتر ہوا عقیدہ انکا یہ تہا کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا مگر شمعون اسکے عوض پکڑا گیا اور مصلوب ہوا حاشیہ علمائے نصاری - رومن ترجمہ قرآن مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء صفحہ ۸۰۳ انتہا چنانچہ قرآن کے سورۂ نسا کی ۲۲ رکوع میں بیان اسکا آیا ہے وہ بیان اس فرقہ باسلیدی سے بھی ثابت ہوتا ہے دین حق کی تحقیق صفحہ ۲۸ - اور ڈوسیٹی - اور کارپوکراتی - اور سرنتہی - ان تینوں فرقوں کا بھی یہی عقیدہ تہا جو مذکور ہوا - یہ چار فرقے بنائے اسلام کے آگے تہے **گناستی** - اس فرقے کے عیسائی کا عقیدہ یہ تہا کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوئی اور مادہ کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادہ سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب نہیں ہوا کیونکہ اسکو جسم نہ تہا رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۹۶ **ادمنی** اس فرقے کے عیسائی مریم کے واسطے قربانی جانوروں کی گذرانتے ہیں اور اپنے موئے عزیز و اقارب کے لئے بھی قربانیاں گذرانتے ہیں - اور آدم کا گناہ مریم کے بھی لاحق حال ہوا سمجھتے ہیں اور یہ فرقہ عیسیٰؑ کی مصلوبی اور کفارہ پر بھروسا نہیں رکہتا برخلاف اور فرقوں کے ٹراولس آن دی تری گریٹ ایمپرس صفحہ ۲۲ و ۲۳ - **کرپوکراطس** اس فرقے کے عیسائی دیدہ و دانستہ بدکاریوں کے اصول اختیار کر لئے تہے - اردو تواریخ کلیسا حاشیہ صفحہ ۱۹۸ - اور عیسیٰ کی مصلوبی سے انکار کرتے تہے - اردو رومن ترجمہ قرآن و حاشیہ علمائی نصارا مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء صفحہ **پوفی** اس فرقے کے عیسائی مسیح کا مصلوب ہونا اور پہر جی اٹھنا اصلی تصور نکرتے تہے - **انٹی نومنس** خدا کو واحد جانیں بت پرستی اور چوری اور زنا اور قتل نکریں اگرچہ گنہگار رہے وہ خوشحال ہے - اغلاط نامہ وارڈ صاحب مطبوعہ ۱۸۴۱ء صفحہ ۳۳ پانچوین نمبر میں مندرج ہیں یہ تین فرقے ملاکر جملہ تیرہ ۱۳ فرقے ہوتے ہیں - توریت سے منحرف ہوئے ہیں سو



عیسائی فرقے یہہین - ارتمن اس فرقے کے عیسائی یہودی شریعت سے اور حضرت عیسیٰ کی الوہیت سے بہی منکر تہے
ہدایت المسلمین صفحہ ۴۴۷ انتی نومنس اس فرقیکے عیسائی کا عقیدہ یہہ ہے کہ توریت خدا کا کلام نہین -
کولنز و - اس فرقیکے عیسائی توریت کو نہین مانتے اور اسکو الہامی کلام نہین جانتے اور اسکو بطور تواریخ و سیر کے
جانتے اور افریقہ مین رہتے ہین مارسیونی اس فرقیکے عیسائی توریت کی کتابون مین سے ایک کتاب کو بہی نہین
مانتے - جدے جدے عقیدون کے فرقے یہہین - ایک عیسائی فرقہ تہا جسکا عقیدہ یہ تہا کہ اگر کسی کا حضرت موسیٰ
کی شریعت کے بموجب ختنہ نہو تو وہ نجات نہین پاسکتا - اعمال رسول ۱۵ باب پہلا ورس مونٹانس اس فرقے
کا بانی مونٹانس تہا اسنے ایشیا رکوچک مین ۱۷۱ء مین دعوی پیغمبری کا کیا اور دعوی کرتا تہا کہ مین فارقلیط ہون
رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۹۸ یہان سے ثابت ہے کہ فارقلیط سے مراد روح القدس نہین بلکہ قدیم عیسائی بہی فارقلیط
سے مراد کوئی انسان سمجہتے تہے تب مونٹانس نے بہی انسان ہوکر یہ دعوی کیا دوسرے عیسائیون نے بہی اُسے مان لیا - اردو
تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ ۱۷۱ء مین اوسنے فروکیا اور ایشیا رکوچک کے دوسرے صوبون مین
آپکو فارقلیط قرار دیا - جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسرے بار آنیسے پیشتر الہام ربانی کی تکمیل کے لئے بہتیرے دیندار کرتے تہے
بیشک ان ملکون مین اسکے پیرو ہوگئے تہا - یوسیفس - یہ مورخ اپنی تاریخ مین لکہتا ہے کہ دوستیہوس سامری مسیح
ہونے کا اور شمعون مجوسی جو خدا کا بیٹا کہلاتا تہا خدائی کا دعوی کیا الغرض آدرین قیصر کے وقت سے لیکر ۱۶۶۲ء تک جملہ
چوبیس شخص مسیح ہونیکا دعوی کئے - رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۸۷ - نجران کے نصاری مین
سے ۱۴ اکابر نبی صلعم سے مباہلہ بیغذ دین حق کی بابت مین قسم کرنیسے عاجز ہوکر خبریہ دینے پر راضی ہوئے تواریخ محمدی مصنفہ
پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۴۲ - یونانی - اس فرقیکے عیسائی کا عقیدہ یہ ہے کہ روح قدس نہ باپ
اور بیٹے سے نکلتا ہے مگر صرف باپ سے نکلتا ہے - اس فرقیکے عیسا ئیونکو چہار جوروان کرنیسے زیادہ اجازت نہین ہے سوائے
معمولی شادی کی ایک مسیح کے واسطے تقلید مین ڈرکنو نکی شادی کرتے ہین - اور دوسری خدا کیواسطے تقلید مین کاہنو نکی اور تیسری
اپنی خوشی سے - چار دن اگر مرجائین تو تمام زندگی پہر کوئی شادی نہین کرتے - ٹراولس آن دی تری گریٹ ایمپیرس مصنفہ
سی - بی الیٹ مطبوعہ ۱۸۳۸ء صفحہ ۴۲۴ مورمن - اس فرقیکے عیسائی لوگ تمام عیسائی فرقونکو کافر جانتے
اور ہر شخص کیلئے بارہ جوروان تک جایز رکہتے ہین - اور انکی پیشوائی برگم ینگ کی پچاس جوروان ہین اس فرقے والے اپنے
ملک کو بہشت اور اپنی سلطنت کو آسمانی بہر وسلیم کہتے ہین - اور نو فرقے بنی اسرائیل کے جو تماشہ بین یہ لوگ کہتے کہ ہم ہی
اسرائیل ہین - اور امیریکہ کے دوسرے سرحد کی طرف یہ لوگ آباد ہین اور انکی آبادی قریب اسّی ہزار کی یا اس سے کچھ زیادہ ہے

رومن کاتلک - اس فرقیکے عیسائی بت پرستی کرتے ہین اور عیسائیونکے بہشت مین جانیکے واسطے عفونامہ گناہونکا لکھدیتے ہین اور سکرمنٹ مین یعنے عشای ربانی مین روٹی اور شراب کو مسیح کا حقیقی جسم اور خون سمجھکے کہاتے پیتے ہین اور انکے پادریونکو شادی کرنا منع ہی - **پروٹسٹنٹ** - اس فرقیکے عیسائی اقرار کرتے ہین کہ عیسا ہمارا بڑا بہائی ہے اور ہم لوگونکی سی سرشت رکہتا ہی مخزن مسیحی مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۶۹ - اور جنباء ورحایفہ کو گرجے مین بندگی کرنا ہمیشہ جایز رکہتے ہین انکی عبادت کا کامل طریقہ نہ خدا کی طرف سے ہی نہ رسول کی طرف سے صرف پادشاہون اور کونسلون یعنے پنچایتونکی تجویز سے ایجاد ہوا ہی - صرف انسانونکی مرضی اور قبول پر منحصر ہے - مرات الصدق مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۲۵ و ۲۹ پادری بیدلی صاحب فرماتے ہین کہ شروع سلطنت پادشاہ ہنری ہشتم مین انگلنڈ کے کل باشندے رومن کاتلک تہے - یہ بادشاہ مخالفت سے پوپ صاحب کے دین پروٹسٹنٹ کا ایجاد کیا اور نیا ایمان بنانا شروع کیا اور عبادت کی نئی طرز ڈالی اور طرز عبادت کو اتنے متفاوت نقشونمین متواتر بدلا یا کرتا تہا کہ لوگ اسکی پیروی مین قاصر تہے ڈاکٹر گولڈ اسمتہ کی تواریخ انگلستان صفحہ ۱۳۳ و ۱۶۱ مین لکھا ہی کہ جو کوئی اس نقشے پر عمل نکرے اسکے لئے زندہ جلانا سزا تہی الغرض ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے وقت مین نقشہ و طرز عبادت کی بدلا یا کرتا تہا - دیکہو ڈیوڈ کی تواریخ گریز صفحہ ۳۵ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہ مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۰۰ - جسپر ڈاکٹر ہوویسٹ نے کہتا ہی کہ یہ اصلاح اور الٹ پلٹ مانند ایک لنگور کے تہی جو نہین جانتا کہ اپنی دم کو کسطرف پہیرے انتہا - فرقہ مذکور کا کامل احوال کتاب انعام عام مین مفصل مرقوم ہے دیکہلو - **ٹمپلر** - اس فرقیکے عیسائی مجاہدین تہے اور بڑے جنگی تہے تاریخ سلطنت انگلشیہ مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۳۶ - اس فرقیکے عیسائی مسلمانوں پر جہاد کرنا اپنی نجات اور خدا کی خوشنودی کا باعث جانتے ہین کفارہ و مصلوبی مسیح سے قطع نظر کرکے بیت المقدس لینے کیواسطے مسلمانو پر جہاد انکی نظر مین سب سے افضل تہا ــــ

ہوسپٹالر - اس فرقیکے عیسائی بھی مجاہدین تہے اور اپنی زندگی اسی کام مین صرف کرنا بڑی عبادت جانتے تہے

ٹیوٹونی - اس فرقیکے عیسائی بہی مجاہدین تہے لب التواریخ جلد دوم مطبوعہ چرچ مشن پریس ۱۸۴۵ء باب ۱۴ ان فرقونکے سوا اور بہی مختلف عقیدونکے عیسائی تہے ان سبکا احوال کتاب دولت فاروق مین اور کتاب نوید جاوید مین اور کتاب انعام عام مین مفصل مرقوم ہے جسکا جی چاہے دیکہلے **تنبیہ** ای عیسائی صاحبان اس فصل کے اندر مرقوم ہین سو کل ۳۰ سے فرقے کے عیسائی لوگ کہ الوہیت مین عیسیٰ کے اور انکے کفارہ مین اور الوہیت روح قدس کے اور توریت کی صداقت مین باہم اختلاف رکہتے وے لوگ ایک دوسرے کو کافر جانتے ہین اس صورت مین ہم کس فرقیکے عقیدہ کو صحیح جانین اور کسکو جہوٹ ہمارے پاس وے سب کے سب عقیدے باطل و عاطل ہین دین محمدی سچا دین ہی اور وہ

بیت

این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اور اللہ تعالی کو واحد جانو اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کے رسول برحق مانو اور اسلام سی مشرف ہوؤ۔ نہیں تو پچھتاؤ گے اور پشیمان ہوؤ گے کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ ہنوز دروازہ توبہ کا باز ہے۔ بیت

ہنوز آن ابر رحمت دُر فشان ہست
خم و خمخانہ با مہر و نشان است

خاتمة الطبع

الحمد للہ تعالی کہ بطفیل سرور انبیا علیہ التحیات والثنا ان ایام فرحت انجام میں یہ کتاب بے مثل ولاکلام المسمّی بہ **منشور الاسلام** تصنیف کی ہوئی جناب محمد بدیع الدین صاحب بہادر عرف محمد مدار صاحب سلمہ اللہ الغفار منصف شہر ترناولی ضلع کرناٹک کی حسب فرمایش جناب مصنف صاحب موصوف بہ نہایت صحت واہتمام کے ساتھ جناب الحاج شیخ نور الدین بن جیوا خانصاحب تاجر کتب و مالک مطبع حیدری وصفدری نے ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ ہجری مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو اپنے خاص مطبع صفدری واقع بمبئی مین طبع کرکے بہ پیہ ناظرین فرمایا

اطلاع

اس کتاب کا حق تصنیف جناب محمد بدیع الدین صاحب عرف محمد مدار صاحب منصف شہر ترناولی ضلع کرناٹک نے مالک مطبع صفدری کو ہبہ کردیا ہی لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت مالک مطبع مذکور چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ کریں فقط

المطلع
شیخ نور الدین بن جیوا خانصاحب مالک مطبع حیدری وصفدری بمبئی

تقریظ منظوم

مع تاریخ طبع کتاب لاجواب لب لباب العقول والافہام معجون دافع الاوہام مسمی بہ منشور الاسلام
از تصنیف شریف و تالیف منیف جناب معلی القاب محمد بدیع الدینخانصاحب بہادر عرف محمد مدار صاحب
منصف شہر ترناولی ضلع کرناٹک مطبوعہ مطبع صفدری واقع معمورہ بمبئی فی ۱۳۱۲ سنہ ہجریہ نبویہ صلعم
از نتیجہ ابکار افتخار صدر نشین محفل ارباب کامل الفن زینت طراز و سادہ شعر و سخن جناب مولانا مولوی
حافظ حکیم سید محمد حسن صاحب المتخلص بحکیم سلمہ اللہ الکریم فرخ آبادی مصحح مطبع صفدری بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باہم مناظرہ یہ ہوا عقل و علم مین
سنکر یہ بات علم کو باقی رہا نہ ضبط
اے عقل تیری بات سراسر ہے یہ غلط
لو دوسرے مصنف فہیم و باکمال
طباع و تیز فہم و امام مناظرہ
تعریف اسکی ذہن و ذکاوت کی ہے محال
دو چار وصف ہوں تو زبان و دل و قلم
دنیا مین جا بجا ہی شہرت وہ حق نے دی
ترناولی تمام ہے انکے مطیع امر
رستم ہین رزم مین تو حاتم ہین بزم مین
اولاد دی رشید و سعید و ادب قرین
اعزاز و جاہ دولت و اقبال و مرتبت
پیش خدا ہر ایک عمل اونکا ہی قبول

بولی یہ عقل طبع سی ہے زینت کتاب
کچھ دیر تو سکوت کیا کہا کہ پیچ و تاب
اے عقل تیری رائے یہ بالکل ہے نا صواب
وہ شخص ہے کہ دہر مین ہے فرد و انتخاب
علم کلام مین ہے کمال اسکو بے حساب
دل کی طرح زبان و قلم کو ہے اضطراب
ہمت کرین بیان کی لکھنے کا ارتکاب
مال و زر و زراع و زمین و عقار و آب و تاب
انسان پہ منحصر نہیں سب حشم اور دواب
شوکت مین ہین سکندر و دارا کے ہم خطاب
ہر ایک علم و فن مین ہر ایک صاحب نصاب
علم و کمال و منصب علیا کا اکتساب
درگاہ مین ہے اسکی دعا انکی مستجاب

مشتاق طبع طبع سی ہوتا ہی ہر سخن
شوخی زیادہ حد سے ہوئی جبکہ عقل کی
ہی یہ کتاب باعث زیب بہار طبع
نور خرد کا اسکی جو خرمن ہے دہر مین
ہی روح بو علی کو تلمذ سو اسکے فخر
تحریر کر سکی یہ قلم کی نہیں مجال
مشہور جملہ ہی طلب کل ہی قوت کل
بندو نکا ایک گروہ کیا انکو زیر حکم
ممکن نہیں کہ کر سکے کوئی عدول حکم
حکام وقت مین وہ علی جاہ و منزلت
دانا ذکی عقیل خوش اخلاق خوش سیر
حصہ دیا ہی صدق و ورع سی بھی بے زیان
ہر کار نیک سے ہے مدام انکا اقتران

گر ہی خاص طبع سی شہرت کا اکتساب
آشفتہ ہو کی یہ دیا عقل کو جواب
اسو سطے ایک تو خود ہی وہ لا جواب
دو خوشہ چین جسکی ہین مہتاب و آفتاب
ہی فخر رازی عالم دنیا مین بہرہ یاب
تقریر سکی یہ زبان کی نہیں ہے تاب
بےحد و بےحساب لکھا ہو سکے حساب
ہین حکمران وہ اپنے نمیر و شکوہ و تاب
ہی تابع و مطیع ہر ایک طفل و شیخ و شاب
ہو دیکھکر اماثل و اقران کو پیچ و تاب
شائستہ و سلیقہ شعار و لئیق و باب
ہی ذکر و شغل و پاس نفس کبھی احتساب
اعمال سیئہ سی ہمیشہ ہی اجتناب

با اینہمہ ایالت و ثروت عجیب یہ ہی — ہی جو شیخ دین وہ جسکو تعصب سے اقتراب
دعوی یہ میری حجت قاطع ہی یہ سخن — منصف جو ہو تو دیکہ لے بیشک یہ رتبہ یاب

ہر چند دو عیسویون کا ہی دہر مین — دین مسیح ہند مین بار و ہی بے نقاب
ہی جلوہ مسیح شاہد بازار کے طرح — ظاہر ہی کشف وجہ سے دستور بے حجاب

کرتے ہین سب بشاہد و الحاح و عاجزی — انکی خلاف پہ ہو دلون کو غم عقاب
اللہ نے دیا ہی اونہین زور سلطنت — ڈرتے ہین سب کہ ہو نہ کہین مورد عتاب

لیکن جناب شیخ محمد یہ بیچ دین — ترسا وہی کہ دین جو رئیس فلک جناب
جنکا جہان مین ہی عرف محمد مدار ہے — لیکن تمام انکی ذات کرم سے ہے فیضیاب

بیخوف و بے رعایت و بے ترس و باک و بیم — لکہی انہون نے رد نصاری مین وہ کتاب
جسکا نظیر آج نہین ہے جہان مین — و منزلت کہ کوئی ہین جو اسمین ہیجاب

تثلیث کو نکال کے پھینکا ہی اس طرح — جس طرح ہی نکلتے ہین شمشیر سے ذباب
توحید کو دیا ہی وہ جلوہ ثبوت کا — ہی نور وحدت سی ہر ایک ذرہ کامیاب

جب لی انہون نے توسن توحید کی لگام — تثلیث دیکہتی ہی سولی پانے در کتاب
دین محمدی کا وہ دریا کیا روان — جو دین مسیح جس سے ہوا ہمدم سراب

توحید کو بیرنگ کہر آب و تاب دی — تثلیث ہو گئی ہے فنا صورت حباب
لندن تک اس کتاب کا شہرہ ہے کو بکو — مشہور ہی یہ ہند سے تا روم و فاریاب

خود نہ ہری کلمہ ہی پہول کتاب مخالفین — اور یہ کتاب نام خدا ہے گل گلاب
نکہو خاک کو نہین ہرگز مناسبت — حلوے نرم کہان ہے پہلا اور کہان خلاب

یہ کوہ ہی وہ کام ہی یہ دیل ہی وہ طبل — وہ رائی نا صواب ہی یہ جادہ ثواب
ہی یہ نسیم صبح وہ ہے صرصر سموم — وہ خار ہی یہ گل یہ اتائی ہو وہ شتاب

تکبیر اور اذان و اقامت ہی انکا شغل — وان مشتغل کو چنگ و نی و بربط و رباب
ہی انمین اس سے فرق زمین آسمان کا — انسان کو ملائکہ سے کب ہوا انتساب

تحسین سے غرض نہ انہین فرین سے کام — خالص خدا کیواسطے ہی نیت ثواب
بطلان دین عیسوی شرک و ارتداد — تثلیث کو عقیدہ کی تردید و اکتساب

الحق کہ حق مناظرہ کا کر دیا ادا — اہل خلاف کو نہین گنجائش جواب
سطیح کی آبرو تو کیون اس کتاب سے — ہی پانی پانی سامنے جسکے دریغ آب

یہ داستان عقل کی جب علم کی سنی — کی دست بستہ عرض کہ اے آسمان جناب
ارشاد جو ہوا وہ حقیقت مین ہی درست — تصنیف بھی ہی فرد مصنف بھی لاجواب

لیکن نہو جو شیخ تو کیا ہو کوئی خبر — مولوی سبز ہین گر بالکہ نحو و علماء کرام
بیشک یقین ہی کہ کوئی آپ دیدہ چیز — تو آرد یا سو سے مشتغول ہو کے آب

مجبور ہے شیخ کہ کرتا ہے وہ تسبیح — مقبول ہی مسیح کہ منظور ہی جناب
تقریر کو غرض کہ بہت طول کہچگیا — تحسین نو رکی دلیلین نہایت ہی کامیاب

آخر یہ شہری فیصلہ با ہم محال ہے — ثابت ضرور ہی حکم عدالت ماب
سرور مسیح ہو کے دیگ سو حاکم ہوا حکم — راضی گر نہو کہ کرے کام کو خراب

دونون امیر تلاش و تجسس کر کے بعد — انصاف کو جہان مین پایا با جود و لباب
کی عرض اس معاملے کو طے کرین حضور — اعلیٰ ہی دونون ہم جو کرین فیصلہ شتاب

انصاف دیکہا کہ ہم اسکو کرینگے ہی — اسطرح کہ بلا بیگا دونون کا انتخاب
لیکن نہین کہ ہم نہین لیکا ہو حق تلف — تم دونون اپنے دلسے کرو وضع اضطراب

نزد دونون ایک ہو جاری نگاہ مین — سند دو رعایت رشوت کا لگا ن پاب
اندیشہ تو دل مین ذرا ہو راہ دو — تاریخ اپنی آنکی ہو صحت سوال شتاب

دینا نچہ کسی کو خبر دار زینہار — ہو جائیگا وگرنہ دینا تمہین عذاب
اجلاس محکمہ مین کیا جائے بعد از ین — کرسی حق پہ بیٹہکے آخر مجہین دو آب

پہر اسی ارسال کا جو تھا احتیاط تام — اس نے کہا کہ دیکہ تو دفتر مین جا شتاب
آگئے ہون منشی فراست سرشتہ دار — جلدی بلا کے لاکہ کرون اس کو جو خطاب

حاضر ہوئے جو وہ تو سنایا یہ انکو حکم — لو یہ مقدمہ کہ وہ جلد انتخاب
حاضر کرو گواہ کو ناظر کو حکم دو — تا جلد فیصلہ ہو اور ہین تمہین مل کتاب

ہین خصم و اعتبار گو تا مدعی عقل
اظہار دونونکی ہون قلمبند باصواب

اور بعد جا علیہ کے بھی دو گواہ لو
یعنی کہ بحث و محنت بیحد و بیحساب

القصہ ہو چکا جو مرتب مقدمہ
ترتیب سے وہ مثل ہوئی جسکو بہرہ یاب

پہنچی ہین آکے بیٹھی جناب سرشتہ دار
کی مثل پیش اور کہا چپراسی سے خطاب

آواز دو کہ سر ہین فریقین جلد آئیں
ہون غیر حاضرین تو وہ مورد عتاب

چپراسی نے پکارا فریقین ہین کہان
حاضر ہون جلد چھوڑکے سب خورد و نوش و خواب

حاضر ہوے جو وہ تو سنا مثل کو تمام
پہ غور کرکے از سر عدل و رہ صواب

رکھا پاس انسے سے قرطاس صدق پہ
از بہر نون کرکے طلب نور کی رکاب

لکھا یہ فیصلہ کہ ہی رو داد ہو ثبوت
ہے یہ کتاب شاہد رعنا نہ نقاب

سرتا بپا ہی حسن سے معمور یہ حسین
مثل عروس یک شبہ مست مئے شباب

لیکن لباس نو یہ دو صفت شہرہ کر
سادہ ہے مثل عارض خوبان مہر تاب

ہی طبع اسکے واسطے پیراہن و حلے
تا ہو یہ ماہ طبع سے ہمتای آفتاب

شہرت ضرور چاہیے معشوق کیلیے
یوسف کی قدر مشتری تو نسی ہی بیحساب

صورت بلند سے سر اجلاس دونون کو
رخصت کیا یہ حکم سنا کر باستطاب

دونون فریق ہو گئے اس فیصلے سے خوش
وقتی بہم ملے ہوا اونکو انجذاب

نافذ ہوا یہ حکم کہ تحریر ہو کہ جلد
تصحیح و طبع پرسے شہرنکو ہو خضاب

مطبع جو صفدری ہی زمانہ مین نامور
تابان بسان مطلع خورشید بی سحاب

مطبع یہ صفدری ہے مطابع مین مصلح
ذرونمین جیسے مہر ستارونمین ماہتاب

عالیجناب حضرت مغفور نور دین
تھے ابن جیو خان فلک جاہ مہر تاب

تھی پاک و متقی و سخی صاحب کرم
مشہور بمبئی مین وہ تھی مثل آفتاب

کرتے تھے خفیہ حیلہ ایتامی کی وارثی
ہوتا تھا انسے دفع یتامی کا اضطراب

مثل پدر یتیمونکی کرتے تھے پرورش
تھی بیکسونکو انسے نہایت توان و تاب

سردار و راس تاجونکے تھے وہ یگان
اللہ کیطرفسے یہ سب انکو تھے خطاب

بخشی خدا نے پاک انہین اپنی مہر سے
اور بخشیگا ضرور کہ تھی مغفرت مآب

آدم جی انکے ہین خلف صالح و رشید
عبد الحسین دوسرے با کر و فر و تاب

ہین منبع قدیم پہ اجداد کے مقیم
جد و پدر کیطرح سخی اہل بے عتاب

بوریث و مریبہ دونون عنایات حق سے ہین
لطف و عطا مین بحر و شط و قلزم رباب

اس مطبع جلیل کے مالک ہین اب یہی
ہمت سے انکے چرخ بریں کو ہی انجذاب

لیکن ہجوم کار سے انکا یہ حال ہے
فرط معاملات سے مشکل ہی خورد و خواب

فرصت نہ اہلکارونکو مطبع کی تھی ذرا
تھا اور اور کار ضروریکا انشعاب

ہوتی تھی ان وجوہ سے تعویق طبع مین
دیکھا جو انکو نائب فی بشان ذی اعتراب

نائب وہ کون منشی ذیجاہ و منزلت
جو علم و عقل و زہد و ورع مین ہین انتخاب

قربان پر حسین فدی علی باخلوص صدق
ازجان و دل مطیع رسول فلک جناب

یعنی کہ نجل اکبر صالح محمد اند
یاد ابہرہ و لطف عنایات بوتراب

قایم مقام سیٹھونکی ہین کاروبار مین
قامت پہ انکو راست ہی پیراہن ثواب

ہین صاحب دیانت و تقوی و احتیاط
دلسوز و خیر خواہ و امین و ورع مآب

کرتے ہین اپنا کام سمجھکر وہ انکا کام
ہین جان و دلسے خیر طلب انکی ہمرکاب

فاضل ہین اہل علم ہین صاحب کمال ہین
کرتی ہین انتقاسی مناہی کا سد باب

کی جہد و سعی انہون نے فزون حد حصر سے
تا جلد طبع ہو یہ کتاب شرفہ فیاب

دو دو جہت زیادہ عرق ریزی ہمین کی
وجہ و شبیہ پہلی یہ ہی بی سر حجاب

مد نظر تھا حکم مصنف کا امتثال
تاخیر تا ہو سبب عجلت عتاب

منشور چونکہ دین اور اسلام کی ہے وہ
تھی دوسری یہ وجہ کہ ہو اجر اور ثواب

مشکور انکی سعی سے اجل چھپ گئی تمام
تصحیح و طبع سب سے فراغت ہوئی شتاب

ہاتف نی سنکے دو نونکا دعوا و فیصلہ
تحسین کرکے اخذ کیا اسنے یہ لباب

مجھکو دیا یہ حکم کہ تاریخ اسکی لکھ
زیور ہی طبع شاہد دلبر ہی کتاب

فصلی کرنا دی کے لیے پھر ہوا یہ حکم
بے مثل لاجواب کتاب جہین نصاب

۱۲۹۵ ۱۳۰۲

تاریخ عیسوی بکا یہ پیا ہوا کہ کہہ
تصنیف کی ہی جا ئی تاریخ اک ضرور
فضل خدا سے اہل سعادت کے واسطے
ہر چند یہ حکیم سخن کو ہوا ہے طول
مقبول ہو اگر تو ہے عزت و شرف
فخر ہے پہلے اور ہے آباد اُسکے بعد
حکمت کا پیشہ بھی مین ہے ذلیل تر
ہر چند دو دن شاہ ہو ولیکن ضرور تا

بیشک یہ مجھ کے طبع سے ہے شہرت کتاب ١٨٩٤
مفتے مخالفین کو تا سب ہون نقش آب
ہر اک ورق ہو لوحہ سیم و طلای ناب
لیکن ہے یہ حق سے یہی ہو گی تم کتاب
تحسین و آفرین ہے صلا ہے کا یا ثواب
مولد مرا ہے وہ بلد فیض اکتساب
بیماروں سے ہوا مین طبیب انسے سر حساب
باندھا ہے تعنیف ردی طبابت پر اک نقاب
این بود حال من کہ نوشتم بیگان بیگان

سمت کا پھر خیال جو آیا تو یہ کہا
ہو جو بہر مصنف فیشانکو بھی فروغ
لکھی کہی جو دانت تو دل نے کہا حکیم
شان کتاب شان مصنف کو دیکھکر
کہتے ہین سب حکیم محمد حسن مجھے
تقدیر کھینچکر مجھے لائی ہے بمبئی
دیکھی جو مین نے سردی بازار بیقدر
مطبع جو صفدری ہے مصحح ہوا مین اب
زین بیش خدا است اعلم بالخیر والصواب

طبع کتاب دونون ضرور ہین لاجواب ١٩
ہر گوش ناشنو کو ہے فضیحہ مذاب
دندان شکن دیا ہے مخالف کو وہ جواب
لکھا ہے یہ قصیدہ تواریخ انتساب
یہ نام یہ لقب ہے مرا اکیہ قطاب
لیکن حجاز کی یہ سفر کا ہے اضطراب
تصحیح کا علاقہ کیا دغم حجاب
شاید خدا اسی مین کرے مجکو کامیاب

فہرست رسالہ منشور الاسلام

۱۴۵ سوبوری عیسی کی الوہیت کا انکار کیا ہے
برگندی ایضًا
لنگوبردی ایضًا
وندلی ایضًا
یونومیان ایضًا
سیمی ہیریوسیا ایضًا
یوسیبیان ایضًا
نیسٹوباریٰ الوہیت اور انسانیت باہم عیسی مین تھی
یہ بیتھولی الوہیت انسانیت عیسی جسم سے ہوئی تھی
۱۴۶ یونی ٹرین فقط خدا کی الوہیت کو قبول کرتا ہے
ساتھی ایضًا عیسی کو انسان جانتا ہے
کرنتیون کہتا ہے عیسی انسان تھا بپتسمہ
پانے بعد ایک روح اسپر اترا۔ اور وہ یہودیون
کو خدا کی ساتھ ملا عیسی مصلوب ہونے کی وقت پھر چلا گیا
تیلا ئیٹو اور تمس عیسی کو انسان جانتے
ترتلیان خدا کو مجسم جانتا تھا
تھیوڈوشس اور آرتمن عیسی کو انسان جانتے
سیبلیس خدا کو اور روح القدس کو ایک جانتا
باسیلی کہتا تھا مسیح غیب سے آیا
پبلوس سٹر عیسی کے وجود کو ازلی نہین جانتا
۱۴۶ یونی ٹرین مسئلہ تثلیث کو نہین مانتا
روح قدس کو نہین مانتے سو فرقے
کونسٹن ٹی پوس روح قدس کو تثلیث سے نکالکے
مریم کو داخل کرتی

۱۴۶ ہیربا بائٹ ایضًا
مرقوسیہ کہتا تھا خدا مشترک ہے عیسی مریم مین
پنیپس کہتا روح قدس بیٹے سے نہین نکلا
ارجنس روح قدس کو ناچیز جانتا
آدم کا گناہ انکی اولاد کو لاحق ہوا نہین کہتے
ہین سو اور عیسی کے کفارے کا اعتنا نہین کرتے اور
پلیگیوس کہتا ہے انسان آدم کیطرف خراب نہین
پڑا نہین عورت کی نسل سانپ کو کچلیگی سو
پیشگوئی عیسی سے متعلق نہین
۱۴۷ کوپیپائی کہتا ہے کلیسا کی فرمانبرداری
کرنیوالا نجات پائیگا۔
شیلاق باز مرو زن بہنہ ہو کر اپنے کو چابک
سے مار لینے مین نجات جانتا ہے
بشپ کولنزو مصلوب عیسی سے انکار کرتا ہے
باسلید کہتا ہے عیسی مصلوب ہوا نہین مگر شمعون
دوسی تی ایضًا
کارپوکراتی ایضًا
سیرنتھی ایضًا
گناستی ایضًا
اریتی عیسی کے مصلوب اور کفارہ پر بہروسا کرتا نہین
کرپوکراٹس عیسی کی مصلوب ہونیکو مانتا نہین
پوبی ایضًا
انی نوس خدا کو واحد جانتے والا مہر منحال ہے

۱۴۷ توریت سے منحرف ہین سو فرقے
۱۴۸ ارجنس شریعت موسی کو مانتا نہین
انٹی نومنس توریت کو مانتا نہین
کولنزو ایضًا
مارسیونی ایضًا
جدی جدی عقیدون کے فرقے
پہلا فرقہ کہتا ہے کہ نامختون نجات نہ پاویگا
مونٹانس اس فرقہ کا بانی دعوی
پیغمبری کا اور فارقلیط کا کیا
یونانی یہ فرقہ چار چار جرووان کرتا ہے
مونین یہ فرقہ بارہ جرووان کرتا ہے اور اسکا
پیشوا پچاس جرووان کرتا ہے
۱۴۹ رومن کاتھولک بت پرستی کرتا ہے اسکا
پادری شادی کرتا نہین
پروٹسٹنٹ ہسکی عبادت کونسل کی تجویز پر
برقرار پائے ہین
شیکر مسلمانون سے جہاد کرنا اپنی نجات جانتا ہے
ہوسپٹالر ایضًا
تیوتونی ایضًا
تنبیہ۔ اس سالے کی فصل دوازدہم مین
مرقوم ہے سو فرقون کے سوائے اور بھی مختلف
عقیدونکو عیسائیان نے ان سبکا احوال
دولت فاروقی مین اور کتاب توید جاوید

صحت نامہ منشور الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	للذااس	لہذااس	۱۳	۲	نولے	نود
ایضاً	۹	محرری برادرم	محرری سے برادرم	۱۴	۱۶	چڑہا	چہڑالایا
۳	۸	لہذاہم کواُن ہردو	لہذاہم ان ہردو	۱۵	۱۳	سید المطابع	سید المطبع
۴	۳	باب پہلادرس	باب ۳ پہلا درس	۱۷	۱۰ و ۱۱	تحمیناہ	نحمیاہ
ایضاً	۴	فرماکرکے	فرماکے	۱۸	۲	۱۴ کتابونکا	۱۳ کتابونکا
ایضاً	۱۰	تثلیث بے	تثلیث نے	ایضاً	۳	۴۲ کتابونکا	۲۶ کتابونکا
ایضاً	۱۷	جواریان	حواریان	ایضاً	۱۱	کنعان	کنعانی
ایضاً	۱۸	قوم کی	قوم کو	ایضاً	۲۰	جہوٹی	چہوٹی
۵	۱	وارڈین	وارڈین	۱۹	۱۰	سوالات السول	سوالات السوال
ایضاً	۲۱	اس سے	اسے	ایضاً	۲۳	جملونکو انہین	جملونکو جو انہین
۸	۸	فرست	فراست	۲۰	۱	روح القدس کو	روح القدس
۹	۵	لعتنی	لعنتی	ایضاً	۷	عرص	غرض
ایضاً	۱۶	سمن	سیل	ایضاً	۱۹	عبرانیون	عبرانیون کو
۱۰	۳	کہتے ہیں	کہے	۲۱	۵	بونٹرین	یونی ٹرین
ایضاً	۸	موضع	موضح	ایضاً	۷	ب۴ ۳	ب۴ ۲
ایضاً	۱۰	دی ہے	دی	ایضاً	۱۱	خروج	عروج
ایضاً	۱۸	سوہ کا سونکا	سو کا سونکا	ایضاً	۱۶	کیا چاہتا تہا	کیا جاتا تہا
۱۱	۳	۴۳ باب ہی ۷ درس	۴۳ باب ۷ درس	۲۲	۲۰	فاحش	فاشش
ایضاً	۱۴	ارفخشر	ارفخشد	۲۳	۴	کفر کا عتاب	کفر کا اور عقاب
ایضاً	۱۵	یوسف لو	یوسف کو	ایضاً	۱۹	جماعی	اجماعی
۱۲	۶	۱۸ باب	۸ باب	ایضاً	۲۰	سیون تینو	سیون یہ تینو
	۲۳	اموات	اموراث	۲۴	۹	نہین کچہ سکتے	نہین سکتے

۲۴	۲۰	غلام	کلام
۳۳	۴	کفر کا عقاب	کفر کا اور عقاب
ایضاً	۱۹	جماعی	اجماعی
ایضاً	۲۰	سون سے	سون
ایضاً	۲۱	شیون سے	رشیون سے
۳۴	۹	نہین کہہ سکتے	نہین سکتے
ایضاً	۲۰	کام ہین	کلام ہین
۳۸	۱۶	خلق ہین	خلقت ہین
ایضاً	۱۷	لکہے ہین نام سو	لکہے ہین سو نام کے
ایضاً	۱۹	بے باپ کا تہا	بے باپ تہا
ایضاً	۲۳	ایسا	ایلیا
۴۰	۹	بیٹہا	بیٹا
ایضاً	ایضاً	سر دبایا تو پیر اٹہتا	سر دبائے تو پیر اٹہتے
ایضاً	ایضاً	پیر دبائو تو سر اٹہا	پیر دبائو تو سر اٹہتا
ایضاً	۱۶	کرکے بیچا ہے	کرکر کہنا بیچا ہے
ایضاً	ایضاً	اسی ورس باب ہفتم	باب ہفتم مین
ایضاً	۲۰ و ۲۱	آخر	آخر
ایضاً	۲۲	جنے کالے	جتنے کالے
۴۱	۴	یہ بات جو جواری	یہ بات حواری
۴۳	۱	دیکہا گیا ہے	دکہایا گیا ہے
ایضاً	۱۵	انکے باپادری	یا انکے پادری
۴۵	۲۳	خیا	خنیا
ایضاً	۲۳	عمال	اعمال
۴۶	۵	مشرف کیا کرکے	مشرف کرکے
ایضاً	۱۶	کاہل	کابل
۴۶	۱۷	ہر چیز و کل	ہر جزو کل
۴۹	۹	ورس ۱۶ کی کتاب مین	ورس ۱۶ مین
۵۰	۳	اسے	اسنے
ایضاً	۲۱	ہونے پہ	ہوتے پہ
۵۱	۹	بے موجب شرعی	بے موجب شرعی
۵۲	۳	گناہ کا کرنیکا	گناہ کرنیکا
ایضاً	۹	ساانس سرجو	سامانس سرجو
۵۲	۱۲	انہون نے	انہون
ایضاً	۱۸	حق مین سیائی جیب	حق مین جیسا
۵۳	۵	اپنے تبلا دینے	اپنے کو تبلا دینے
۵۴	۱۳	سب ہونے پر	سب ہوتے پر
۵۵	۱۲	بخشش	بخشش
ایضاً	۱۵	مثال	امثال
۵۶	۲۱	ہر وپ	ویساہی
۵۷	۱	ہانت	اہانت
۵۸	۱۰	اسکے	اسکو
ایضاً	۱۷	یوسے	بوسے
۵۹	۱۲	کے طوریان	حواریان
ایضاً	۱۳	کیونکہ	چونکہ
ایضاً	۲۱	جواب نہین	جواب نہین دیتا
ایضاً	۲۳	توتے	توتے
۶۰	۱۷	کس کا جہوٹ	کسکو جہوٹ
۶۲	۹	کینعارس	کنے فارس
۶۳	۲۱	لینے ہین	لینے
۶۴	۲۳	داخل ہو	داخل ہوئے

٦٥	١٣	ان ہین	ان ہین سے	٨٨	٩	کہ یہہ	یہہ کہ
ایضاً	٢٠	حکومت	حکومت	٩٣	١٢	ملکون	ملکونہین
٦٦	٩	یہ اسلئے	اسلئے	٩٨	٩	یورپ	پورپ
ایضاً	١٥	کہ اس بات	اس باب	ایضاً	١١	ادہر ادہر	آدہر کو آدہر
ایضاً	٢٢	حق و درست ہے	حق و درست رہے	٩٩	٤	پکٹا	پکڑا
٦٧	٨	اسلئے	اسلئے کہ	١٠٠	١٠	خیابت	حیات
ایضاً	١٣	دیگران	دیگر	١٠١	٨	یہ حال	بہ حال
٦٩	٧	ہین	ہین سو	١٠٣	١٥	زنادے	فرمادے
ایضاً	٢٠	کانبیاء	کالانبیاء	١٠٤	٧	سازم	لازم
٧١	١٩	مدعی نے	مدعی کے	١٠٥	١٠	تو ولیسا تو	ولیسا تو
٧٨	٣	ہین	ہے	١٠٦	٢	قبول ہوگا	جہوٹا ہوگا
ایضاً	٨	مت ہونا	مت ہو	ایضاً	٤	پہنچانا	پہنچنا
ایضاً	١٧	کون	کون سے	١٠٧	١٧	ہوا سوا	ہوا سو
٨٠	٢	بہیبت	ہیبت	ایضاً	٢٠	وہان	ہان
ایضاً	٢	بنجار	نیچار	ایضاً	٢١	سے ہوتے	سنے ہوتے
ایضاً	١٠	نبی صلعم کو مان باپ	نبی صلعم مان باپ	١٠٨	١	ہونے پہ	ہوتے پہ
ایضاً	١١	یادر	یار	ایضاً	٧	یورپ	پورپ
ایضاً	١٧	عیسا کر اور صحابی	عیسیٰ کے صحابی	١١٠	١٤	نبی بزرگ نے	بزرگ نے
٨١	١٧	مت کرنا	مت کرو	١١٢	١٠	دو لونکالی گئے	وہ نکالے گئے
ایضاً	٢٠	جلدی کے	جلدی کی	ایضاً	٢٠	انعام	العام
ایضاً	٢٢	کرنیکے	کرنیکی	١١٣	١٥	دوسر	دوسرا
٨٣	٢	خطابات	خطابابت	١١٤	٢	طاق	طلاق
ایضاً	١٠	دوست نہ کہتا	دوست نہ کہتا	١١٥	٨	عزیز مصر کو کہ	عزیز مصر کو
ایضاً	١٠	آنحضرت کے	آنحضرت	١١٦	١٨	دیونگا انہتا	دیونگا
٨٦	٢	بہولنے کے ہین	بہولنو کی ہے	١١٧	٢٢	اٹہاہے	اٹہائے

١١٨	٢١	خدا کی سے	خدا سے	١٣٠	٣٠	ساتہہ بہٹرے	ساری بہٹرے
١٢٢	٢١	بسوا اتنا	سوا اتنا	ایضاً	٣٠	اُن	اُس
١٢٣	٣	٣ باب کے	٣ باب	١٣٧	٩	انکو لئے بہایون	انکیلئے انکو بہایون ہی
ایضاً	٢٢	جو نبی صلعم	نبی صلعم	ایضاً	١١	نہ سنیگا تو اسکا حساب	نہ سنیگا تو مین اسکا حساب
١٢٥	٢	تم لہتے	تم کہتے ہو	١٣٩	٢٣	جواب مین	جواب مین ہے
ایضاً	١٣	کرنیکے لئو نبی ملت	کرنے کیلئے اپنی ملت	١٤٠	١٩	رہتے تہے	رہتے تہے سو
١٢٧	١٩	افراہیم متوالونکا ہی	افراہیم متوالون کا	١٤١	٣	جب	انہا
١٢٨	١٥	اوہ حکام	وہ احکام	١٤٥	١٣	نگیا تو	مل گیا تو
١٢٩	١٦	قوقون پہ	قومون پہ	ایضاً	١٦	عیسویونکو	عیسویونکا
١٣٠	٧	ماتوین	ساتوین	١٤٩	٢١	الوہیت روح قدس	الوہیت مین روح قدس
ایضاً	١١	عبریونکو	عبریون	١٥٠	١	بازآ	بازآ بازآ

قطعہ تاریخ از مصنف رسالہ ہٰذا

شکر ہے اوس خدائے قادر کا — جسنے کُن سے کیا جہان پیدا
وحدہٗ لآ اِلٰہ اِلّا ہُو — ہے نہین دوسرا شریک اوسکا
وہ جو کہتی ہے امتِ عیسیٰ — باپ بیٹا و روح ایک خدا
اس بحث مین مین یک رسالہ لکہہ — نام منشور اوسکا ہون رکہا ("منشور الاسلام")
نہین طاقت تہی اُسکے لکہنے کی — باوجود اسکے وہ جو مین نے لکہا
ہے وہ یک معجزہ پیمبر کا — اوس پہ ہووے سدا درود خدا
میرے مشفق جنابِ نور الدین — جو تہے تقوی شعار مرد خدا
فیض اون کا ہے عام و خاص لوگون پہ — کرتو اونکو جزائے خیر عطا
یا الٰہی قبول میری دعا — از برائے شہیدِ کرب و بلا
اون کے حسن سعی و کوشش سے — یہہ رسالہ طبع ہوا بخدا
اسکی تاریخ یون کہی ہے ملاد — مخبر ملت اسکو کہنا بجا ١٣١٢
شعر گوئی مین مجہ کو دخل نہین — معاف کرنا کہین ہو جو مجہسے خطا

اشتہار

یہ کتاب مفید خاص و عام
یعنے رسالہ منشور الاسلام
کہ جو تصنیف شریف جناب فیضیاب مصنف
محمد بدیع الدین المعروف بہ محمد مدار صاحب نامریال ہے
جناب مصنف صاحب نے اس کتاب کے جمیع حقوق بنام
شیخ نور الدین بن جیوا خان صاحب تاجر کتب کے ہبہ فرمایا
ہے لہذا کوئی صاحب مطبع یا کوئی تاجر وغیرہ اسکو طبع
نفرمائین۔ نفع کے عوض نقصان نہ اوٹھائین۔ ان
جن صاحبونکو اس کتاب کی خواہش ہو دکان سے مشتہر کے
جو واقع بمبئی بھنڈی بازار عبد الرحمن اسٹریٹ بارسال زر قیمت
طلب فرمائین وما علی الرسول الا البلاغ

المشتہر
شیخ نور الدین جیوا خان صاحب
تاجر کتب و مالک مطبع
[illegible]